بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)

جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا ،

(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضلِ شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار، لاہور ۲

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
”فقہ حنفی PDF BOOK“
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

مضامین الابواب	صفحہ
۶۔ کتاب الزکوٰۃ	۳۷۹
کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے	۳۸۵
صدقہ فطر کا بیان	۳۹۱
صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟	۳۹۳
سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟	۳۹۶
خرچ کرنے کا بیان اور کنجوسی کی بُرائی	۴۰۱
صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۰۹
بہترین صدقہ کا بیان	۴۱۸
خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے	۴۲۲
جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے	۴۲۴
۷۔ کتاب الصوم	۴۲۵
چاند دیکھنے کا بیان	۴۲۸
سحری اور روزے کے متعلق مقاصد کا بیان	۴۳۱
روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟	۴۳۳
مسافر کے روزے کا بیان	۴۳۸
روزے کی قضا کا بیان	۴۴۰
نفلی روزوں کا بیان	۴۴۱
روزے کے دیگر متعلقات	۴۴۸
شبِ قدر کا بیان	۴۵۰
اعتکاف کا بیان	۴۵۲
۸۔ کتاب فضائل القرآن	۴۵۵
تلاوت کے آداب کا بیان	۴۷۳
اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۴۷۸
۹۔ کتاب الدعوات	۴۸۲
ذکرِ الٰہی اور تقرّبِ خداوندی	۴۹۰
۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالےٰ	۴۹۸
تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے ثواب کا بیان	۵۰۱
توبہ و استغفار کا بیان	۵۰۸
رحمتِ الٰہیہ کی وسعت کا بیان	۵۱۸
صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔	۵۲۳
مخصوص اوقات کی دعائیں	۵۳۴
پناہ مانگنے کا بیان	۵۴۳
جامع دعاؤں کا بیان	۵۴۸
۱۱۔ کتاب المناسک	۵۵۴
احرام اور تلبیہ کا بیان	۵۶۰
حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۵۶۲
مکۃ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۵۶۹
وقوفِ عرفات کا بیان	۵۷۵
عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۵۷۸
کنکریاں مارنے کا بیان	۵۸۱
ہدی کا بیان	۵۸۲
سر منڈانے کا بیان	۵۸۶
قربانی	۵۸۷

مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ
دس ذی الحجہ کا خطبہ اور ایامِ تشریق	۵۸۸	حرم مکۂ معظمہ کا بیان اللہ تعالےٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۶۰۰
رمی اور طوافِ وداع			
محرم کن کاموں سے بچے؟	۵۹۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۶۰۳
حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے	۵۹۶	جدول	۶۱۰
روکے جانے اور حج فوت ہونے کا بیان	۵۹۸	قطعۂ تاریخ طباعت	۶۱۱

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اوّل

مضامین ابواب	صفحہ
عرضِ ناشرین	۲
عرضِ مترجم	۴
فہرست	۷
خطبۂ کتاب	۱۲
۱۔ کتاب الایمان	۱۵
کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں	۲۷
وسوسہ کا بیان	۳۰
تقدیر پر ایمان کا بیان	۳۲
عذابِ قبر کا ثبوت	۴۴
کتاب وسنّت پر یقین وعمل	۴۹
۲۔ کتاب العلم	۶۲
۳۔ کتاب الطّہارۃ	۷۷
جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں	۸۱
بیت الخلاء کے آداب	۸۶
مسواک کا بیان	۹۲
وضو کی سُنّتیں	۹۴
غسل کا بیان	۱۰۱
جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۱۰۴
پانی کے احکام	۱۰۸
نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان	۱۱۰
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۱۴
تیمم کا بیان	۱۱۶
مسنون غسل کا بیان	۱۱۹
حیض کا بیان	۱۲۰
مستحاضہ کا بیان	۱۲۳
۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۱۲۵
اوقاتِ نماز کا بیان	۱۲۸
نماز میں جلدی کرنا	۱۳۱
نماز کے فضائل	۱۳۷
اذان کا بیان	۱۳۹
اذان اور جوابِ اذان کی فضیلت	۱۴۲
بقیہ دو فصلیں	۱۴۷
مساجد اور نماز کی جگہیں	۱۴۹
سَتر کا بیان	۱۶۲
سُترہ کا بیان	۱۶۵
نماز کی صفات کا بیان	۱۶۸

مضامین الابواب	صفحہ
تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے ؟	۱۷۵
نماز میں قرأت کا بیان	۱۷۸
رکوع کا بیان	۱۸۶
سجدہ کا بیان	۱۹۰
تشہد کا بیان	۱۹۳
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔	۱۹۶
دورانِ تشہد کی دعا کا بیان	۲۰۰
نماز کے بعد ذکر کرنا	۲۰۳
دورانِ نماز کونسے کام جائز نہیں ہیں اور کونسے جائز ہیں۔	۲۰۸
نماز میں بھول جانے کا بیان	۲۱۵
قرآنِ کریم میں (آیاتِ) سجدہ	۲۱۷
جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے	۲۲۰
نمازِ باجماعت اور اُس کی فضیلت	۲۲۴
صف سیدھی کرنے کا بیان	۲۳۰
نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ	۲۳۴
اِمامت کا بیان	۲۳۶
امام پر مقتدیوں کے حقوق	۲۳۹
مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مسبوق کا حکم	۲۴۰
جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے	۲۴۴
سُنتیں اور اُن کے فضائل	۲۴۷
رات کی نماز کا بیان	۲۵۲
جب رات کو اُٹھے تو کیا کہے ؟	۲۵۸
راتوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب	۲۶۰
عمل میں میانہ روی ہو	۲۶۴
وتر کا بیان	۲۶۷
قنوت کا بیان	۲۷۲

مضامین الابواب	صفحہ
ماہِ رمضان میں قیام	۲۷۴
نمازِ چاشت کا بیان	۲۷۸
نوافل کا بیان	۲۸۰
صلوٰۃ التسبیح	۲۸۲
سفر کی نماز کا بیان	۲۸۴
جمعہ کا بیان	۲۸۸
وجوبِ جمعہ کا بیان	۲۹۲
طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۹۴
خطبۂ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۹۸
نمازِ خوف کا بیان	۳۰۱
نمازِ عیدین کا بیان	۳۰۴
قربانی کا بیان	۳۰۹
عتیرہ کا بیان	۳۱۳
سُورج گرہن کے وقت کی نماز	۳۱۴
سجدۂ شکر کا بیان	۳۱۸
نمازِ استسقاء کا بیان	۳۱۹
ہواؤں کا بیان	۳۲۲
۵۔ کتاب الجنائز	۳۲۵
بیمار پرسی اور مریض کا ثواب	″
موت کی تمنّا اور اُس کی یاد	۳۲۹
مرنے والے کے قریب کیا کہے ؟	۳۴۳
میّت کو غسل وکفن دینے کا بیان	۳۵۱
جنازے کے ساتھ جانا اور اُس پر نماز پڑھنا	۳۵۳
میّت کو دفن کرنے کا بیان	۳۶۲
میّت پر رونے کا بیان	۳۶۷
زیارتِ قبور کا بیان	۳۰۶

عرضِ مترجم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ. امّابعد۔ جب سے اُردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرضِ وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح اِس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثمرت اور علوم دینیہ کی نشر واشاعت کا بہت بڑا ذریعہ یہی شعبۂ تصنیف وتالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہَوا میں اُڑ جاتے ہیں جبکہ معیاری تصانیف شہرتِ عام اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصّہ بن جاتی ہیں۔ اِسی سرمایۂ ملّت کے لُٹ جانے پر شاعرِ مشرق یُوں نوحہ کناں ہوئے تھے:۔

؎

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی!
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دِل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دینِ متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآنِ مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل مجبور ہے کہ کلامِ الٰہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیثِ رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآنِ کریم متن اور سنّتِ رسول اُس کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اُردو زبان میں بھی کتاب وسُنّت پر ہونا چاہیے تھا اور ہونا بھی شایانِ شان چاہیے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہلِ حق نے اِس ضرورت کا کما حقہٗ احساس نہیں کیا اور نہ اِس خطرے کو محسوس کیا کہ برٹش گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجرِ اسلام میں اپنے زر خرید علماء کے ذریعے بڑے پُراسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد ونظریات کی قلمیں لگوا رہی ہے۔ اگر اِس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو قرآنِ مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیریں لکھ کر بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اِسی طرح کُتبِ احادیث کے اُردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام ومسلمین کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے پُر فتن دَور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے:۔

؎

سوچ تو دِل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا

قرآنِ مجید کے مفہوم ومطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہُوا کہ ۱۳۳۰ھ رسنہ ۱۹۱۱ء کو کنز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظرِ عام پر آیا اور اُس کی نشر واشاعت کا تقریباً پچاس سال تک، کوئی شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اِتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے مُلک کے گوشے گوشے میں پہنچا دیئے ترجمانی کے پردے میں مقدس شجرِ اسلام کے اندر دِل کھول کر غیر اسلامی عقائد ونظریات کی قلمیں لگائیں۔ جب اُنھوں نے میدان مار لیا تو آج علمائے اہلِ سنّت روتے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اُوپر ظلم

کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دلوں کو تڑپایا ہے۔ اِن مہربانوں سے کوئی پوچھے کہ آپ اکیلے کنزالایمان پر اکتفا کیوں کر بیٹھے تھے؟ گمراہوں نے قرآن مجید کے بیس پچیس اُردو ترجمے کیے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کر ڈالتے، متعدد تفسیریں لکھتے اور اُن کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ جب کچھ نہ کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے یا لمبی تان کر سو گئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیرانِ عظام کچھ آنکھیں کھولتے تو پیر خانوں میں نذرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ لیتے تو عوام الناس کی جیبوں پر نگاہیں جما کر لچھے دار تقریریں جھاڑنے کے لیے۔ بس اس کے سوا باقی سب خیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے عاجز بنا بیٹھے تو نتیجہ بھی اِسی صورتِ حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:۔

؎ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآن کریم کے یہ جملہ اُردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اُس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کہلانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں اُنھوں نے باقی دین کا دلیا بنانے میں کونسی کسر باقی چھوڑی ہوگی، جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں اُنھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بدخواہ؟ اُن کے نام رہنماؤں کے خانے میں آتے ہیں یا پُراسرار رہزنوں کی فہرست میں؟ دریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ اِن میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اُسے ہر نظریہ کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ اسلام کو دُور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے بہی خواہوں نے اِس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا اُن حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام اُن کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ وا ستما!

؎ ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمۂ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما رہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دل کھول کر اِن کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کتنے ہی علماء کو خرید کر اصلاح و تحقیق کے نام پر اُن سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اِس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے متعدد خانہ ساز اسلام اور معرضِ وجود میں آ گئے جنھوں نے اصلی اسلام کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ ہر گمراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہلِ حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ اِس سازش کے باعث صورتِ حال سے بے خبر عجیب چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش گورنمنٹ کی اِس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اِس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے،

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اُمتی کہلاتے والے، قرآن مجید کو اپنا ضابطۂ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہلِ حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ ساز شوں کا کونسا جال ہے جو اُن کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو اُنھیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم بھی آپس میں بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اِدھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اِس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے بہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوجھتا ہی نہیں۔ سوجھتا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رُخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سوادِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا ؎

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پُراسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ہاتھوں کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہوگا؟ بہرحال کسی طرح بھی سہی، لیکن اس میدان میں بھی کام ہُوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولانی دکھائی۔ میرے خیال میں اِس کام کی اب تک دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے پُرفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریباً ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی سنہ ۱۲۹۰ھ کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں تجدد سے لاکر ایک منحوس پودا لگایا گیا تھا جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا ڈھول بجانے کے لیے سرمایۂ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتدا یوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ سنہ ۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی سنہ ۱۳۰۷ھ / سنہ ۱۸۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصاً صحاحِ ستّہ کا اُردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف فکرِ معاش سے بالکل مطمئن ہوکر ترجمۂ احادیث میں مصروف ہوگئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اُردو میں

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرقے کو اپنی نشو و نما کے لیے کافی سہارا ملا اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگیں اور دوسری جانب اُردو زبان کا دامن کُتبِ احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وظیفے کے بارے میں یُوں تصریح فرمائی ہے:۔

> بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزماں عفا عنہ المنان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعانِ شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنّت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدرآباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر پونا میں وارد ہُوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قامع بدعت محی سنت، نواب والاجاہ، امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستّہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اِس خبر فرحت اثر کے سُنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔"[1]

مولوی وحید الزماں خاں صاحب اگرچہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملّتِ اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیرباد کہہ کر ایک نو مولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دِنوں اپنی کم سِنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اِس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پانے کی پوری اُمید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علامہ حیدرآبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مُہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے:۔

> کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستّہ کے تمام اہلِ ہند کی معمول بہ یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانۂ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالتِ اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالمِ خلوت میں تصورِ ذاتِ الٰہی میں مصروف تھا۔ دفعتًہ الہام ہُوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستّہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہلِ اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہُوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ اِن کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔"[2]

؎ دیکھو تو دلفریبیٔ اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی

---

[1] وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷

[2] وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اُردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہُوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اُس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اُردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنّۃ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنّت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہٗ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لا رہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہار تھک کر چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہٗ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ چھ جلدیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ اشعۃ اللمعات کا مولانا سعید احمد نقشبندی مدظلہٗ آٹھ جلدوں میں اُردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہٗ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہُوا ہے اور ۱۹۸۰؁ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱؁ھ / ۱۹۷۱؁ء) نے ذوالمرأت کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی، وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اُردو میں یہ کام بہت تھوڑا اور ناکافی ہے۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ علمائے اہلسنّت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہٗ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشر عشیر بھی نہیں ہُوا۔ گویا یہ میدان بھی سرمایۂ ملت کو بازیچۂ اطفال بنانے والے شعبدہ بازوں اور گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہُوا تھا۔

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہُوا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھِر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتیٔ ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خراب خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبحِ قیامت کو داورِ محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ ملتِ اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اُٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سدِ سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نصوص دین کے کسی ظاہر یا پُر اسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے یوں اُمتِ مرحومہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جُبّوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔ خانقاہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حرف نہ آنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنّت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہلِ حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آ گیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنہیں چاروں طرف سے بھیڑیئے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیبِ پروردگار کی بھیڑیں ہیں۔ پروردگارِ عالم نے اہلسنّت وجماعت کی بھیڑوں میں ہی زندگی کی کچھ رُوح پھونک دی جس کے باعث

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لہر سی دوڑ گئی ہے ۔ اور ہر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہوگیا ہے۔ کام زیادہ تر وہی حضرات کر رہے ہیں جنھیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرنے سے عار محسوس کرتے ہیں بلکہ پوری ہمت سے انھیں بدنام کرتے اور اُن کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں ۔ ہاں گمراہی جن جن راستوں سے جسدِ ملت میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر سدّباب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تاحال خاموش اور خود فراموش ہیں ۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت وجماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے کا کام شروع ہوا۔ یوں کہ داتا کی نگری (لاہور) کے دو سیّد برادران اِس کام کا عزم بالجزم لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جانے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمۂ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک سٹال والے سیّد اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سیّد حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اُردو ترجمے کروانے شروع کر دیے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اُردو ترجموں سے مزیّن ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادۂ عوام کی خاطر منصّۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں تیاری کے جملہ مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کام برابر جاری ہے ۔ میرے جیسا بے کس، بے بس اور ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں اِن حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ خداوندِ کریم انھیں مزید ہمت واستقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اِس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین۔

خدائے ذوالمنن نے اِس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کج مج بیان کو اِس سعادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اُردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد موطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کو اُردو ترجمہ تحشیہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اُردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضرِ خدمت ہے ۔ یہ میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتیٔ اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کی نگاہِ لطف وکرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدائے رحیم وکریم نے اپنے اِس عصیاں شعار بندے کو اپنے محبوبِ اکرم، خلیفۂ اعظم، رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال وافعال کی اُردو ترجمانی سے نوازا اور پیہم نوازتا ہی جا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

؎
لطف وکرم ہے یہ مرے ربِّ کریم کا
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۶۶ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے ۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵؍ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر اس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں۔ قدم اُٹھ نہیں رہے بلکہ اُٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق ومالک

کا ذرّہ نوازی کرم ہے کہ جسمانی علالت ونقاہت کو راہوارِ قلم کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دستِ قدرت کے اُس شہکار حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی ترجمانی کا ہے جن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنکروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آجاتا تھا۔ جس خلاصۂ کائنات کے فیضان واعجاز کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنایا ہو تو :-

؎ پھر کر گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا، تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیثِ مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسلّمہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جسارت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، بامحاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پل صراط یعنی حفظِ مراتب کو صاحبِ کنزالایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آزادی اور فتنہ پروری کے دور میں بڑی حد تک قحط ہے اور اکثر فخرِ زمین وآسمان بننے والے علامۂ دوراں بھی بڑی حد تک اسے طاقِ نسیاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ لکھا وہ کتبِ معتبرہ ومعتمدہ کی روشنی میں لکھا ہے کیونکہ اُمّتِ محمدیہ کو اُن کی دین فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تا قیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتبِ احادیث کے متعدد اردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ اُنھیں دیکھا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انبیائے کرام کے وارث کہلانے والے بعض حضرات تو احادیثِ مطہرہ کے تقدّس سے کھیلتے رہے ہیں۔ عظمتِ خداوندی اور ناموسِ مصطفوی کا پاس لحاظ اگر رکھا ہے تو صرف رسمی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح ناآشنا ہیں۔ صرف جُبّوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ وخم کی پذیرائی کے زعم میں جو چاہا لکھ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ :-

ع میر حرفِ آخری ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنھوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی ردّ وبدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی حتیٰ کہ تھوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کارگزاری کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بریں جب دیدۂ بینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علمائے دین جیسی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتب دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتانے والے اور اُنہیں راہِ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردۂ منزل ہو جاتے ہیں تو غور فرمایئے ایسے حالات میں گروہِ علماء کی قدر وقیمت اُن کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورتِ حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتبِ احادیث کے تمام اُردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی۔ جو حاصل ہو سکے اُن سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی اُن حضرات کی بے حسی پر رونا آیا جو علمِ پیمبر کے وارث کہلاتے

اور رشد و ہدایت کی مسندوں پر براجمان ہیں۔ یہ حضرات سرمایۂ ملّت کی نگہبانی کے سلسلے میں کھا کما تو رہے ہیں لیکن حفاظت کونسے سرمائے کی کر رہے ہیں؟ خدائے ذوالمنن نے انھیں آنکھیں کیا دیکھنے کے لیے دی تھیں اور وہ دیکھ کدھر رہے ہیں؟ پروردگارِ عالم نے تو انھیں سرمایۂ ملّت کو دیکھنے والی آنکھیں دی تھیں اور اسی ذمہ داری کی مسند پر بٹھایا تھا لیکن جب ایک عرصہ سے کتاب و سنت کے مفہوم و معانی پر دن رات ڈاکے پڑ رہے ہیں تو انھوں نے اس جانب دیکھا کیوں نہیں؟ دیکھ کر بدخواہوں کے مقابلے پر کیوں نہیں آئے؟ کیوں سرمایۂ ملّت کی حفاظت نہیں کی؟ کیا ان کی حفاظت پنڈت اور پادری آ کر کریں گے؟

رہِ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
میرِ کارواں بھی ہے انھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایۂ ملّت کے صرف برائے نام و دوام اور درحقیقت اپنے اپنے کاروباری دھندوں کے نگہبان ہیں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اس دولتِ دین و دنیا کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اپنے جیتے جی کبھی بدخواہوں اور نااہلوں کو من مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اس مقدس امانت کو کبھی بازیچۂ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اس کی خیرخواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایۂ ملّت کے مقدس شجر پر کبھی من مانی قلمیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کی مقدس زندگیوں میں اس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسبانی کے لیے انھیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ دریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہِ ہمالیہ سے اونچی علمی و روحانی بلندیاں کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ ان کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم ان کی بارگاہوں میں بصد ادب صرف یہ التماس کرتے ہیں:۔

اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اس ناچیز کو اپنی نااہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے۔ گھر کے بھیدی کی طرح لنکا ڈھانے والا نفسِ امّارہ اس سے سازباز رکھتا ہے لہٰذا نہیں کہہ سکتا کہ اس مقدس میدان میں یہ علمی طفلِ نادان کتنی جگہ پر ٹھوکریں کھا بیٹھا ہو۔ دریں حالات ان حضرات کا مجھ پر بہت احسان ہو گا جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرمائیں گے تاکہ شکریہ کے ساتھ پہلی فرصت میں ان کی اصلاح کر دی جائے اور کتبِ احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز قارئین بھی میرے ساتھ ان غلطیوں کی مضرت سے محفوظ ہو جائیں۔ امید ہے کہ اس مرحلے پر اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے، اسے میرے لیے کفارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

گدائے درِ اولیاء:۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی، مظہری، شاہجہان پوری
لاہور

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ
مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُطْبَۃُ کِتَاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً تَكُوْنُ لِلنَّجَاةِ وَسِيْلَةً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيْلَةً وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ بَعَثَهٗ وَطُرُقُ الْاِيْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُهَا وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا وَوَهَنَتْ اَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا فَشَيَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ مِنْ مَعَالِمِهَا مَا عَفَا وَشَفٰى مِنَ الْعَلِيْلِ فِيْ تَأْيِيْدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِ الْفَرَّاءُ الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ كَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيْثٍ مِنْهُ فِيْ مَقَرِّهٖ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ مِثْلُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيِّ وَاَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسِ الْاَصْبَحِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو راہ حق کی ہدایت نہ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت جو نجات کا وسیلہ اور ترقی درجات کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ چکے تھے ان کی روشنی ماند پڑ گئی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور منزل غیر متعین ہو گئی تھی ان نبی مکرم نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ توحید کی تائید سے بیمار کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور راہ ہدایت کے متمنی کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خزینوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے ان کی نشاندہی کی۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک آپ کی سنت سے استفادہ اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب محی السنہ قامع البدعۃ ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی نے تصنیف فرمایا تھا اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، اس موضوع پر جامع کتاب تھی جس میں منتشر اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن فاضل مصنف نے اختصار کو مد نظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ سے آپ کا نقل کرنا ہی کافی تھا اور بمنزلہ سند کے بھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا جاتا میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی (یعنی استخارہ کیا،

الرِّوَايَةِ كَذَا إِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ رَحِمَ اللهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَأَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ وَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ أَوْ ضَعِيْفٍ أَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ إِلَيْهِ مِمَّا فِي الْأُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهُ فِي تَرْكِهِ إِلَّا فِي مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَإِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَأَلْحِقْهُ بِهِ أَحْسَنَ اللهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَأَسْأَلُ اللهَ التَّوْفِيْقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا أَقْصِدُهُ وَأَنْ يَنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

امام حمیدی کی جمع بین الصحیحین اور جامع الاصول اور طرق تخریج محدثین کے بعد شیخین کی صحیحین (بخاری و مسلم) کے متون پر اعتماد کیا ہے اگر متن حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد میں لیکن شاید میں اس اصل متن حدیث پر مطلع نہ ہو سکا جس کو جناب مصنف نے نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے یہ لکھا ہے کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف دیکھی ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے نہ کہ جناب شیخ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے) کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے تصور سے پناہ مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے فاضل مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا ازالہ میں لے اصول کے بیان کرنے میں شیخ کی پیروی کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے میں نے وہ جگہ خالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق۔ مدد۔ ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ بہترین وکیل ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچانے اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خاتون سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ وَأَبِي عِيسَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ حُسَيْنٍ الْبَيْهَقِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِينِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ مَا هُوَ وَإِنِّي إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُولٍ ثَلَاثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ وَثَانِيهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُورِينَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُورًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَ حَدِيثًا فِي بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيرٍ أُسْقِطُهُ وَإِنْ وَجَدْتَ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُومًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِي اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ وَلَعَلِّي مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ أَقُولُ مَا وَجَدْتُ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْأُصُولِ أَوْ وَجَدْتُ خِلَافَهَا فِيهَا فَإِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُورَ إِلَيَّ لِقِلَّةِ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ ہدایت کے اماموں ثقہ راویوں نے مثلاً ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری ابو عبداللہ مالک بن انس اصبحی ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائیؒ۔ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی، ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری وغیرہ سے مروی ہیں اور وہ قلیل ہیں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے گویا اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی ہے کیونکہ سند حدیث کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی کر دیا ہے میں نے کتابوں اور اسناد حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوش قدم کا اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک ہیں دوسری فصل میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکورہ ائمہ میں سے کسی نے بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر مشتمل ہیں اور اس سے مناسب تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے مطابق ہیں اگرچہ وہ صحابی یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہوں اگر کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے ترک کیا گیا ہے یا بقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب اہتمام کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل ثانی میں تو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں

كِتَابُ الْإِيمَانِ

ایمان کا بیان

پہلی فصل

۱ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ الْآيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے اچانک ایک صاحب حاضر بارگاہ ہوئے جو نہایت سفید لباس پہنے ہوئے تھے ان کے بال گہرے سیاہ تھے اور چہرے سے سفر کی تھکان ظاہر نہ ہوتی تھی لیکن حاضرین میں کوئی بھی اس شخص سے واقف نہ تھا وہ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح بیٹھے کہ آپ کے گھٹنے سے اپنا گھٹنا ملا لیا اور سید عالم کے زانو پر اپنا ہاتھ رکھا اور حضور علیہ السلام سے عرض کرنے لگے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کی بابت بتائیں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بشرط استطاعت خانہ کعبہ کا حج کرو۔ یہ سن کر اس آنے والے مہمان نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں یہ سن کر ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کرتے ہیں اور جواب پر تصدیق بھی۔ مہمان سائل نے دوسرا سوال کیا کہ آپ ایمان کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ رب العالمین ملائکہ کتابوں رسولوں روز قیامت پر ایمان رکھو اور تقدیر کی اچھائی برائی پر بھی تمہارا ایمان ہو سائل نے کہا آپ نے درست فرمایا اس کے بعد ایک اور سوال کیا کہ آپ احسان کے بارے میں خبر دیں تو ارشاد فرمایا کہ تم اس انداز سے عبادت گزار ہو گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو لیکن اگر یہ منزل حاصل نہ ہو تو عبادت کا تصور ہو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد سائل نے کہا کہ قیامت کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے متعلق [illegible] سائل سے زیادہ نہیں جانتا [illegible] نشانیاں ہی بتادیں تو سرکار نے فرمایا پہلی نشانی یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے سر والے ننگے پیروں والے ننگے بدن رہنے والے بکریوں کے چرواہے اور مفلس محلوں میں عیش کریں گے راوی حدیث حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سوالات کر کے وہ صاحب چلے گئے لیکن میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا تو سرور کون و مکاں نے مجھ سے فرمایا عمر! جانتے ہو وہ سوالات کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا وہ جبرئیل امین تھے جو تمہیں دین اسلام کی تعلیم دلانے آئے تھے (روایت مسلم) یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ جب ننگے پیروں والوں برہنہ جسم والوں گونگے بہرے اور گونگے زمین کے بادشاہ ہیں اور یہ پانچ باتیں ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اللہ کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے آخر آیت تک۔ (متفق علیہ)

۲/۲ — وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة والحج وصوم رمضان۔ (متفق عليه)

۳/۳ — وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الإيمان بضع وسبعون شعبة فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة من الإيمان (متفق عليه)

۴/۴ — وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاري ولمسلم قال إن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم أي المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده۔

۵/۵ — وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين۔ (متفق عليه)

۶/۶ — وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الإيمان من كان الله ورسوله أحب إليه مما سواهما ومن أحب عبدا لا يحبه إلا لله ومن يكره أن يعود في الكفر بعد أن أنقذه الله منه كما يكره أن يلقى في النار۔

(متفق عليه)

۷/۷ — وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الإيمان من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم۔

۸/۸ — وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي أحد من هذه الأمة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کچھ شاخوں میں منقسم ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور کمترین حصہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ہے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے یہ الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو والدین اولاد اور تمام عالم انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت اور چاشنی کو پائے گا (۱) جس کو ماسوی سے اللہ اور اس کا رسول محبوب ہوں (۲) جو دوسرے انسان کو اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب رکھے (۳) اور جو حالت کفر میں لوٹنے کو (جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حالت سے نکال لیا ہے) اتنا ہی برا جانے جتنا کہ آگ میں ڈالے جانے کو (متفق علیہ)

حضرت عباس بن عبد المطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اسلام کے دین کامل ہونے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہو (روایت مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سنے بغیر مر گیا

بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹/۹ — وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۱۰/۱۰ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ۔

۱۱/۱۱ — وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۱۲/۱۲ — وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۱۳/۱۳ — وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا

اور اس دین و شریعت (اسلام) پر ایمان نہ لایا جس کو میں لایا ہوں تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔ (روایت مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے پہلا وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا دوسرا کسی انسان کا غلام جبکہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کما حقہٗ ادا کرتا ہے تیسرا وہ شخص جس کے پاس باندی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اس کو اچھے آداب سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کرکے اس کے ساتھ نکاح کر لیا لہٰذا ایسے اشخاص دوہرے ثواب کے مستحق ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں (لڑائی لڑوں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، لہٰذا جب انہوں نے ایسا کر لیا تو انہوں نے (مجھ سے) اسلام کی (رو سے) اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر لیا اور حساب (بدلہ) ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الا بحق الاسلام نہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا ایسا شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضامن ہیں لہٰذا اس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی نہ کرو۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس پر عمل کرکے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا فرض نماز کو ادا کر اور مقررہ زکوٰۃ کو ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ یہ سن کر اس دیہاتی نے کہا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس پر نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ (متفق علیہ)

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے

بعدك وفي رواية غيرك قال قل آمنت بالله ثم استقم.
(رواه مسلم)

١٤/١٤ — وعن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو يسأل عن الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرهن فقال لا إلا أن تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره قال لا إلا أن تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا إلا أن تطوع قال فأدبر الرجل وهو يقول والله لا أزيد على هذا ولا أنقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح الرجل إن صدق۔ (متفق عليه)

١٥/١٥ — وعن ابن عباس قال إن وفد عبد القيس لما أتوا النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القوم أو من الوفد قالوا ربيعة قال مرحبا بالقوم أو بالوفد غير خزايا ولا ندامى قالوا يا رسول الله إنا لا نستطيع أن نأتيك إلا في الشهر الحرام وبيننا وبينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بأمر فصل نخبر به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن الأشربة فأمرهم بأربع ونهاهم عن أربع أمرهم بالإيمان بالله وحده قال أتدرون ما الإيمان بالله وحده قالوا الله ورسوله أعلم قال شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وصيام رمضان وأن تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم عن أربع

بارے میں ایسی قطعی بات بتا دیں جس کے بعد مجھے کسی دوسرے سے سوال کی حاجت نہ ہو یا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ اقرار کر کہ میں اللہ رب العالمین پر ایمان لایا اور اس اقرار پر قائم رہ۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان حال پراگندہ بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گنگنا رہا تھا کہ آواز تو سنی جا رہی تھی لیکن ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب پہنچ گیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب و روز میں پانچ نمازیں ادا کرنا ہیں سائل نے دریافت کیا ان کے علاوہ مجھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے رکھنا سائل نے کہا رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے رکھنے ہیں سرکار نے فرمایا نہیں مگر تو اپنی مرضی سے رکھے اس کے بعد سرکار نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہے سرکار نے فرمایا اگر تو چاہے تو صدقہ کر یہ سن کر وہ واپس ہوا اور یہ کہتا جا رہا تھا اللہ کی قسم نہ میں اس میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ صادق القول ہے تو فلاح پا لے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کے وفد نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کس قوم (شک راوی) یا کون سا وفد ہے کہنے لگے کہ ہم قوم ربیعہ سے ہیں تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک نہ انہیں رسوائی سے واسطہ ہوا اور نہ پشیمانی سے اس کے بعد سرکار وفد نے کہا یا رسول اللہ ہم اشہر حرم (حرمت والے مہینوں) کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضری کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مضر قبیلہ آباد ہے جو کافر ہیں اب آپ ہمیں ایسے امر کی تعلیم فرما دیں تاکہ ہم اپنے پسماندگان کو جا کر سکھا دیں اور وہ ہمارے لیے جنت میں داخلہ کا سبب بن جائے پھر وفد کے لوگوں نے پینے کے برتن کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا اور مزید چار کاموں کے کرنے اور چار کو نہ کرنے کا حکم فرمایا (۱) اللہ کی وحدانیت کے اقرار کا حکم فرما کر دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

۱۶/۱۶ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْۤ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْۤ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُّقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا اور چار باتوں سے منع فرمایا سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، چوبی برتن اور روغنی برتن کے استعمال سے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے اور نہ زنا کا ارتکاب، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ ایسی بہتان طرازی کرو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا ہے یعنی اپنی ذات کے ساتھ تعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کرنے میں نافرمانی کا اظہار کرو گے پس جو اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے لیکن اگر کسی شخص نے ایسے عمل کا ارتکاب کیا اور دنیا میں سزایاب ہوگا اور یہ سزا اس کے حق میں کفارہ ہوگی اور اگر کسی شخص نے ایسا عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے ذمہ ہے چاہے تو اس بندہ کو عذاب دے یا معاف فرما دے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اضحی یا عید الفطر کے دن عیدگاہ جاتے ہوئے عورتوں کے پاس سے گزرے تو ان سے فرمایا اے عورتو! صدقہ دیا کرو کیونکہ میں نے تم میں زیادہ تر دوزخی دیکھا ہے۔ وہ عورتیں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت ملامت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو میں نے نہیں دیکھا کہ ناقص عقل اور ناقص دین رکھنے والی کسی ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ ضائع کرنے والی ہو۔ ان خواتین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کمی اور نقصان کا سبب کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہوتی ہے؟ کہنے لگیں بیشک۔ تب سرکار نے فرمایا یہی ان کی عقل کا نقصان ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ ایام حیض کے دنوں میں نہ نماز ادا کر سکتی ہیں اور نہ روزہ رکھ سکتی ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے مناسب نہ تھا اس نے مجھے برا بھلا کہا یا گالی دی اور یہ بات اس کے لیے درست نہ تھی اس کی تکذیب سے مراد یہ ہے کہ اس نے یہ کہا کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا جس طرح کہ اول بار میری تخلیق فرمائی تھی حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا اس کو دوبارہ زندہ کرنے سے زیادہ آسان

[illegible]

[illegible]

اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹/۱۹ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰/۲۰ — وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱/۲۱ — وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲/۲۲ — وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ

نہیں ہے (یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے آسان ہے) اور ابن آدم کے گالی دینے سے مراد ہے کہ اس نے مجھ پر بہتان باندھا کہ میں نے اپنے لیے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں ایک اور بے پروا ہوں نہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ بندے کے گالی دینے سے اس کا یہ کہنا مراد ہے کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی اور اولاد سے پاک ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے ایذا دیتے ہیں اور زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ زمانہ میں خود ہوں (اللہ) اور تمام امور میرے دست قدرت میں ہے اور میں ہی شب و روز کو تبدیل کرتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر صبر کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین سے بڑھ کر نہیں کیونکہ بندے اس کے لیے بیٹا ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دراز گوش پر سواری کا شرف تھا اس وقت میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی رحمت دو عالم نے مجھ سے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کے کیا حقوق اللہ تعالیٰ پر ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق رب تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک کا ارتکاب نہ کرے اس کو مبتلائے عذاب نہ فرمائے میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں یہ خوشخبری دوسروں کو پہنچا دوں سرکار نے فرمایا یہ بات دوسروں کو نہ بتانا کیونکہ وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے (عمل ترک کر دیں گے) (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے سرکار نے فرمایا اے معاذ یہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حاضر ہوں اور ہمہ تن گوش بھی (یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے) سرکار نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دیتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں کو سنا دوں تو سرکار نے فرمایا کہ لوگ ابھی سے اعتماد کر بیٹھیں گے لہٰذا جناب

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوْا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳/۲۳ — وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ أَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ أَبُوْ ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِيْ ذَرٍّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴/۲۴ — وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵/۲۵ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْآخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا

معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے مصروف خواب تھے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا جس بندے نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر مر گیا وہ داخل جنت ہو گا میں نے عرض کیا چاہے وہ چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو میں نے ان کلمات کا اعادہ کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جناب ابوذر کا معمول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلود ہو ضرور کہتے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں بلاشک جناب عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی بندی کے فرزند اور اللہ کی نشانی اور وہ روح جو اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب پھونکی گئی ہیں جنت اور دوزخ کا وجود حق ہے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو جنت میں خواہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔ متفق علیہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں حضرت دو عالم نے اپنا دست مبارک بڑھایا لہٰذا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اے عمرو کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کیا چاہو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو سن کر سرکار نے فرمایا اے عمرو کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو رد کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

فِیْ بَابِ الرِّیَاءِ وَالْکِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

روایت کردہ دو حدیثیں انا اغنی الشرکاء عن الشرک اور دوسری الکبریاء ردائی ان کو ریا اور کبر کے باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۲۶/۲۶ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ کُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَا مُعَاذُ وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گذار ہوا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے سرکار نے فرمایا کہ تم نے بڑی بات دریافت کی ہے البتہ جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کے لیے آسان ہو جاتی ہے وہ بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے معاذ کیا میں تجھے بھلائی کے دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کروں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو، اور کسی شخص کا نصف شب کے وقت نماز پڑھنا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع سے یعملون تک اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں کسی کام کا ابتدا یا اس کے سر اور اس کی بلندی یا اس کے ستون کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کسی کام کا سر یا اصل اسلام ہے اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد سرکار نے مجھ سے پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ان اعمال کا دارومدار کس پر ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ تو آپ نے میری زبان پکڑ کر فرمایا تو اس کو بند رکھ میں نے کہا یا نبی اللہ کیا ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر مواخذہ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھے کھوئے لوگوں کو آگ میں منہ یا ناک کے بل ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی گرائیں گی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷/۲۷ — وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَّتَاْخِیْرٍ وَّفِیْهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَهٗ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لیے کسی کو محبوب رکھے یا برا جانے اللہ ہی کے لیے کچھ دے یا اللہ ہی کے لیے کچھ ہاتھ روک لے پس اس نے ایمان کو مکمل کر لیا روایت کیا ابو داؤد نے اور ترمذی نے حضرت معاذ بن انس سے تقدیم و تاخیر کلمات کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان کی روایت میں ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

۲۸/۲۸ — وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کے لیے دوستی یا دشمنی رکھے۔ (روایت ابو داؤد)

۲۹/۲۹ — وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ جس سے انسانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں (ترمذی و نسائی) لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ کی روایت سے یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی کر لے۔

۳۰/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن جب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے جو امانتدار نہیں وہ کامل الایمان نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا دیندار نہیں (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

تیسری فصل

۳۱/۳۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفےٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

۳۲/۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ داخل جنت ہوگا (مسلم)

۳۳/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں جو دو چیزوں کو واجب کر دیتی ہیں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں سرکار نے فرمایا جو اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کرتے ہوئے مرا وہ دوزخ میں جائے گا اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

۳۴/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے سرکار دو عالم ہمارے درمیان سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور بہت دیر تک واپس نہ آئے ہمیں تشویش ہوئی کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں کسی دشمن نے آپ کو اذیت نہ دی ہو لہٰذا تشویش کے عالم میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے سب سے پہلے میں تلاش میں نکلا یہاں تک کہ تلاش کرتا

الله عليه وسلم حتى أتيت حائطا للأنصار لبني النجار
فدرت به هل أجد له بابا فلم أجد فإذا ربيع يدخل
في جوف حائط من بئر خارجة والربيع الجدول قال
فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال أبو هريرة فقلت نعم يا رسول الله قال ما شأنك
قلت كنت بين أظهرنا فقمت فأبطأت علينا فخشينا أن
تقتطع دوننا ففزعنا فكنت أول من فزع فأتيت هذا
الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس
ورائي فقال يا أبا هريرة وأعطاني نعليه فقال اذهب
بنعلي هاتين فمن لقيك من وراء هذا الحائط يشهد
أن لا إله إلا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة
فكان أول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا
أبا هريرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعثني بهما من لقيت يشهد أن لا إله إلا الله
مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين
ثديي فخررت لاستي فقال ارجع يا أبا هريرة فرجعت
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجهشت بالبكاء
وركبني عمر فإذا هو على أثري فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لك يا أبا هريرة قلت لقيت عمر فأخبرته
بالذي بعثتني به فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستي
فقال ارجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بأبي أنت وأمي
بعثت أبا هريرة بنعليك من لقي يشهد أن لا إله إلا الله
مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل
فإني أخشى أن يتكل الناس عليها فخلهم يعملون فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلهم۔

(رواه مسلم)

٣٥/٣٥ وعن معاذ بن جبل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الجنة شهادة أن لا إله إلا

ہوا بنی نجار کے باغ تک آیا میں اس باغ کے گرد اگرد پھرتا رہا تاکہ اس کا دروازہ ملے تو اندر جا کر حضور علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے نکاس کی ایک بڑی نالی نظر آئی میں نے اس نالی کے نکاس کو اتنا وسیع کیا کہ میں آسانی سے اس کے ذریعہ اندر داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح لومڑی داخل ہوتی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا تم ابوہریرہ ہو میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے پاس رونق افروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور دیر تک واپسی نہ ہوئی تو ہم تشویش میں مبتلا ہو کر تلاش میں نکلے میں سب سے آگے آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر اس باغ میں آیا ہوں بقیہ ساتھی عقب میں آ رہے ہیں سرکار نے فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری دونوں نعلین لے جاؤ اور اس باغ کی دیوار کے پار جو کوئی تمہیں ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے گواہ ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو جو شخص مجھے سب سے پہلے ملے وہ جناب عمر تھے دریافت کرنے لگے اے ابوہریرہ یہ نعلین کیسی ہیں میں نے عرض کیا کہ سرکار کی نعلین مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا ہے کہ راستہ میں مجھے جو شخص ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں یہ سن کر جناب عمر نے میرے سینے پر دو ہتڑ مارا اور میں پشت کے بل گر پڑا جناب عمر نے مجھ سے کہا واپس جاؤ چنانچہ میں ہٹ کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر رونے لگا جناب عمر بھی میرا تعاقب کرتے ہوئے آ گئے اس وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابوہریرہ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ سنایا تو سرکار نے جناب عمر سے فرمایا اے عمر تمہیں کس بات نے اس عمل پر برانگیختہ کیا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے ابوہریرہ کو یہ حکم دیا تھا کہ میری نعلین لے کر جاؤ اور لوگوں کو یہ بشارت دو کہ جو صدق دل سے توحید الٰہی کا مقر ہو گا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت عمر نے عرض کیا سرکار ایسا نہ کریں مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ عمل کرنا چھوڑ کر مغفرت کے بھروسہ پر بیٹھ جائیں گے لہٰذا آپ انہیں عمل کرنے دیں سرکار نے فرمایا اچھا انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں یہ

اللّٰہ۔ (رواہ احمد)

۳۶/۳۶ — وعن عثمان قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضھم یوسوس قال عثمان وکنت منھم فبینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر ثم اقبلا حتی سلما علی جمیعا فقال ابو بکر ما حملک علی ان لا ترد علی اخیک عمر سلامہ قلت ما فعلت فقال عمر بلی واللہ لقد فعلت قال قلت واللہ ما شعرت انک مررت ولا سلمت قال ابو بکر صدق عثمان قد شغلک عن ذلک امر فقلت اجل قال ما ھو قلت توفی اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسالہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابو بکر قد سالتہ عن ذلک فقمت الیہ وقلت لہ بابی انت وامی انت احق بھا قال ابو بکر قلت یا رسول اللہ ما نجاۃ ھذا الامر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل منی الکلمۃ التی عرضت علی عمی فردھا فھی لہ نجاۃ۔ (رواہ احمد)

۳۷/۳۷ — وعن المقداد انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبقی علی ظھر الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ کلمۃ الاسلام بعز عزیز وذل ذلیل اما یعزھم اللہ فیجعلھم من اھلھا او یذلھم فیدینون لھا قلت فیکون الدین کلہ للہ۔

(رواہ احمد)

۳۸/۳۸ — وعن وھب بن منبہ قیل لہ الیس لا الہ الا اللہ مفتاح الجنۃ قال بلی ولکن لیس مفتاح الا ولہ اسنان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم یفتح لک۔

(رواہ البخاری فی ترجمۃ باب)

۳۹/۳۹ — وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنۃ یعملھا تکتب لہ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ

گواہی دینا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ (احمد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کچھ صحابہ بہت زیادہ غمگین ہوئے اور شدت غم سے بعض وسوسوں میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میرا بھی یہی حال تھا ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر آئے اور مجھے سلام کیا لیکن مجھے احساس نہ ہوا اور سلام کا جواب نہ دیا۔ اس کی شکایت حضرت عمر نے حضرت صدیق اکبر سے کی پھر دونوں میرے پاس آئے اور سلام کیا حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا اے عثمان کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے جواب دیا ایسا تو نہیں ہوا حضرت عمر نے فرمایا بخدا ایسا ہی ہوا ہے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ آئے اور سلام کیا اور میں نے جواب نہ دیا میری بات سن کر حضرت صدیق نے فرمایا عثمان صحیح کہہ رہے ہیں ان کو کسی چیز نے سلام کے جواب سے باز رکھا ہے میں نے (حضرت عثمان) کہا بیشک ایسا ہی ہے حضرت ابوبکر نے فرمایا وہ کیا بات ہے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو قبل اس کے کہ ہم ان سے نجات کا ذریعہ معلوم کر لیتے وفات دے دی جناب ابوبکر نے فرمایا اے عثمان میں نے سرکار سے اس بارے میں دریافت کر لیا تھا میں کھڑا ہوا اور حضرت ابوبکر سے کہا اے ابوبکر میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس سوال کو معلوم کرنے کے زیادہ حقدار تھے ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے سرکار سے دریافت کیا تھا یا رسول اللہ اس کام سے نجات کا طریقہ کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس نے اس کلمہ کو قبول کر لیا جو میں نے چچا کو پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو رد کر دیا تھا اور نہیں مانا تھا وہی کلمہ نجات کا ذریعہ ہے (روایت احمد)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خطہ زمین پر مٹی سے بنا ہوا کوئی گھر یا خیمہ باقی نہ بچے گا مگر رب تعالیٰ اسلام کو ان میں داخل فرمائے گا عزت دینے والے کی عزت افزائی کے ساتھ یا ذلیل کرنے والے کی رسوائی کے ساتھ یا تو اس کو دار اسلام کی وجہ سے ان (رہنے والوں) کو عزت دے گا یا وہ نافرمانی کی وجہ سے خوار اور زبوں حال ہو کر مطیع و فرمانبردار ہو جائیں گے۔ میں نے کہا۔ یوں سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے گا (احمد)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں لیکن ہر کنجی میں دندانے ہوتے ہیں لیکن اگر تم ایسی کنجی لاؤ گے جس میں دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں (ترجمۃ الباب۔ بخاری م)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوارتا ہے تو ہر نیکی کے عمل پر دس گنے سے سات سو گنے تک لکھا جاتا ہے اور ہر برائی صرف ایک ہی لکھی

يعملها تكتب بمثلها حتى يلقى الله۔

(متفق عليه)

۴۰ — وعن أبي أمامة أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الإيمان قال إذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مؤمن قال يا رسول الله فما الإثم قال إذا حاك في نفسك شيء فدعه۔

(رواه أحمد)

۴۱ — وعن عمرو بن عبسة قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك على هذا الأمر قال حر وعبد قلت ما الإسلام قال طيب الكلام وإطعام الطعام قلت ما الإيمان قال الصبر والسماحة قال قلت أي الإسلام أفضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده قال قلت أي الإيمان أفضل قال خلق حسن قال قلت أي الصلاة أفضل قال طول القنوت قال قلت أي الهجرة أفضل قال أن تهجر ما كره ربك قال فقلت فأي الجهاد أفضل قال من عقر جواده وأهريق دمه قال قلت أي الساعات أفضل قال جوف الليل الآخر۔

(رواه أحمد)

۴۲ — وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لقي الله لا يشرك به شيئا ويصلي الخمس ويصوم رمضان غفر له قلت أفلا أبشرهم يا رسول الله قال دعهم يعملوا۔

(رواه أحمد)

۴۳ — وعنه أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن أفضل الإيمان قال أن تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك في ذكر الله قال وماذا يا رسول الله قال وأن تحب للناس ما تحب لنفسك وتكره لهم ما تكره لنفسك

(رواه أحمد)

جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (بندہ) اللہ سے ملاقات کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری نیکی تجھے مسرور کرے اور برائی غمگین کرے تب تو کامل الایمان ہے سائل نے دوسرا سوال کیا گناہ کیا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے۔ (احمد)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (ابتدا میں) اس دین پر کون تھا سرکار نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (جناب صدیق اور زید بن حارثہ) راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا میں نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت میں نے دریافت کیا اسلام میں کون فرد بہتر ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی نماز بہتر ہے سرکار نے فرمایا طویل قیام والی نماز بعد کے وقت میں ایک اور بات میں دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے آپ نے فرمایا اس عمل کو ترک کر جس کو تیرا رب برا فرمائے میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا گھوڑا مار دیا جائے اور سوار کا خون بہا دیا جائے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ (عبادت کے لیے) کونسی گھڑی افضل ہے آپ نے فرمایا درمیان شب کا آخری حصہ (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو پانچوں نمازیں روزانہ پڑھی ہوں رمضان کے روزے رکھے ہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو بشارت سنا دوں سرکار نے فرمایا چھوڑ دو انہیں اچھے عمل کرنے دو (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ کسی سے دوستی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے میں نے دریافت کیا اور اس کے بعد کیا ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تو دوسروں کے لیے اس چیز کا خواستگار رہ جس کو اپنے لیے چاہتا ہے اور دوسروں کے لیے اس چیز کو ناپسند کر جس کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ (احمد)

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں

پہلی فصل

۴۴/۱ ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵/۲ ــ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَّشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶/۳ ــ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۷/۴ ــ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

[illegible]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ کبیرہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے ایک اور سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کونسی بڑا گناہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اور اللہ تعالیٰ نے ان امور کی تصدیق کتاب ہدایت میں فرمائی ہے (ترجمہ آیت) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس نفس (جان) کو قتل کرتے ہیں جو

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا کسی (جان) کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) لیکن حضرت انس کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کے الفاظ مروی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک (کرنے والی) چیزوں سے بچو حاضرین نے دریافت کیا یا رسول وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا جادوگری کرنا اور اس شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کی وجہ سے سود کھانا یتیم کا مال ہضم کرنا، لڑائی کے دن پیٹھ دکھانا اور پاکدامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح حالت ایمان میں چور چوری کا مرتکب نہیں ہوتا اور ایمان کی حالت میں شرابی شراب کا ارتکاب نہیں کرتا اور لٹیرا نہیں لوٹتا اور لوگوں کی آنکھیں جس میں اٹھتی ہیں بلکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح خیانت کرنے والا حالت ایمان میں خیانت کا جرم نہیں کرتا بس تم احتیاط کرو۔ احتیاط کرو (متفق علیہ) اور حضرت ابن عباس

رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

۴۸/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۴۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی روایت کے مطابق کوئی مومن کسی شخص کو حالت ایمان میں قتل نہیں کرتا عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے اعمال کے کرنے والے کا ایمان کس طرح سلب کیا جاتا ہے تو آپؓ نے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑ کر سیدھا کر کے فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں کو مروڑا ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا ایسا شخص مومن کامل نہیں ہوتا اور اس کا ایمان منور نہیں ہوتا۔ (یہ الفاظ بخاری ہیں)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور امام مسلم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویدار ہو نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے (اس کے بعد کے الفاظ مشترک ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہو اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد یا وعدہ کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو ریوڑوں یا گلوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔

(مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۵۱/۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو اس شخص نے پہلے والے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (الغرض) وہ نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو روشن نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ نہ زنا کا ارتکاب کرو نہ چوری کرو اور نہ اس جان کو قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور کسی کو قتل کرانے کے لیے بادشاہ

الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعتدوا في السبت قال فقبلا يديه ورجليه قالا نشهد انك نبي قال فما يمنعكم ان تتبعوني قالا ان داود عليه السلام دعا ربه ان لا يزال من ذريته نبي وانا نخاف ان تبعناك ان تقتلنا اليهود. رواه الترمذي وابو داود والنسائي۔

کے پاس مت جاؤ (۵) جادو نہ کرو (۶) اور نہ سود کھاؤ (۷) نیک اور پارسا عورتوں پر الزام تراشی نہ کرو (۸) لڑائی کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگو مت (۹) یہودیو! تمہارے لیے خصوصی حکم یہ ہے کہ تم ہفتہ کے دن حد سے آگے نہ بڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کر کے عرض کیا ہم شہادت دیتے ہیں بلا شک آپ اللہ کے نبی ہیں تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اس اقرار اور میری پیروی کے بعد تمہیں اسلام لانے میں کون سی چیز مانع ہے تب ان دونوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ ان کی ذریت میں ہمیشہ نبی ہوتا رہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم آپ کی اتباع کر لیں گے تو یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

۵۲ ۹ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لا تكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد ماض منذ بعثني الله الى ان يقاتل اخر هذه الامة الدجال لا يبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان بالاقدار. (رواه ابو داود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں رک جانا ایسے شخص سے جس نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا ہو اور گناہ اس کے کفر کا سبب نہ بنے ہیں اس لئے تم اس کو کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ کرو اور جہاد اس وقت سے جاری ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اس امت کا آخری فرد دجال کو قتل کرے گا کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اس (جہاد) کو باطل نہ کر سکے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا (ابوداؤد)

۵۳ ۱۰ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى العبد خرج منه الايمان فكان فوق راسه كالظلة فاذا خرج من ذلك العمل رجع اليه الايمان. (رواه الترمذي وابو داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سائبان کی طرح رہتا ہے اور جب وہ اس عمل سے فارغ ہو جاتا ہے تو واپس آ جاتا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۵۴ ۱۱ عن معاذ قال اوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات قال لا تشرك بالله شيئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك ولا تتركن صلوة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة مكتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله ولا تشربن خمرا فانه راس كل فاحشة واياك والمعصية فان بالمعصية حل سخط الله واياك والفرار من الزحف وان هلك الناس واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك ولا ترفع عنهم عصاك ادبا واخفهم في الله. (رواه احمد)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سرکار رسالت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ میں دس باتوں پر عمل کروں (۱) اگر مجھے جان سے مارے جانے یا جلائے جانے کا بھی خوف ہو تب بھی اللہ کی وحدانیت میں کسی کو شریک نہ کروں (۲) اگر والدین مجھے یہ حکم دیں کہ اہل وعیال کو چھوڑ دے تب بھی ان کی نافرمانی نہ کروں (۳) جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک نہ کروں کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز کو ترک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں نہیں رہتا (۴) شراب نوشی سے احتراز کروں کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) ارتکاب گناہ سے بچوں کیونکہ گناہ غضب الٰہی کا سبب بنتے ہیں (۶) اگر جنگ میں لوگ مرکٹ بھی رہے ہوں تو بھی جنگ سے نہ بھاگو (۷) اگر کہیں وبا کی وجہ سے اموات ہونے لگیں تو وہیں ٹھہرو اور وہاں سے نہ بھاگو (۸) اور استطاعت کے مطابق اہل وعیال کی کفالت کرو (۹) اور ان کی تربیت سے غافل نہ رہو (۱۰) اور ان کو خشیت الٰہی کی تعلیم دو۔ (احمد)

۵۵/۱۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھا اب یا تو کفر ہے یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ — وسوسہ کا بیان

پہلی فصل

۵۶/۱۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أَوْ تَتَكَلَّمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر عمل کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

۵۷/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهُ إِنَّا نَجِدُ فِيْ أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے دلوں میں ایسے وسوسے آتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا نامناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعی تم پر گزرا ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک تب سرکار نے فرمایا کہ یہ ایمان (محکم) کی صحیح نشانی ہے (مسلم)

۵۸/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک ہوتا ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے پس جس شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ م

۵۹/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسا خیال آئے تو چاہیے کہ وہ یہ کہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (متفق علیہ)

۶۰/۱۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالُوْا وَإِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصاحب (ہمزاد) فرشتوں اور جنوں میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے ارشاد فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی مجھے بھلائی

۶۱ / ۱۸ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں خون کے ساتھ سرایت کرتا ہے۔

(متفق علیہ)

۶۲ / ۱۹ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں کوئی فرزند ایسا نہیں مگر وقت ولادت شیطان اس کو چھوتا ہے اور اس چھونے کی وجہ سے وہ چیختا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔

(متفق علیہ)

۶۳ / ۲۰ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادت کے وقت بچے کا چیخنا شیطان کے کچوکا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے (متفق علیہ)

۶۴ / ۲۱ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے اس ذریت میں ابلیس کے قریب ترین اس کا وہ ادنیٰ فرد بھی ہوتا ہے جس نے بڑا فتنہ جگایا ہو جب وہ اپنی کارگزاری سناتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا ہے اس کے بعد جب دوسرا آتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کو کس حال میں چھوڑ کر آیا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے شوہر اور بیوی کے درمیان تفریق کرا دی ہے سرکار نے فرمایا کہ شیطان اس چیلے کو اپنے قریب کر لیتا ہے کہتا ہے کہ ہاں بس تو نے کام کیا اعمش کہتے ہیں کہ میرا

[illegible]

۶۵ / ۲۲ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جزیرۂ عرب کے نمازیوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نمازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں آپس میں ورغلائے۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۶۶ / ۲۳ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّيْ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئلہ بن جاؤں اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے ہمکلام ہوں یہ سن کر سرکار نے ارشاد فرمایا تعریف اس اللہ کی جس نے اپنے معاملے کو

۶۷/۲۴ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة فأما لمة الشيطان فإيعاد بالشر وتكذيب بالحق وأما لمة الملك فإيعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد ذلك فليعلم أنه من الله فليحمد الله ومن وجد الأخرى فليتعوذ بالله من الشيطان ثم قرأ الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتے کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس پر ان دونوں کا اثر پایا ہے شیطان کا کام حق کی تکذیب کرنا یا برائی کی طرف توجہ دلاتا ہے لیکن فرشتے کا کام نیکی کی طرف توجہ کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے تو کوئی فرشتے کی بات کو پائے تو یہ سمجھے کہ یہ توفیق الٰہی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو پاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) شیطان تمہیں فقر کی طرف بلاتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

۶۸/۲۵ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فإذا قالوا ذلك فقولوا الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد ثم ليتفل عن يساره ثلاثا وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم۔ (رواه أبو داود)

وسنذكر حديث عمرو بن الأحوص في باب خطبة يوم النحر إن شاء الله تعالى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آپس میں ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے کہ اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے اور جب وہ یہ کہنے لگیں تو انہیں یہ جواب دیا جائے کہ اللہ رب العالمین ایک اور تنہا بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ وہ کسی سے پیدا کیا گیا نہ اس کا کوئی کفو ہے وہ تو تنہا ہے پھر وہ (بندہ) اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (ابوداؤد) ہم ان شاء اللہ عمرو بن احوص کی حدیث کو خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۶۹/۲۶ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يبرح الناس يتساءلون حتى يقولوا هذا الله خلق كل شيء فمن خلق الله عز وجل رواه البخاري ولمسلم قال قال الله عز وجل إن أمتك لا يزالون يقولون ما كذا ما كذا حتى يقولوا هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله عز وجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا (بخاری) لیکن امام مسلم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ رسول اللہ سے فرمائے گا کہ تمہاری امت کے افراد ہمیشہ یہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے یعنی حقائق اشیاء کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

۷۰/۲۷ وعن عثمان بن أبي العاص قال قلت يا رسول الله إن الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراءتي يلبسها علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب فإذا أحسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلاثا ففعلت ذلك فأذهبه الله

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہوا اور مجھے شبہات میں مبتلا کرتا رہا سرکار نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تم اس کی مداخلت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار دو میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دور

عَنِّیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کر دیا۔ (مسلم)

۷۱ ۲۸ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ امْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ۔

(رَوَاہُ مَالِكٌ)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنی نماز میں وہم ہوتا ہے جو مجھے بہت ناگوار ہے میں نے ان کو بتایا کہ تم نماز پڑھتے رہو وہ وہم اور وسوسہ ہرگز ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ تم نماز ختم کر کے یہ کہو کہ میں نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے

(مالک)

بَابُ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۷۲ ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقدیریں تحریر فرما دی تھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(مسلم)

۷۳ ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدر ہو چکی ہے حتیٰ کہ ناتوانی اور توانائی یا دانائی و حماقت

(مسلم)

۷۴ ۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰىةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰٓی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام آپس میں رب تعالیٰ کے سامنے مصروف مذاکرہ ہوئے اور اس مذاکرہ میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ اے آدم آپ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی روح پھونکی اپنے فرشتوں کا مسجود بنایا اپنی جنت میں رکھا لیکن آپ کی لغزش کی وجہ سے بندوں کو زمین کی طرف اتار دیا جناب آدم نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ موسیٰ آپ کی وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے شرف سے مشرف فرمایا آپ کو الواح تورات ملیں جن میں ہر چیز کا بیان تھا اور سرگوشی کے لیے آپ کو تقرب عطا ہوا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالمین نے الواح تورات لکھیں موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا چالیس سال تب آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے دریافت کیا کہ آپ کو تورات میں یہ آیت ملی وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ جناب موسیٰ نے فرمایا

[illegible]

۷۵ / ۴ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۶ / ۵ — وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔

۷۷ / ۶ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ أَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۸ / ۷ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سچوں کے سچے ہیں نے یہ حدیث بیان کی کہ تمہاری پیدائش کا انداز یہ ہے کہ چالیس دن نطفہ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے پھر جما ہوا خون رہتا ہے پھر گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے پھر بھیجتا اللہ تعالیٰ اس کی طرف چار باتوں کے لیے فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ نومولود کا عمل اس کی موت رزق اور بدبختی و نیک بختی کی بابت لکھتا ہے پھر اس مضغہ گوشت میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس ذات وحدہٗ لاشریک کی قسم تم میں کا کوئی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس پر وہ مکتوب غالب آ جاتا ہے تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اسی طرح ایک بچہ بڑا ہو کر دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے حتی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر اس نوشتہ کا غلبہ ہوتا ہے اور اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشک بندہ دوزخیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے اور جنتیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ درحقیقت دوزخیوں میں سے ہوتا ہے درحقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ میں بلایا گیا میں نے اس وقت عرض کیا کہ خوش قسمتی ہے بچہ جنت کی چڑیوں میں سے ہے نہ برائی تک رسائی حاصل کی اور نہ برائی پر عمل کیا سرکار نے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ بات ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا بیشک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو بنایا اور جنت کو ان کے لیے بنایا اسی طرح دوزخ کے لیے کچھ لوگ ہیں اور دوزخ ان کے لیے بنائی گئی حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں سرکار نے فرمایا عمل کرو کیونکہ جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے اور اگر وہ سعادتمندوں میں سے ہے تو نیک اعمال اس کے لیے آسان ہیں اور اگر وہ شقیوں میں سے ہے تو برائی اس پر آسان

ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اَلْآيَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۹ / ۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔

۸۰ / ۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ أَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱ / ۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَأَنَّهُ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۲ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ

ہو گی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) لیکن جس شخص نے دیا اور تقویٰ پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی (آخر آیت تک) (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جو اس کو لامحالہ پہنچے گا کیونکہ آنکھ کا زنا برائی سے دیکھنا اور زبان کا زنا بری بات کرنا ہے نفس شہوت رانی اور خواہش پیدا کرتا ہے لیکن شرمگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ مقدر ہے جو اس کو یقیناً ملے گا کیونکہ آنکھوں کا زنا دیکھنا اور کانوں کا زنا سننا اور زبان کا زنا بری بات کہنا ہے ہاتھ کا زنا برائی سے پکڑنا پیروں کا زنا برائی کے لیے چلنا دل میں شہوت اور آرزو ہوتی ہے لیکن شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائیں کہ بندے جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوشاں رہتے ہیں کیا وہ چیز ان کے لیے مقدر کر دی گئی ہے ازل سے لکھی جا چکی ہے وہ ان پر گذر چکی ہے یا مستقبل میں پیش آنے والی چیز ان کے نبی لے کر آئے اور ان پر بندوں پر حجت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الٰہی سے ہوتی ہے آیتیں۔ جیسے قسم ہے جان اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور دل میں برائی اور بھلائی کو ڈالا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جوان العمر ہوں اور اپنے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ نکاح کر لوں کیا میں خصی ہو سکتا ہوں ابوہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے یہی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکوت ہی فرمایا لیکن جب میں نے چوتھی مرتبہ وہی بات کہی تو آپ نے فرمایا تم پر گزرنے والی ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اب تم خصی ہونے کا ارادہ کرو یا چھوڑ دو تقدیر پر شاکر ہو جاؤ ہر کارہی جو مقدر ہو چکا ہے (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت

مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳/۱۲ ــ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۴/۱۳ ــ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵/۱۴ ــ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

۸۶/۱۵ ــ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے دلوں کو پھیرنے والے خالق و مالک ہمارے دلوں کو اپنی بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نومولود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیت یا نصرانیت و مجوسیت کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس طرح چارپایہ پورا بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس کرتے ہو اس کے بعد سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر کہ اس نے پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدیل نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے وہ ترازو کو پست اور بلند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے حجابات نور جلال کے ہیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو جلا ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کا خرچ اور سخاوت کو خالی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا خرچ کیا ہے اور اس کے دست قدرت سے کچھ بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان (ترازو) ہے جس کو وہ جھکاتا ہے اور بلند فرماتا ہے (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت لبریز ہے ابن نمیر کہتے ہیں کہ اس کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کی کوئی [illegible] خرچ اس میں کچھ بھی کم نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۸۷/۱۶ ــ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا)

۸۸/۱۷ — وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْآيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۸۹/۱۸ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے اس کو حکم ہوا کہ لکھ قلم نے پوچھا کیا لکھوں حکم ہوا کہ تقدیر کو لکھو لہٰذا اس نے ماضی میں جو ہوا اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے سب کچھ لکھ دیا (ترمذی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا ترجمہ جب پکڑا تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی ذریت کو آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی اور ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا تو ان سے اولاد برآمد ہوئی تو ان کے بارے میں فرمایا ان کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے دوسری مرتبہ جب دست قدرت پھیرا تو اس سے پھر اولاد نکلی تو اس کے بارے میں ربنا نے فرمایا یہ لوگ میں نے دوزخ کے لیے بنائے ہیں یہ جہنمیوں جیسے کام کریں گے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے تو سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو جنتی بناتا ہے تو اس سے جنتیوں جیسے کام کراتا ہے لہٰذا اس کا جنتیوں جیسے کام کرتے ہوئے خاتمہ ہوگا جس کے سبب اس کا داخلہ جنت میں ہوگا اور جب کسی بندہ کو دوزخ کے لیے پیدا کیا تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرے گا اور اسی کام پر اس کا خاتمہ جس کے سبب وہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ [illegible] کتابیں [illegible] نے حاضرین سے دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ناواقف ہیں لہٰذا آپ ہمیں بتا دیں فرمایا کہ یہ کتاب ہے اللہ رب العالمین کی طرف سے میرے داہنے ہاتھ والی کتاب میں اہل جنت کے نام مع ولدیت و قبائل کی تفصیل کے ساتھ درج ہیں پھر آخر میں ان کی اجمالی تعداد درج کی گئی ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں پھر بائیں ہاتھ کی جانب اشارہ کرکے فرمایا اس میں دوزخیوں کے نام ان کے آباء و اجداد اور قبائل کے نام درج ہیں پھر ان کا اجمال بھی آخر میں موجود ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب عمل کی کیا ضرورت جب سب کچھ لکھا جا چکا اور امر مقدر ہو گیا ہے سرکار نے فرمایا

وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰/۱۹ — وَعَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۱/۲۰ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۹۲/۲۱ — وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۹۳/۲۲ — وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۴/۲۳ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تم اپنے اعمال کو درست کر کے تقرب الٰہی حاصل کرو جنتی کا خاتمہ نیک عمل پر ہی ہوتا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرتا رہا ہو اور دوزخی کا خاتمہ بھی بد اعمالی پر ہی ہو گا اگرچہ وہ اس درمیانی عرصہ میں کتنے ہی نیک کام کرتا رہا ہو اس کے بعد سرکار نے ان کتابوں کو پس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احکام ختم فرما دیئے اب جنتی جنت اور دوزخی دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

ابو خزامہ تابعی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ افسوں (تعویذ) جو ہم کراتے ہیں یا دوائی علاج کرتے ہیں یا بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل سکتی ہیں؟ فرمایا کہ یہ چیزیں بھی تقدیر کا حصہ ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر بحث کر رہے تھے اس پر آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے غصہ کا عالم یہ تھا کہ چہرہ مبارک انار کے دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں سرخ انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے تھے آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو کا حکم دیا گیا تھا کیا میری بعثت کا مقصد ایسے مسائل پر گفتگو ہے تم سے پہلے لوگوں نے جب اس موضوع پر جھگڑا کیا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے میں قسم کھاتا ہوں یا قسم دلاتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپس میں تکرار نہ کرنا (ترمذی) اور اسی روایت کو*

*اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا فرمایا جو تمام خطہ ہائے زمین سے حاصل کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاکی ہیں اور ان میں سرخ سفید اور کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم خو بھی ہیں اور تند خو بھی ناپاک بھی ہیں اور پاک بھی۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا اور ان پر نور کی تجلی فرمائی جس کو یہ نورانیت مل گئی اس کو ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو اس نورانیت سے حصہ نہ ملا وہ گمراہ رہا سرکار نے فرمایا اسی لیے میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی پر قلم خشک ہو چکا ہے (احمد و ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء۔

(رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

۹۵/۲۴ — وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا الریاح ظہرا لبطن۔

(رواہ احمد)

۹۶/۲۵ — وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر۔

(رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

۹۷/۲۶ — وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب۔

۹۸/۲۷ — وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی المکذبین بالقدر۔

(رواہ ابوداود وروی الترمذی نحوہ)

۹۹/۲۸ — وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم۔

(رواہ احمد وابوداود)

۱۰۰/۲۹ — وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم۔

(رواہ ابوداود)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم فرما دے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ ہم آپ پر اور جو آپ لائے اس پر ایمان لائے ہیں کیا اب بھی آپ ہمارے متعلق خوف کرتے ہیں سرکار نے فرمایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی سی ہے جو کسی جنگل میں پڑا ہوا ہے اور ہوائیں اس کو الٹتی رہتی ہیں اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہیں۔

(روایت احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان چار باتوں پر ایمان نہ رکھے (۱) اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے (۲) اور میری رسالت کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (۳) موت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان رکھے (۴) اور تقدیر الٰہی پر ایمان رکھے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ گروہ مرجئہ اور قدریہ ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لوگوں کو زمین میں دھنسا اور ان کی صورتوں کا مسخ ہونا ہوگا اور یہ ان لوگوں کو پیش آئے گا جو تقدیر کے منکر ہیں (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرقہ قدریہ کے لوگ اس امت کے مجوسیوں کی مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو (مسند احمد۔ ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے ساتھ نہ تو اٹھو بیٹھو اور نہ انہیں اپنا حاکم بناؤ۔

(ابوداؤد)

۱۰۱/۳۰ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ کی بھی ان پر لعنت ہے کیونکہ ہر نبی کی دعا مقبول ہے اور وہ چھ شخص یہ ہیں (۱) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ اس کی عزت ہو جو بارگاہ الٰہی کا راندہ ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اس کو ذلیل کرے (۴) ان چیزوں کو حلال جاننے والا جنہیں اللہ نے حرام فرمایا (۵) جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کو میری اولاد اور اہل قرابت سے حلال قرار دینے کی توقع رکھنے والا (۶) میری سنت کو ترک کرنے والا (اس روایت کو بیہقی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے)

۱۰۲/۳۱ — وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی کی موت کسی دوسری جگہ پر مقدر فرماتا ہے تو اس سرزمین کی طرف اس کی کوئی غرض وابستہ کر دیتا ہے (احمد و ترمذی)

۱۰۳/۳۲ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے آباء و والدین کے تابع ہوں گے میں نے عرض کیا بغیر عمل کے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ عمل کرتے اور جب میں نے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا کے تابع ہیں میں نے عرض کیا بغیر عمل کیے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ جانتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۴/۳۳ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک زندہ در گور کرنے والی اور زندہ در گور کیا جانے والا (بچہ) دونوں جہنمی ہیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵/۳۴ — وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پانچ کاموں سے فارغ ہو چکا ہے ان کی موت سے ان کے عمل سے ان کے سونے کی جگہ سے، ان کے چلنے پھرنے کے نشانات سے اور ان کے رزق سے (احمد)

۱۰۶/۳۵ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے تقدیر کے بارے میں کچھ کہا اس سے قیامت میں باز پرس ہوگی اور جس نے کچھ نہ کہا اس سے سوال نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷/۳۶ — وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ

ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٠٨/٣٧ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔)

١٠٩/٣٨ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَلَدِيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١١٠/٣٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں تقدیر کے بارے میں کچھ سوالات ہیں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان شبہات کو دور کر دے تب جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اگر آسمان کے بسنے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرے تو یہ عمل ظلم نہ ہو گا اور اگر ان بندوں پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور برتر ہو گی اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو یہ عمل اس وقت تک قابل قبول نہ ہو گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی ہے وہ خطا کرنے والی نہ تھی اور جس چیز نے تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملنے والی نہ تھی اگر مرتے وقت تمہارا یہ عقیدہ نہ ہو گا تو تم جہنم میں داخل ہو گے یہ سن کر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب جو جناب ابی نے دیا تھا اس کے بعد میں جناب حذیفہ بن یمان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی دہرایا

یہی حدیث انہوں نے بیان کی پھر میں جناب زید بن ثابت کے پاس گیا تو انہوں نے بھی انہیں الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی (رواہ احمد ابوداؤد وابن ماجہ)
[illegible]

حضرت نافع تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے جناب ابن عمر نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا جواب نہ کہنا بیشک میں نے سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے کہ میری امت میں یا اس امت میں (شک راوی) زمین میں دھنسا دینا صورتوں کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے عذاب منکرین تقدیر پر ہوں گے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث ... (حسن صحیح غریب)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو دور جاہلیت میں فوت ہوئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں حضرت علی فرماتے ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم ان کی جگہ دیکھ لو تو تم بھی انہیں برا سمجھنے لگو گی تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار سے تھی تو آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا مومن اور ان کی اولاد جنتی ہیں مشرکین اور ان کی اولاد جہنمی پھر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا آخر آیت تک۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی

كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوُدُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهُ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِيْنَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَأَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطَأَ آدَمُ وَخَطَأَتْ ذُرِّيَّتُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱/۴۰ — وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِيْنَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَأَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِيْنِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرٰى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۲/۴۱ — وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوْا لَهُ مَا يُبْكِيْكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتّٰى تَلْقَانِي قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهِ قَبْضَةً وَأُخْرٰى بِالْيَدِ الْأُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهِ لِهٰذِهِ وَهٰذِهِ لِهٰذِهِ وَلَا أُبَالِي وَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۳/۴۲ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت پر اپنا دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور ودیعت فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے پیش کیا جناب آدم نے رب کریم سے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں؟ خالق و مالک نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں ایک شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں؟ جواب ملا یہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوندا ان کی عمر کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوندا انہیں میری عمر سے چالیس اور دیدیجئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے چالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے فرمایا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ تو جناب عزرائیل نے فرمایا کیا آپ نے اپنی عمر میں چالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیئے تھے تو جناب آدم نے انکار کر دیا اسی لیے ان کی ذریت میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم بھول گئے کھا لیا اسی طرح ان کی اولاد بھول جاتی ہے جناب آدم سے لغزش ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کے داہنے کاندھے پر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت چیونٹیوں کی طرح نکلی جو صاف شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کاندھے پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور کوئلے کی طرح تھی، اس موقع پر رب تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ دائیں ہاتھ والی ذریت جنتی ہے اور میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جہنمی ہے (احمد)

حضرت ابو نضرہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام ابو عبد اللہ تھا بیمار ہوئے تو ان کے دوست عیادت کیلئے آئے تو انہیں روتا ہوا پایا جب انہوں نے سوال کیا جناب رونے کا کیا سبب ہے؟ کیا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مونچھ کے بال کم کرتے رہو اور اسی عمل پر مداومت کرو یہاں تک کہ آخرت میں مجھ سے ملاقات کرو ابو عبد اللہ نے فرمایا کیوں نہیں ابو عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے داہنے دست قدرت کی مٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور دوسری جماعت بائیں دست قدرت کی مٹھی میں لی اور دائیں مٹھی سے ایک جانب جنت کی طرف اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب دوزخ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ جنتی اور وہ دوزخی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے رونے کا سبب ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کس مٹھی والوں میں سے ہوں (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَّكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۶/۴۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۱۷/۱ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنیوالے واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو سچ مان لو لیکن اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہوگئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو زہر آلود بکری کا گوشت کھا لینے کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت مقدر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے مٹی خمیر ہو رہی تھی

(احمد)

عذاب قبر کا ثبوت

پہلی فصل

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کیونکہ فرمان الٰہی یہ ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت کریمہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب مردے سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس مردہ کو بٹھا کر اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا تھا اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تب اس سے فرشتے

قال اخذ الله الميثاق من ظهر ادم بنعمان يعني عرفة فاخرج من صلبه كل ذرية ذراها فنثرهم بين يديه كالذر ثم كلمهم قبلا قال الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غفلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون۔

(رواه احمد)

۱۱۴/۴۳ وعن ابي ابن كعب في قول الله عز وجل واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ عليهم العهد والميثاق واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى قال فاني اشهد عليكم السموات السبع والارضين السبع واشهد عليكم اباكم ادم ان تقولوا يوم القيمة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غيري ولا رب غيري ولا تشركوا بي شيئا اني سارسل اليكم رسلي يذكرونكم عهدي وميثاقي وانزل عليكم كتبي قالوا شهدنا بانك ربنا والهنا لا رب لنا غيرك ولا اله لنا غيرك فاقروا بذلك ورفع عليهم ادم عليه السلام ينظر اليهم فراى الغني والفقير وحسن الصورة ودون ذلك فقال رب لولا سويت بين عبادك قال اني احببت ان اشكر وراى الانبياء فيهم مثل السرج عليهم النور خصوا بميثاق اخر في الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالى واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم الى قوله عيسى ابن مريم كان في تلك الارواح فارسله الى مريم عليها السلام فحدث عن ابي انه دخل من فيها۔

(رواه احمد)

۱۱۵/۴۴ وعن ابي الدرداء قال بينما نحن عند رسول

جناب آدم کی پشت کی ذریت سے عہد و میثاق وادی نعمان یعنی میدان عرفات میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو برآمد کرکے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں ارشاد فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے آباؤ اجداد نے کیا تھا اور ہم انکی اولاد تھے کیا اے رب تعالی تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالی کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں رب کریم فرماتا ہے (ترجمہ آیت) جب اللہ تعالی نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا راوی فرماتے ہیں ان سبکو جمع فرمایا اور انکو مختلف اقسام میں تقسیم کیا انکو صورت عطا کی نطق کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انکی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سبنے کہا کیوں نہیں تب رب تعالی نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے والد جناب آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے اور نہیں جانتے تھے جان لو کہ میرے سوا نہ کوئی معبود ہے اور نہ کوئی رب لہذا میرے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہراؤ میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا جو میرا عہد و میثاق تمہیں یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر ہدایت کیلئے کتاب نازل کروں گا۔ تب ان سبنے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو ہمارا رب اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا نہ کوئی ہمارا رب ہے اور نہ کوئی تیرے سوا معبود ہے اسکے بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان میں غنی بھی تھے اور فقیر بھی خوبصورت بھی تھے اور بدصورت بھی تب آدم علیہ السلام نے رب تعالی سے پوچھا خداوندا تو نے سبکو ایک جیسا کیوں نہ بنایا تب تعالی نے فرمایا میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے جناب آدم نے ان میں انبیاء کو دیکھا کہ وہ اندھیرے میں چراغوں کی مانند ہیں ان پر خاص قسم کا نور چھایا ہوا ہے جسطرح عوام سے عہد لیا گیا اسطرح انبیاء سے بھی عہد لیا گیا جسکی جانب اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا ہم نے انبیاء سے عہد (آیت کے دوسرے حصہ) عیسی ابن مریم تک جو کہ ان ارواح میں موجود تھے اور انہیں حضرت مریم کیطرف بھیجا گیا حضرت ابی بن کعب راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ روح حضرت مریم کے منہ کے راستہ جسم میں داخل ہوئی (احمد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم حضور

بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِىِّ)

۱۱۹ / ۳ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِىِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰ / ۴ — وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱ / ۵ — وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَائِطٍ لِّبَنِى النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِى الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِىْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِىْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا نہ تو تو نے جانا اور نہ پڑھا اسوقت اسکو لوہے کے گرزے سے ضرب لگائی جاتی ہے جس سے اسکی چیخ نکلتی ہے لیکن یہ آواز جن و انسان کو سنائی نہیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ اللفظ بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح وشام اسکو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اسی کیطرف اٹھایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور اسنے مجھ سے عذاب قبر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی نماز ایسی نہ دیکھی جس کے بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ بنی نجار کے باغ کے قریب تھے سرکار اس وقت خچر پر سوار تھے جو انتہائی شوخی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار خچر سے گر جائیں وہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے انہوں نے کہا یہ حالت شرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت قبر میں آزمائی جائے گی اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس کو میں سنتا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوندا ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتے ہیں سرکار نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا اے اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا ظاہر و باطن فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ مانگی سرکار نے پھر ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ طلب کرو جیسے اللہ سے ظاہر و باطن کے فتنوں سے پھر پناہ مانگی تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ہم نے کہا

[illegible]

دوسری فصل

۱۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رو نیلی آنکھوں والے قبر میں آتے ہیں انہیں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے اور وہ مردے سے حضور کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں انکو کیا کہا کرتا تھا اگر وہ ایماندار ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (سرکار) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور کلمہ شہادت پڑھتا ہے تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دیگا پھر اس مردے کیلئے ستر ستر گز قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سو جا تو وہ کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سو جا جس کو گھر کا سب سے محبوب فرد ہی جگاتا ہے۔ پھر وہ سوتا ہے تو اس کو اس کے ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو وہ فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے آپکے (سرکار) بارے میں سنا وہی میں بھی کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا جواب یہی ہوگا اسکے بعد زمین سے کہا جاتا ہے تو قریب ہو جا تو زمین اسقدر گھٹتی ہے اور قبر اسقدر تنگ ہوتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں چلی جاتی

[illegible]

۱۲۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِیَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰيَةَ قَالَ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور مردے کو بٹھاتے ہیں تو اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شخصیت کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھی وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں فرشتے کہتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم پر ثابت رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک منادی

من السماء ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا ثم يعاد فيه الروح۔

(رواه احمد وابوداود)

١٢٤/٨ وعن عثمان انه كان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجى منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا قط الا والقبر افظع منه۔

رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب۔

١٢٥/٩ وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسأل۔

(رواه ابوداود)

١٢٦/١٠ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله

آسمان سے ندا کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور جنتی لباس پہنا دو جنت کی طرف کے دروازے کھول دو جب دروازہ کو کھولا جاتا ہے تو اسکے پاس جنتی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حد نگاہ اسکی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسکی روح جسم میں واپس کی جاتی ہے اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسکو بٹھا کر دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا تیسرا سوال یہ ہوتا ہے وہ شخصیت کیسی ہے جسکو تمہاری جانب مبعوث کیا گیا تو حسب معمول وہی جواب دیتا ہے افسوس میں نہیں جانتا اسوقت آسمان سے ایک منادی کہتا ہے یہ جھوٹا ہے اسکو آگ کا لباس پہنا دو آگ کا بستر دو اور دوزخ کی جانب کے دروازے کھول دو جس سے لو اور گرمی آتی ہے سرکار نے فرمایا اس پر قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں آپس میں مختلط ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جسکے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس مردہ کو مارتا ہے تو اسکی آواز کو جن وانس کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے (اور یہ عمل جاری رہتا ہے) (احمد ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی جب ان سے دریافت کیا گیا کہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن قبرستان میں آپ پر گریہ طاری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے آسانی سے گذر گئے تو بعد کی منازل بھی آسانی سے گذر جائیں گی لیکن اگر پہلی ہی منزل بھاری پڑی تو بعد کی منزلیں بھی مشکل ہو جائیں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ سخت منظر اور کہیں نہیں دیکھا (ابن ماجہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ دفن میت سے فارغ ہوتے تو قبر کے کنارے ٹھہر جاتے اور حاضرین سے فرماتے اب اس کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کا سوال کرو کیونکہ اب یہ سوال و جواب کی منزل میں ہے (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا۔ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے مسلط کئے جاتے ہیں جو اس کو قیامت تک ڈستے رہیں گے اور اگر ان میں ایک سانپ بھی زمین پر پھنکار مارے تو زمین کی سرسبزی ختم ہو جائے اور اگنے والا سبزہ نہ اگے (دارمی، ترمذی) اور ترمذی نے ننانوے کی جگہ ستر کہا ہے۔

تیسری فصل

۱۲۷ ۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے جب سرکار نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو برابر کرکے مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح ادا فرمائے اور ہم بھی حضور کے ساتھ بہت دیر تک تسبیح و تہلیل کرتے رہے اسکے بعد سرکار نے تکبیر پڑھی تو ہم بھی سرکار کے ساتھ پڑھتے رہے بعد میں ہم نے تسبیح تہلیل و تکبیر پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرمادی (احمد)

۱۲۸ ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جس کے لئے عرش الٰہی ہل گیا آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پہلے ان کی قبر بھینچی گئی جس طرح بھینچی جاتی ہے پھر اس میں وسعت فرمادی گئی۔

(نسائی)

۱۲۹ ۱۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي أَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فتنہ قبر کے بارے میں جس میں کہ انسان مبتلا ہوتا ہے ذکر کیا اس خطبہ کے دوران حاضرین دھاڑیں مار کر رونے لگے (بخاری) امام نسائی نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حدیث کو نقل کیا لوگوں کی گریہ وزاری کی آوازیں میری سماعت اور سرکار کے کلام کے درمیان مزاحم ہو گئیں اور میں سرکار کا کلام نہ سن سکی جب الکا رونا کم ہوا تو میں نے اپنے قریبی شخص سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے کہ سرکار نے اختتامی کلمات کیا فرمائے تھے تو ان صاحب نے بتایا سرکار نے فرمایا تھا میرے پاس

[illegible]

۱۳۰ ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اسکی قبر کے ماحول

فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کو ایسا کر دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے غروب آفتاب قریب ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔

۱۳۱ / ۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَّشْعُوْبًا فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو مردہ اپنی قبر میں بیٹھتا ہے اس وقت اس پر نہ تو خوف مسلط ہوتا ہے نہ گھبراہٹ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ جواب دیتا ہے میں تو اسلام پر تھا پھر سرکار کی جانب اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہیں تو وہ جواب دیتا ہے یہ ذات تو سرکار محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو ہمارے پاس دلائل اور ہدایتیں لے کر آئے اور ہم نے آپکی تصدیق کی پھر مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی شخص کے لائق یہ بات نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھے پھر اسکی طرف دوزخ کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا بعض بعض کو توڑ رہا ہے اسوقت اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے اللہ تعالی نے تجھے اس سے بچا لیا پھر اسکے لیے جنت کی جانب کھڑکی کھول دی جاتی ہے تو مردہ اس کی بہاروں اور تر و تازگی کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اس یقین و ایمان کی بنا پر یہ تیرا ٹھکانا ہے جس پر تیری زندگی گذری اور تجھے موت آئی اور اسی یقین پر انشاء اللہ روز قیامت اٹھایا جائیگا۔ لیکن برے آدمی کو قبر میں جب اٹھایا جاتا ہے تو قبر میں ڈرا اور گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے جب اس سے سوال ہوتا ہے کہ تو کس دین پر تھا تو وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں اور جب اس سے سرکار کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ جو کچھ ان کے بارے میں لوگوں سے سنتا تھا وہی میں بھی کہتا تھا۔ پھر اسکے لئے جنت کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں اور وہ جنت کی بہاروں کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کن نعمتوں سے پھیر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو ختم کر رہا ہے

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر عمل اور یقین

پہلی فصل

۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد

فَهُوَ رَدٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٣٣ [٢] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٣٤ [٣] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٣٥ [٤] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٣٦ [٥] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی جو اس میں پہلے سے نہ تھی۔ وہ عمل یا اسکا کرنیوالا مردود ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد بہترین بات قرآن کریم ہے اور ہدایتوں میں بہترین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں ایجاد کی گئی اور دین میں ہر نئی بات گمراہی ہے۔

(مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ سرزمین حرم پر بے راہ روی کرنے والا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی رسوم کو اپنانے والا اور خون مسلم کا ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کو بہالے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کو۔ کیا مطلب ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ داخل جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے تو کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے تو یہ آپس میں کہنے لگے تمہارے لئے اس معزز شخصیت کی ذات ایک مثال ہے اس کو بیان کرو ان میں سے بعض نے کہا آپ آرام فرما رہے ہیں تو بعض نے کہا بظاہر تو سو رہے ہیں لیکن آپ کا دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے کہا کہ آپ کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے مکان بنایا اور اس میں کھانا تیار کر کے کسی کو بھیج کر لوگوں کو کھانے کیلئے بلالیا ہے پس جو بلانے والے کی بات مان کر آیا اور اس نے کھانا کھالیا اور جس شخص نے بلانے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس نے آکر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپس میں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا کہ آنکھیں معروف خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حق و باطل میں وجہ امتیاز ہے۔ (بخاری)

۱۳۷/۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا بِهَا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُوْمُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰/۹ وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکار کی عبادت کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اسکو کم سمجھا کہنے لگے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایک نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزاروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکار تشریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار! خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں

(یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی (یعنی ترک کر دیا) کچھ لوگوں نے اس سہولت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ لوگ کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرتا بھی ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ملاحظہ کیا کہ لوگ کھجوروں کے درختوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے آکر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں تم کو دین کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو میں بھی انسان ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص آکر اپنی قوم سے کہے کہ

بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَآبُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہٰذا جلدی کرو جلدی کرو اس طرح اس کی قوم میں سے ایک جماعت نے اس کی بات کو مانا اور وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے بقیہ لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں لے کر آیا ہوں اس کی تکذیب کی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جسنے آگ جلائی اور جب اسکے گرد اگرد روشنی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پروانے آ آ کر گرنے لگے تو اس نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آ گئے اور آگ میں گرنے لگے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے کمر پکڑ کر روک لیتا ہوں جبکہ تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے! میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرے جاتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کی مثال جس کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس اگائی اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا بنجر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اس نے اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نیچا کیے رہا اور اسنے نہ تو اللہ کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)

۱۴۳/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَأَ إِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۵/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۶/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں محکم آیات ہیں " اولوا الالباب" تک تلاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم کبھی اور امام مسلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ جو لوگ متشابہ آیات کی طرف توجہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے (کہ انکے دلوں میں کجی ہے) لہٰذا ان سے بچو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوپہر کو پہنچا تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اس وقت سرکار حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک سے غصے کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو اس بات کے بارے میں چوں وچرا کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چوں وچرا کی وجہ سے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے جھوٹے دجال ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے لہٰذا تم ان سے بچنا اور خود کو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو وہ تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھ کر اسکی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں بتاتے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب صرف آمنا کہو اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا آخر تک آیت کے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو نقل کر دے (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان کی امت میں ان کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر انکے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنکا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہٰذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مومن اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس عمل کرنیوالے کو ملا ہے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور اگر کسی شخص نے کسی کو برائی کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ مجرا نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتدا غریبوں سے ہوئی اور ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے لہٰذا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابوہریرہ کی حدیث ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ کو کتاب المناسک میں اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ وَلَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ باب ثواب ہٰذہ الامۃ کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۱۵۳/۲۲ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِيْ قَالَ فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۱۵۵/۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک فرشتہ آیا اس گفتگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوں کان سنیں اور دل جاگے حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں مصروف خواب ہیں کان سن رہے ہیں اور میں حضور قلب سے سمجھ رہا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر مجھ سے کہا گیا ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا۔ اس دعوت کو جسنے قبول کر لیا اور آکر دعوت کھائی تو سردار اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جسنے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو سردار کے گھر گیا اور نہ اسکی دعوت میں شرکت کی تو سردار اس سے ناراض ہو گیا سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ بمنزلہ سردار اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلانے والے گھر اسلام ہے اور کھانا جنت ہے (دارمی)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں تم میں کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا ہے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو وہی کیا ہے یا کریں گے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے (احمد ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ بیہقی نے یہ روایت دلائل النبوۃ میں نقل کی ہے)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو کہ مجھے قرآن اور اسکی مثل ایک چیز عطا کی گئی ہے درحقیقت ایک پیٹ بھرا شخص تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال جانو اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھو حالانکہ درحقیقت رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمائی ہیں خبردار ہو جاؤ تمہارے لئے گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں اسی طرح پھاڑ کھانیوالا جانور (شیر، چیتا، کتا وغیرہ) بھی۔ اور معاہد کا لقطہ (یعنی گرا ہوا سامان) مگر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پرواہ ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قوم میں مہمان ہو تو میزبانوں کو چاہیے کہ اسکی مہمان داری کریں لیکن اگر وہ میزبان بننے کے لیے تیار نہ ہوں تو اس مہمان کو چاہیے کہ ان سے زبردستی مہمانی لے

(ترمذی، احمد، ابو داؤد) دارمی لیکن ابن ماجہ نے صرف الفاظ اللہ نے حرام فرمایا تک نقل کیا ہے۔

۱۵۶ (۲۵) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ أَلَا وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ إِسْنَادِهٖ أَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ۔

۱۵۷ (۲۶) وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَأَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ۔

۱۵۸ (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ وَقَرَأَ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۱۵۹ (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسہری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرتا ہے کہ نہیں حرام کی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو جاؤ بلاشک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ (حرمت میں) بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر نہ جاؤ نہ انکی عورتوں کو زدوکوب کرو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جب تک کہ وہ تمہیں دیں جو ان کے ذمہ واجب ہو (اس کو روایت کیا ابوداؤد نے مگر اس کے راویوں میں اشعث بن قیس مصیصی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر بصیرت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور قلوب خشیت سے بھر گئے۔ اسی دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی رخصت ہونے والے کی طرح وصیت ہے پھر ہمیں وصیت فرما دیجئے سن کر سرکار نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حکم کرنے والا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور انکے طریقہ کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم دین میں ایجاد کردہ نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (روایت احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے البتہ نماز کا ذکر نہیں کیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے راستے کے ہے اس کے بعد داہنے اور بائیں جانب خطوط کھینچ کر فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو

تبعا لما جئت به. رواه في شرح السنة وقال النووي
في أربعينه هذا حديث صحيح رويناه في كتاب
الحجة بإسناد صحيح۔

۱۶۰/۲۹ وعن بلال بن الحارث المزني قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحيى سنة من
سنتي قد أميتت بعدي فإن له من الأجر مثل أجور
من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيئا و
من ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان
عليه من الإثم مثل آثام من عمل بها لا ينقص
ذلك من أوزارهم شيئا رواه الترمذي ورواه ابن
ماجة عن كثير بن عمرو عن أبيه عن جده۔

۱۶۱/۳۰ وعن عمرو بن عوف قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن الدين ليأرز إلى الحجاز كما
تأرز الحية إلى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز
معقل الأروية من رأس الجبل إن الدين بدأ غريبا و
سيعود كما بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما
أفسد الناس من بعدي من سنتي (رواه الترمذي)

۱۶۲/۳۱ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على أمتي كما أتى
على بني إسرائيل حذو النعل بالنعل حتى إن كان
منهم من أتى أمه علانية لكان في أمتي من يصنع
ذلك وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين و
سبعين ملة وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين
ملة كلهم في النار إلا ملة واحدة قالوا من هي يا
رسول الله قال ما أنا عليه وأصحابي رواه الترمذي
وفي رواية أحمد وأبي داود عن معاوية ثنتان و
سبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة
وإنه سيخرج في أمتي أقوام تتجارى بهم تلك
الأهواء كما يتجارى الكلب بصاحبه لا يبقى منه

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں لے کر
آیا ہوں (شرح السنہ اور نووی نے اپنی اربعین میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح
ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ کیا ہے)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر
میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہو۔ اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس سنت پر
عمل کرنیوالوں کو ملے گا اور ان عمل کرنیوالے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور
جسنے گمراہی کی ایسی نئی بات نکالی جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو ناپسند ہو کا سبب
بنے تو اسکے نامہ اعمال میں اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس پر عمل کرنیوالوں کے
نامۂ اعمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے
کثیر بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا)

حضرت عمرو بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دین حجاز کی جانب اسی طرح سمٹے گا جسطرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف
سمٹتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ حاصل کرے گا جس طرح پہاڑی بکری
پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتی ہے۔ بیشک دین غریبوں سے پھیلا اور اسی طرح
ہو جائے گا جس طرح ابتداء میں پھیلا تھا اور خوشخبری کا غرباء کے لئے ہے اور یہ
وہ لوگ ہیں جو میری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ بنی اسرائیل
پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی
بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر آیا تو ایسا ہی میری امت میں
ہوگا بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تھی اور میری امت تہتر فرقوں
میں تقسیم ہوگی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت
کیا گیا وہ فرقہ کونسا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں
(ترمذی لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت
میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں
ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی جس طرح
کتے میں مالک کی محبت سرایت کرتی ہے اور اس سے کوئی رگ اور جوڑ نہیں

عِزٍّ وَّلَا مُقْفِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ۔

۱۶۳/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۴/۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَّابْنِ عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ۔

۱۶۵/۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۶/۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۶۷/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودَ تُعْجِبُنَا أَفَتَرٰى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُونَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَّلَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَّ

بیچارہ مگر اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے اور جو جماعت سے جدا ہوگیا وہ تنہا ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو۔ اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائیگا

(ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عاصم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے ہو کہ تمہارے صبح و شام ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف کینہ نہ ہونا چاہیئے پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالہ سے نقل کیا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کرنے لگے کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالدیتی ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں سرکار نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح کہ یہود حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر موسیٰ علیہ السلام بر م حیات ظاہری میں دنیا میں موجود ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کے علاوہ اور کچھ مناسب نہ تھا (احمد اور بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اسکی زیادتیوں سے محفوظ

أَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ نَجَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَّحَرَامٍ وَّمُحْكَمٍ وَّمُتَشَابِهٍ وَّأَمْثَالٍ فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْأَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَلَفْظُهٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ۔

۱۷۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ

رہے تو وہ داخل جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول اللہ آجکل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دور میں ہو جس نے ان دس باتوں میں سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہو گیا لیکن وہ وقت بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑنے اور فساد پر آمادہ ہو گئے اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے وہ صرف جھگڑا کرنے کیلئے تھی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑالو ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی کرے گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو گئے اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور رہبانوں کی بقیہ ہے اور جو رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔ اس میں حلال، حرام، محکم متشابہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو۔ مذکورہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر عمل کرو حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شریعت میں امور کام تین قسم کے ہیں ایک

وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کر دو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

تیسری فصل

۱۷۴/۴۳ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکری کے بھیڑئیے کی طرح ہے جو گلے سے بچھڑ جانے والی۔ گلے سے دور ہونے والی ہو کیونکہ بھیڑیا گلے کے کنارہ والی بکری کو آسانی سے پکڑ لیتا ہے لہٰذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو (احمد)

۱۷۵/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

۱۷۶/۴۵ وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (موطا)

۱۷۷/۴۶ وَعَنْ غُضَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت غضیف ابن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی جاتی ہے لہٰذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

(احمد)

۱۷۸/۴۷ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نہیں شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک واپس نہیں کرتا (دارمی)

۱۷۹/۴۸ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا۔

۱۸۰/۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۸۱/۵۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَأَخْبَرَ أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَأَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَأَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَخْصَرَ مِنْهُ۔

۱۸۲/۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ

کی عزت کی بے شک اس نے اسلام (کی عمارت) کو گرانے میں مدد کی (بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان کے حوالے سے مرسلاً نقل کیا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس میں جو احکام ہیں ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائیگا ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جنے کتاب الٰہی کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلائے شقاوت ہوگا

(رزین)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی دیواریں ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہیں اس راستہ کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے سیدھے راستے چلتے رہو اور ٹیڑھے نہ چلو اس سے آگے ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو اس وقت ندا کرتا ہے تجھ پر خرابی ہو اس کو نہ کھول کیونکہ اسکے بعد تو اسمیں داخلے کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور لٹکتے پردوں سے مراد حدود الٰہی ہیں اور پہلا منادی قرآن کریم ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار ہوتے ہیں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت رزین۔ احمد بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپنائے جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو (مضبوط بنیاد) پر قائم

مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّأَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

کرنے کے لیے چنا ہے لہٰذا انکی فضیلت کو پہچانو انکے نقش قدم پر چلو اور ممکنہ حد تک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرو کیونکہ وہ سیدھے راستہ پر تھے (رزین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توراۃ کا نسخہ ہے سرکار خاموش رہے حضرت عمرؓ نے چہرہ مبارک کو پڑھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے اسوقت جناب ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا گم کریں تمہیں گم کرنے والیاں گم کردیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو! حضرت عمرؓ نے پھر ایک نظر چہرہ نبوی پر ڈالکر کہا میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل) ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔ اسوقت سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو تم راہ راست سے بھٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری ا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کہا ہوا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اسیطرح بعض کلام الٰہی بعض کو م

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح کلام الٰہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض مقرر کر دیئے ہیں لہٰذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزوں کو حرام فرمایا ہے انکے قریب نہ جاؤ اور بہت سی حدود متعین فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہٰذا ان پر بحث نہ کرو۔ (مذکورہ بالا تینوں احادیث دارقطنی سے مروی ہیں)

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کے فضائل

پہلی فصل

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی احادیث نقل کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے (بخاری)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ وَّالْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُّرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ (نقل کرنے والا) جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے (متفق علیہ)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی کچھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو دور جاہلیت میں بہتر افراد تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ ان میں دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) ہو۔ (مسلم)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اسکو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے فیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗٓ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو ان (والدین) کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)

۱۹۳ ۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴ ۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی سختیوں کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسانیاں میسر فرمائے گا۔ اور جسنے کسی بندے کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور کوئی قوم ایسی نہیں جو اللہ کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اسکے کلام کی تلاوت کرکے اس کو دوسروں کو سکھلاتے مگر اللہ تعالیٰ ان پر سکون و طمانیت نازل کرتا ہے اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس فرشتوں میں انکا تذکرہ فرماتا ہے اور جو عمل میں کمی کرتا ہے کہ عالی نسبتی اس نقصان کو پورا نہیں کرتی (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے جسکا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا وہ شہید راہ حق ہے اسکو سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں یاد کرائیگا جنکو وہ پہچان لیگا اسکے بعد رب تعالیٰ اس شہید سے دریافت کرے گا کہ تونے اس سلسلہ میں کیا عمل کیا تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہادت حاصل کی رب تعالیٰ فرمائیگا تونے غلط کہا تو نے جنگ اسلئے کی تھی کہ تو بہادر کہلائے اور تجھے یہی کہا گیا کہ اسکے بارے میں فیصلہ ہوگا اور اسکو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ ایک اور شخص جسنے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا قرآن پاک پڑھا اسکو بھی لایا جائیگا اسکو بھی نعمت الٰہی جتائی جائینگی جنکا وہ اعتراف کرے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیگا تو نے کیا عمل کیا وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا رب تعالیٰ فرمائیگا تو نے غلط کہا تو نے علم اسلئے سیکھا تھا کہ تجھے عالم اور قاری کہا جائے اور لوگوں نے تجھے یہی کہا پھر اس کے بعد اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسکو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ انکے علاوہ ایک وہ شخص ہے کہ اللہ نے اسکو دولت سے نوازا انواع و اقسام کے مال دئیے گئے اسکو لایا جائیگا اسکے سامنے بھی نعمتوں کا تذکرہ ہوگا اور وہ ان کا اعتراف کریگا اس سے رب کریم فرمائیگا تونے اس مال سے کیا کیا ہے وہ عرض کرے گا مولا میں نے کوئی راہ نہ چھوڑی اور جہاں جہاں تیری رضا کے حصول کیلئے مال خرچ کرسکتا تھا کیا رب تعالیٰ فرمائے گا تو غلط کہتا ہے تو نے میری رضا کیلئے نہیں بلکہ مال اسلئے خرچ کیا کہ تجھے سخی کہا جائے جو کہا گیا۔ پس اس کے بیے حکم فرمایا جائے گا۔ تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا (مسلم)

۱۹۵/۸ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۶/۹ — وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۷/۱۰ — وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۸/۱۱ — وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰی مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۹/۱۲ — وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰی بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لیگا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا لے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلاء کو بنالیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کرکے دین کی باتیں بتاتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کرکے تنگ کروں اور یہ مجھے پسند نہیں البتہ میں ناصحانہ انداز میں تمہاری خبر گیری رکھتا ہوں جس طرح ہمارے اکتا جانے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ لے اور جب کہیں کسی مجمع میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا میری سواری تھک گئی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سواری دلوائیے سرکار نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو ایسا شخص بتا سکتا ہوں جو سواری مہیا کر سکتا ہے۔ اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے بدن کمبل یا قبائیں لپیٹے تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک راوی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے

فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰/۱۳ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

فاقہ زدہ چہروں کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اسوقت آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کہیں جناب بلال نے تعمیل ارشاد میں اذان کہی اور اقامت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ تک تلاوت فرمائی اسکے بعد سورہ حشر کی آیت (ترجمہ) اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تمہارے نفس نے قیامت کے دن کیلئے کیا بھیجا ہے یعنی کونسا نیک کام کیا ہے چاہیئے کہ صدقہ کرے اپنے دراہم و دنانیر سے یا کپڑوں یا گیہوں اور کھجوروں میں سے کچھ چاہے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو راوی کہتے ہیں اس وقت انصار میں سے ایک صاحب ایک بھاری ہمیانی لیکر آئے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اور ہاتھ تھکے جا رہے تھے وہ ہمیانی حضور کی نذر کی اسکے بعد عطیات کے ڈھیر لگ گئے اور میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے میں نے دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا اسوقت سرکار نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ رائج کیا تو اس کے لئے بھی اور اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے بھی اجر ہے اسی طرح اگر کسی نے اسلام میں کوئی بُری رسم رائج کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کو بھی اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے اسکا حصہ حضرت آدم کے بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے سب سے پہلے قتل کی رسم جاری کی۔ (متفق علیہ) صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب معاویہ کی وہ حدیث جو لایزال من امتی سے شروع ہوتی ہے اسکو انشاء اللہ باب "ثواب ہذہ الامۃ" میں ذکر کریں گے۔

دوسری فصل

۲۰۱/۱۳ — عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ اَبِي الدَّرْدَآءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ اِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسوقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابوالدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کیلئے آیا ہوں جسکے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی غرض مجھے یہاں لائی ہے یہ سنکر جناب ابوالدرداء

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ ابْنَ كَثِيْرٍ۔

٢٠٢/١٥ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

٢٠٣/١٦ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٠٤/١٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَآلَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لیے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کرا دیتا ہے اور فرشتے طالبعلم کی رضامندی کے حصول کیلئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر۔ بلاشک علماء انبیاء کے وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی لیکن ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر اس کے بعد ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسنے والے یہاں تک کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں دریا میں رہنے والی مچھلیاں بھی اس شخص کے لئے دعا خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی اور دارمی نے اس مضمون کو جناب مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے جس میں مذکورہ حدیث سے تھوڑا سا فرق ہے اسمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں صرف سرکار کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اسکے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تحقیق ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء جناب مکحول فرماتے ہیں اسکے بعد حدیث کا بقیہ مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ لہٰذا جہاں بھی تم اس کو پاؤ تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (ابن ماجہ و

هذا حديث غريب وإبراهيم بن الفضل الراوي يضعف في الحديث۔

۲۰۵/۱۸ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد۔ (رواه الترمذي وابن ماجة)

۲۰۶/۱۹ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجة وروى البيهقي في شعب الإيمان إلى قوله مسلم وقال هذا حديث متنه مشهور وإسناده ضعيف وقد روي من أوجه كلها ضعيف۔

۲۰۷/۲۰ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في منافق حسن سمت ولا فقه في الدين۔ (رواه الترمذي)

۲۰۸/۲۱ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع (رواه الترمذي والدارمي)

۲۰۹/۲۲ وعن سخبرة الأزدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب العلم كان كفارة لما مضى رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث ضعيف الإسناد وأبو داود الراوي يضعف۔

۲۱۰/۲۳ وعن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يشبع المؤمن من خير يسمعه حتى يكون منتهاه الجنة۔ (رواه الترمذي)

۲۱۱/۲۴ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سئل عن علم علمه ثم كتمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار رواه أحمد وأبو داود والترمذي ورواه ابن ماجة عن أنس۔

۲۱۲/۲۵ وعن كعب ابن مالك قال قال رسول الله صلى

ترمذی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نااہل کو پڑھانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زر و جواہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان ان کی روایت میں حدیث لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترمذی و دارمی)

حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے (ترمذی۔ دارمی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باعتبار سند ضعیف ہے کیونکہ اسکا راوی ابوداؤد ضعیف ہے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم سیر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابوداؤد، ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

۲۱۳/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي رِيحَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۱۴/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ إِلٰى آخِرِهِ -

۲۱۵/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ -

۲۱۶/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ.

۲۱۷/۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ اسکی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے حصول کی بجائے دنیاوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے میرے کلام کو سنا اسکو نہ صرف اچھی طرح یاد رکھا بلکہ اسکو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور تین (کامل) مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت نہیں کرتا وہ خالصۃً رضائے رب کے حصول کیلئے عمل کرتے ہیں، مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی (مسلمانوں کی) جماعت میں شامل رہتے ہیں ایسے لوگوں کی دعا عقب سے بھی انکی معاونت پر ہوتی ہے روایت شافعی و بیہقی بحوالہ مدخل لیکن احمد ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور دارمی نے جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور م ابوداؤد نے اس حدیث میں خیانت کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے حدیث کو سنکر اسکو من و عن نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یادداشت رکھتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی بروایت حضرت ابوالدرداء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں احتیاط کرو اور وہی بیان کرو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجھ کر کسی حدیث کو مجھ سے غلط منسوب کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (ترمذی و ابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی علم کے الفاظ تک حضرت ابن مسعود و جابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے ایک اور روایت میں اسطرح ہے جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا:

مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢١٨ / ٣١ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

٢١٩ / ٣٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ.

٢٢٠ / ٣٣ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٢١ / ٣٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

٢٢٢ / ٣٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

٢٢٣ / ٣٦ وَعَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ مُخْتَالٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٍ.

٢٢٤ / ٣٧ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

لے۔ (ترمذی)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن کریم (کے مفاہیم) میں اپنی رائے کو دخل دیا اور مفاہیم تک رسائی حاصل بھی کرلی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے (احمد۔ ابو داؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک جماعت (مفاہیم) قرآن میں جھگڑا کرتی ہے تو آپنے فرمایا امم سابقہ اسی وجہ سے ہلاکت میں پڑیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم اسکے بعض کی بعض سے تکذیب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں کو بتاؤ اور جو معلوم نہ ہو تو اسکو جاننے والے سے معلوم کرو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا اس کی ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور اسکے ہر حد میں ظاہر ہونیکے مواقع ہیں (شرح السنہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت محکمہ (قرآن کریم) سنت قائمہ (جو ذمہ دار ذرائع سے منقول ہوں) فریضہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ اسکے علاوہ ہے وہ لایعنی ہے (احمد و ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نصیحت کرینگے مگر مالدار یا اہلکاران حکومت یا متکبر (شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے) (ابو داؤد۔ دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انکی روایت میں متکبر کی بجائے ریاکار کے الفاظ ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اسکے لئے مناسب نہ تھا تو اسنے خیانت کا ارتکاب کیا (ابو داؤد)

۲۲۵/۳۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۲۶/۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوْضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض (دینی یا علوم وراثت) اور علوم قرآن کو حاصل کرو کیونکہ میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

۲۲۷/۴۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھا لیا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا چیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

۲۲۸/۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي جَامِعِهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ اسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (الفاظ حدیث میں راوی کو شک ہے) قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن مدینہ کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی)

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبدالرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے اس سے مراد عمری زاہد عبدالعزیز بن عبداللہ کی ذات ہے۔

۲۲۹/۴۲ وَعَنْهُ قَالَ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرماتا رہے گا جو ان کے لیے ان کے دین کو تازہ کریگا (ابوداؤد)

۲۳۰/۴۳ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِي بَابِ التَّيَمُّمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کرنے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کو بقیہ بن ولید، معان بن رفاعہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث فانما شفاء العی السوال کو ہم باب التیمم میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

۲۳۱/۱ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیائے اسلام کے لئے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

الإسلام فبينه وبين النبيين درجة واحدة في الجنة
(رواه الدارمي)

۲۳۲۔ وعنه مرسلا قال سئل رسول الله صلى الله
۲
عليه وسلم عن رجلين كانا في بني إسرائيل أحدهما كان عالما يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والآخر يصوم النهار ويقوم الليل أيهما أفضل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل هذا العالم الذي يصلي المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذي يصوم النهار ويقوم الليل كفضلي على أدناكم۔
(رواه الدارمي)

۲۳۳۔ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه
۳
وسلم نعم الرجل الفقيه في الدين إن احتيج إليه نفع وإن استغني عنه أغنى نفسه۔ (رواه رزين)

۲۳۴۔ وعن عكرمة أن ابن عباس قال حدث الناس
۴
كل جمعة مرة فإن أبيت فمرتين فإن أكثرت فثلاث مرات ولا تمل الناس هذا القرآن ولا ألفينك تأتي القوم وهم في حديث من حديثهم فتقص عليهم فتقطع عليهم حديثهم فتملهم ولكن أنصت فإذا أمروك فحدثهم وهم يشتهونه وانظر السجع من الدعاء فاجتنبه فإني عهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه لا يفعلون ذلك۔ (رواه البخاري)

۲۳۵۔ وعن واثلة بن الأسقع قال قال رسول الله
۵
صلى الله عليه وسلم من طلب العلم فأدركه كان له كفلان من الأجر فإن لم يدركه كان له كفل من الأجر۔
(رواه الدارمي)

۲۳۶۔ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
۶
عليه وسلم إن مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما علمه ونشره وولدا صالحا تركه أو مصحفا ورثه أو مسجدا بناه أو بيتا لابن السبيل بناه أو نهرا أجراه أو

حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور انبیاء (علیہم السلام) کے درجات میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کرکے بیٹھتے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی کہ مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص وہ ہے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے معلومات کی جائیں تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے (رزین)

حضرت عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دو بار خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا قرآن کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کرکے انکی گفتگو میں دخل در معقولات کرکے انہیں پریشان کرو ایسے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت آرائی سے پرہیز کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کرلیا اس کو دوہرا ثواب ہے اور ارادہ کرکے حاصل نہ کرسکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال خیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑی یا قرآن کریم کسی کو دیا۔ مسجد یا سرائے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی

صَدَقَةٌ أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۲۳۷/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ أَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِي عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۲۳۸/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ إِحْيَائِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۹/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۰/۱۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِي أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔

۲۴۱/۱۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ أَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ أَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمِيْرًا وَّحْدَهٗ أَوْ قَالَ أُمَّةً وَّاحِدَةً۔

۲۴۲/۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہو گا (ابن ماجہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جس نے حصول علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کردوں گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں لونگا تو جنت اس کیلئے مقرر کردونگا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے۔ اور دین کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھلانے کیلئے تھوڑی رات جاگنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کررہے ہیں اور اس سے لو لگائے ہوئے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیگا اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقہ یا کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھلاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکار اسی معلمین کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کرکے انسان فقیہ بن سکے سرکار نے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ رب العالمین اور بنی آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سخی ہے جو علم حاصل کرکے اسکی اشاعت کرے وہ قیامت کے دن اکیلا امیر یا اکیلا امتی بن کر پہنچے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریصوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والے کا کہ اس سے اس کا پیٹ کبھی

الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۳/۱۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۴/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَقُوْلُوْنَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۲۳۵/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوْا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ إِلٰى آخِرِهِ۔

۲۳۶/۱۶ وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔

(مذکورہ بالا تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور امام احمد نے حضرت ابوالدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن لوگوں میں ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

عون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو حریص کبھی شکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنیوالا اور دوسرا دنیا کو حاصل کرنیوالا اور یہ دونوں برابر نہیں، صاحب علم تو رضائے خداوندی کیلئے کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنیوالا سرکشی میں غرق رہتا ہے اسکے بعد ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اسلئے سرکشی کرتا ہے تاکہ خود کو بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی بے شک بندوں میں سے ۴

۴ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآنی علوم حاصل کرکے یہ کہیں گے کہ ہم امراء کی صحبت حاصل کرکے انکے ذریعہ دنیا تک رسائی حاصل کرینگے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ خاردار درخت سے کانٹا ہی حاصل کیا جا سکتا ہے اسطرح انکے قرب کا نقصان ہی پہنچ جائیگا۔ اس موقع پر محمد بن صباح نے کہا ہے کہ وہ اس سے گناہوں کو مراد لیتے تھے (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں گے لیکن انہوں نے اگر دنیا داروں کو سکھایا تاکہ دنیا حاصل کرلیں تو انہیں ذلت ہوگی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسنے صرف آخرت کو اپنا مقصود بنایا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الھموم سے آخر تک)

جناب اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کیلئے آفت (نسیان) بھولنا ہے اور اس کو ضائع کرنا ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم رکھا جائے۔ اسے دارمی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۴۷ / ۱۷ — وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۸ / ۱۸ — وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۹ / ۱۹ — وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۰ / ۲۰ — وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۱ / ۲۱ — وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۲ / ۲۲ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳ / ۲۳ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴ / ۲۴ — وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبان علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لالچ (دارمی)

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں معلوم کیا تو سرکار نے فرمایا مجھ سے شر کے بارے میں نہیں بلکہ خیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے برے بھی علماء ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے برا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا (دارمی)

حضرت زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز منہدم کرتی ہے راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہے۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا ہے ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کھانا کھانے کی رگیں۔ (بخاری)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو وہ کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اسکو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرما دو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہیں سو دیکھو

فانظروا عمن تأخذون دينكم۔ (رواه مسلم)

۲۵۵/۲۵ وعن حذيفة قال يا معشر القراء استقيموا فقد سبقتم سبقاً بعيداً وإن أخذتم يميناً وشمالاً لقد ضللتم ضلالاً بعيداً۔ (رواه البخاري)

۲۵۶/۲۶ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا يا رسول الله وما جب الحزن قال واد في جهنم يتعوذ منه جهنم كل يوم أربع مائة مرة قيل يا رسول الله ومن يدخلها قال القراء المراؤون بأعمالهم رواه الترمذي وكذا ابن ماجة وزاد فيه وإن من أبغض القراء إلى الله تعالى الذين يزورون الأمراء قال المحاربي يعني الجورة۔

۲۵۷/۲۷ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك أن يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلام إلا اسمه ولا يبقى من القرآن إلا رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم شر من تحت أديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود۔ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

۲۵۸/۲۸ وعن زياد بن لبيد قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم شيئاً فقال ذاك عند أوان ذهاب العلم قلت يا رسول الله وكيف يذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئه أبناءنا ويقرئه أبناؤنا أبناءهم إلى يوم القيامة فقال ثكلتك أمك زياد إن كنت لأراك من أفقه رجل بالمدينة أوليس هذه اليهود والنصارى يقرؤون التوراة والإنجيل لا يعملون بشيء مما فيهما رواه أحمد وابن ماجة وروى الترمذي عنه نحوه وكذا الدارمي عن أبي أمامة۔

۲۵۹/۲۹ وعن ابن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قاریوں کے گروہ استقامت حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم دائیں بائیں ہوگے تو دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جُبِّ حزن سے پناہ مانگو صحابہ نے دریافت کیا جُبِّ حزن کیا ہے سرکار نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا اس میں کون جائے گا تو آپ نے فرمایا ریاکار قرآن پڑھنے والے اعمال میں ریاکاری کرنے والے (ترمذی) البتہ ابن ماجہ نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو ناپسند فرماتا ہے جو امراء کی صحبت اختیار کرتے ہیں لیکن محاربی نے کہا ہے کہ اس سے ظالم امیر مراد ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لیے باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی مسجدیں آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لوٹیں گے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے میں تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابو امامہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ فرائض (تقسیم ترکہ) کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں

النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

کو پڑھاؤ کیونکہ میرا وصال ہونے والا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علم کم ہوتا جائے گا اسکے بعد فتنے ظاہر ہونگے یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کرینگے اور کوئی انکے درمیان فیصلہ کرنے والا نہ ہوگا۔ (دارمی، دارقطنی)

۲۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)
۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو ایسی ہے جیسا کہ کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت (پاکی) کا بیان

پہلی فصل

۲۶۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔
۱

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں یا بھر دیتا ہے۔ (شک راوی) آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو۔ نماز نور ہے اور صدقہ دلیل۔ صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تجھ پر حجت (دلیل) ہے۔ ہر شخص جو صبح کرتا ہے وہ اپنی جان کو فروخت کرتا ہے یا اسکو آزاد کر ڈالتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت کے مطابق اس اضافہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔

میں نے اس روایت کو صحیحین میں نہیں دیکھا اور نہ حمیدی کی کتاب میں ملی نہ جامع الاصول میں لیکن دارمی نے اس اضافہ کو سبحان اللہ و الحمد للہ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا۔
۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کر کے تمہارے درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا زیادہ قدم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضری دینا۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رباط ہے۔ حضرت مالک بن انس کی روایت کے کے مطابق رباط کے لفظ کا سرکار نے دو مرتبہ اعادہ فرمایا اور ترمذی میں تین بار (مسلم)

۲۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ
۳

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسکے جسم سے تمام گناہ

جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴/۴ ـ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵/۵ ـ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶/۶ ـ وَعَنْهُ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

۲۶۷/۷ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸/۸ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

بہہ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ بندہ مومن و مسلم وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا تھا اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا تھا اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا اب وضو سے فارغ ہوکر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو نماز فرض کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرکے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ آپؓ اس طرح وضو کیا کہ تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر مسح کیا اس کے بعد داہنے پیر کو تین مرتبہ دھویا اسکے بعد بائیں پیر کو تین مرتبہ دھویا حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا پھر فرمایا کہ جو شخص میری طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کے درمیان اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی خیال نہ آئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (متفق علیہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کے درمیان حضور قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ذکر ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ (مسلم)

لیکن حدیث کے الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَّتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّہَا شَآءَ ہٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَ کَذَا ابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَکَرَ الشَّیْخُ مُحْیُ الدِّیْنِ النَّوَوِیُّ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَلٰی مَا رَوَیْنَاہُ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاہُ مُحْیُ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ فِی الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰی اٰخِرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِہٖ بِعَیْنِہٖ اِلَّا کَلِمَۃَ اَشْہَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہو (امام مسلم کی یہ روایت حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جامع الاصول میں کی ہے اور شیخ محی الدین نووی نے مسلم کے اخیر میں ہماری روایت کے مطابق اس حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوندا مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا ۔ لیکن جو حدیث محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحاح میں روایت کی اسمیں فرمایا ہے جسنے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث بعینہٖ نقل کیا ہے

مگر اسمیں اشہد ان محمدا کلمہ سے پہلے نقل کیا ہے ۔

۲۶۹
۹
وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلائی جائے گی کہ انکے چہرے وضو کے اثر سے چمکتے دمکتے ہوں گے پس تم میں سے جو بھی چاہے کہ اس کی پیشانی چمکتی ہوئی ہو تو اسکو چاہیئے کہ ایسا ہی عمل کرے (متفق علیہ)

۲۷۰
۱۰
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچتا ہے . . . . . وہاں تک وہ زیور سے آراستہ ہوتا ہے ۔ (مسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری فصل

۲۷۱
۱۱
عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ ۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال میں استقامت حاصل کرو حالانکہ تم میں اسکی طاقت نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے مومن کے سوا کوئی وضو کی حفاظت نہیں کرتا ۔ (مالک ۔ احمد ۔ ابن ماجہ ۔ دارمی)

۲۷۲
۱۲
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُہْرٍ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۷۳/۱۳ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے۔ (احمد)

۲۷۴/۱۴ — وَعَنْ شَبِيْبِ ابْنِ اَبِىْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِىُّ)

حضرت شبیب ابی روح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متشابہ لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اچھا وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

۲۷۵/۱۵ — وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَدِىْ اَوْ فِىْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا یا مجھ سے شمار کرایا (شک راوی) آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمد للہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کہنا آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۶/۱۶ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ ۱ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِىُّ۔

۱ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ

حضرت عبد اللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اس میں کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھلتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ دھلتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کہنیوں تک) دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور مسح کرنے سے سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ مع ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس مومن کا مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اسکے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے۔ (مالک، نسائی)

۲۷۷/۱۷ — وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ وَاِخْوَانُنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ نے مدفونین کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسلمانوں کی سرائے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے چاہا تو بیشک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں

الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ قَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہاں موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آئیں گے صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج کلیان گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور سم سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب سرکار نے فرمایا جب وہ مسلمان قیامت کے دن آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ہونگا تو میں انکو اعضاء وضو

۲۷۸ ۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْظُرُ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِيْ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِيْ مِثْلُ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرد ہونگا جسکو قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کو کہا جائیگا۔ تب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لونگا جو میرے سامنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اسوقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے انبوہ عام میں جو جناب نوح سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہوگا کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا انکے اعضاء وضو کی چمک دمک سے کیونکہ کوئی بھی ان جیسا نہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری امتوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت انکے آگے دوڑتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

پہلی فصل

۲۷۹ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے وضو کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کرکے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

۲۸۰ ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۸۱ ۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی کثرت سے آتی تھی اور داماد ہونے کی وجہ سے سرکار سے مسئلہ دریافت کرتے شرم معلوم ہوتی تھی لہذا میں نے جناب مقداد کے ذریعہ مسئلہ معلوم کرایا تو سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر

۲۸۲/٤ ـــ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳/۵ ـــ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴/٦ ـــ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵/۷ ـــ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸٦/۸ ـــ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوٰتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۷/۹ ـــ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا اس کے بعد وضوء فرمایا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو چاہو تو ضرورت نہیں سائل نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ سائل نے دریافت کیا کہ بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ لیں سرکار نے فرمایا ہاں۔ سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھیں سرکار نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرے اور وہ شک میں پڑ جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ ریح کی آواز نہ سنے یا بدبو محسوس کرے (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کلی کر کے فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرمایا اس موقع پر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام صہباء پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن ستو کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا۔ یہ ستو آپ کے حکم کے مطابق گھولے گئے جنکو سرکار نے اور دوسرے صحابہ نے کھایا پھر

ومضمض ثم صلی ولم یتوضأ۔ (رواہ البخاری)

نماز مغرب شروع کرنے سے پہلے کلی کی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۸۸/۱۰ ـ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ احمد والترمذی۔

۲۸۹/۱۱ ـ وعن علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل (رواہ الترمذی)

۲۹۰/۱۲ ـ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجۃ عنہ وعن ابی سعید۔

۲۹۱/۱۳ ـ وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازہن۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

۲۹۲/۱۴ ـ وعن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء۔ (رواہ الدارمی)

۲۹۳/۱۵ ـ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد و قال الشیخ الامام محیی السنۃ رحمہ اللہ ہذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن رواہ ابوداؤد والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم۔

۲۹۴/۱۶ ـ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جاتا مگر ریح کی آواز یا بدبو سے۔ (احمد و ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذی نکلنے پر وضو اور منی نکلنے پر غسل کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی حرمت اور سلام اس کی حلت ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی اور ابوسعید سے روایت کیا ہے)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بے آواز ریح آئے وضو کرے اور عورتوں کے پاس نہ جاؤ (یعنی انکے ساتھ مقعدوں میں مجامعت نہ کرو) (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں سرین کا ڈھکنا ہیں جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ ڈھکن اٹھ جاتا ہے۔ (دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرین کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہذا جب کوئی سو جائے تو اسکو چاہیئے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم بیٹھنے والے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ (نیند کی وجہ سے) انکی گردنیں جھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے اُن کے سر جھک جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر ہے جو لیٹے اور سو جائے اسلئے

إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

۲۹۵/۱۷ ـ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۲۹۶/۱۸ ـ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٌ مِّنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضٰى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلٰى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔

۲۹۷/۱۹ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا إِسْنَادُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ۔

۲۹۸/۲۰ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۹۹/۲۱ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کرسونے کی وجہ سے اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت بسرہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

(مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت طلق بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا دوبارہ وضو کرے سرکار نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی لیکن ابن ماجہ نے شیخ محی السنہ کے حوالے سے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ جناب ابوہریرہ جناب طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے اور ابوہریرہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی اپنا ہاتھ ستر کو بغیر کسی حائل کے لگائے پس چاہیے کہ وہ وضو کرے روایت شافعی و دارقطنی لیکن نسائی نے جناب بسرہ سے جو روایت کی اس میں حائل کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کی تقبیل فرماتے اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا فرماتے تھے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ ہمارے نزدیک جناب عروہ کی سند حضرت عائشہ کے ساتھ کسی حال میں بھی درست نہیں اسی طرح ابراہیم تیمی کی سند بھی درست نہیں لیکن امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے براہ راست حضرت عائشہ سے سماعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد نیچے بچھے ہوئے فرش سے ہاتھ پونچھ کر نماز ادا کی اور وضو نہ فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھنا ہوا ران کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا کی (احمد)

تیسری فصل

۳۰۰/۲۲ ـ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْوِيْ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس بات

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاۃِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱/۲۳ — وَعَنْہُ قَالَ اُھْدِیَتْ لَہٗ شَاۃٌ فَجَعَلَھَا فِی الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاۃٌ اُھْدِیَتْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَطَبَخْتُھَا فِی الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ یَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا لِلشَّاۃِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَکَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ فَاہُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ عَادَ اِلَیْھِمْ فَوَجَدَ عِنْدَھُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَکَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

۳۰۲/۲۴ — وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ جُلُوْسًا فَاَکَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِھٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّیِّبَاتِ لَمْ یَتَوَضَّأْ مِنْہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۰۳/۲۵ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَجَسُّھَا بِیَدِہٖ مِنَ الْمُلَامَسَۃِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَہٗ اَوْ جَسَّھَا بِیَدِہٖ فَعَلَیْہِ الْوُضُوْءُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ)

۳۰۴/۲۶ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنْ قُبْلَۃِ الرَّجُلِ امْرَاَتَہُ الْوُضُوْءُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ)

۳۰۵/۲۷ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَۃَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُوْا مِنْھَا۔

۳۰۶/۲۸ — وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ

کا شاہد ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت بھونتا تھا آپ اس کو کھاتے اور بغیر وضو کیے نماز ادا کر لیتے تھے (مسلم)

حضرت ابو رافع ہی روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس بکری کا گوشت تحفہ میں آیا میں نے اس کو ہانڈی میں رکھ دیا اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو رافع یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ بکری کا گوشت ہے جو تحفہ میں آیا ہے میں نے اس کو پکانے کے لیے رکھا ہے جب گوشت پک گیا، تو سرکار نے فرمایا دستی دو میں نے دستی پیش کر دی تو آپ نے دوسری دستی طلب فرمائی* اس کے بعد تیسری دستی طلب کی تو میں نے عرض کیا کہ بکری میں صرف دو ہی دستی ہوتی ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اگر تم خاموشی کے ساتھ مجھے دستی پیش کرتے رہتے تو ملتی رہتیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگا کر کلی کی اور ہاتھ کی انگلیوں کو دھویا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر جناب ابو رافع کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ سرد گوشت کھا رہے ہیں تو آپ نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اس کے بعد مسجد میں آ کر نماز ادا کی لیکن اس دوران پانی استعمال نہیں کیا (احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابو عبید سے روایت کیا اور اس روایت میں پانی طلب کرنے سے آخر حدیث تک کا ذکر نہیں ہے)

* میں نے دوسری دستی پیش کر دی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی اور ابو طلحہ کے پاس بیٹھا تھا ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو ان حضرات نے کہا کہ تم وضو کیوں کر رہے ہو میں نے کہا کہ جو کھانا کھایا ہے یہ حضرات کہنے لگے کہ پاک چیزیں کھانے کے بعد وضو کی کیا ضرورت ان کے کھانے کے بعد تو انہوں نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھے۔ (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مرد کا اپنی بیوی کی تقبیل اور اس کی ملامست کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کی تقبیل کرے یا اس سے ملامست کرے اس کو وضو کرنا لازم ہے۔

(امام مالک، شافعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی تقبیل کرنے سے وضو لازم آتا ہے۔

(امام مالک)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تقبیل بھی ملامست ہے اس کے بعد وضو کیا کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاھُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَلَا رَآہُ وَیَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَیَزِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْھُوْلَانِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس خون کے نکلنے پر وضو واجب ہے وضو کرنا لازم ہے (دار قطنی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے نہ تو تمیم داری کو دیکھا نہ ان سے روایت کی اور اس سند میں یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول ہیں)

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء کے آداب

پہلی فصل

۳۰۷/۱ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ھٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَآءِ وَاَمَّا فِی الْبُنْیَانِ فَلَا بَأْسَ بِہٖ لِمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۰۸/۲ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَھَانَا یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۰۹/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۳۱۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ لَا یَسْتَنْزِہُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَۃً قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو نہ سمت قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت اس کا منہ شرق یا غرب ہونا چاہیے (متفق علیہ) لیکن امام محی السنہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ حکم جنگل کے لیے ہے لیکن گھروں میں اس کی پابندی نہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی کام سے حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف سے پشت پھیرے شام کی جانب منہ کئے قضائے حاجت فرما رہے تھے (متفق علیہ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں [illegible] ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں ان میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور امام مسلم کی روایت میں پیشاب کے بعد استنجا نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغل خور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر گاڑ دی صحابہ

فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۱/۵ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۲/۶ — وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۳/۷ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۴/۸ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا سرکار نے فرمایا امید ہے کہ ٹہنیاں جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ راستہ اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب اور پاخانہ کرنا (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اسی طرح جب بیت الخلاء جائے تو شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجیٰ کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی بیت الخلاء جائے اس کو چاہیئے کہ طاق ڈھیلوں سے استنجاء کرے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھوٹا ڈول اور ایک کدال لیے ہوئے ہوتے تھے فراغت کے بعد آپ پانی سے استنجا کرتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۱۵/۹ — عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ وَفِي رِوَايَتِهِ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ

۳۱۶/۱۰ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

۳۱۷/۱۱ — وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۳۱۸/۱۲ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے (ابوداؤد و نسائی) لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ منکر ہے اور انہوں نے اتارنے کی بجائے پہننا بتایا ہے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور تشریف لے جاتے جہاں ان کو کوئی

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے دیوار کی جڑ میں نرم جگہ تلاش کر کے فراغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إذا أراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الأرض۔

(رواه الترمذي وأبو داود والدارمي)

۳۱۹ ـ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
۱۳
عليه وسلم إنما أنا لكم مثل الوالد لولده أعلمكم إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها وأمر بثلاثة أحجار ونهى عن الروث والرمة ونهى أن يستطيب الرجل بيمينه۔

(رواه ابن ماجة والدارمي)

۳۲۰ ـ وعن عائشة قالت كانت يد رسول الله صلى الله
۱۴
عليه وسلم اليمنى لطهوره وطعامه وكانت يده اليسرى لخلائه وما كان من أذى۔ (رواه أبو داود)

۳۲۱ ـ وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
۱۵
إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه بثلاثة أحجار يستطيب بهن فإنها تجزئ عنه۔

(رواه أحمد وأبو داود والنسائي والدارمي)

۳۲۲ ـ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
۱۶
عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فإنها زاد إخوانكم من الجن رواه الترمذي والنسائي إلا أنه لم يذكر زاد إخوانكم من الجن۔

۳۲۳ ـ وعن رويفع بن ثابت قال قال لي رسول الله
۱۷
صلى الله عليه وسلم يا رويفع لعل الحياة ستطول بك بعدي فأخبر الناس أن من عقد لحيته أو تقلد وترا أو استنجى برجيع دابة أو عظم فإن محمدا منه بريء۔

(رواه أبو داود)

۳۲۴ ـ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
۱۸
عليه وسلم من اكتحل فليوتر من فعل فقد أحسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فليوتر من فعل فقد أحسن ومن لا فلا حرج ومن أكل فما تخلل فليلفظ وما لاك بلسانه فليبتلع من فعل فقد أحسن ومن لا فلا حرج

کی عادت کریمہ تھی کہ جب آپ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ ہو جاتے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والد اپنی اولاد کو تعلیم دیتے ہیں کہ تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ پشت۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ استنجا کے لیے کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرو آپ نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور گھٹیا کام بایاں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلاء جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے اور ان سے استنجا کرے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔

(احمد ابوداؤد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے جن بھائیوں کی غذا کا تذکرہ نہیں کیا)۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع امید ہے میری حیات ظاہری کے بعد تمہیں طویل عمر ملے گی لہٰذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے داڑھی کو باندھا اور گرہ لگائی، ٹوٹکے کے طور پر یا گردن میں مروڑا ڈالا یا جانوروں کے چارے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے اس کو چاہیے کہ طاق سلائیاں لگائے اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجے کے لیے جائے اس کو چاہیے کہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے ورنہ کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خلال سے کچھ دانتوں

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۵/۱۹ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ۔

۳۲۶/۲۰ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۷/۲۱ — وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۸/۲۲ — وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۹/۲۳ — وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۳۰/۲۴ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

۳۳۱/۲۵ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سے نکالا تو اس کو پھینک دے لیکن اگر اس نے زبان سے کچھ علیحدہ کیا ہے تو اس کو نگل لے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ جگہ پردہ دار ہو اور ایسی جگہ نہ ملے تو اس کو چاہیے کہ ریت کا ایک چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پشت کرے کیونکہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھیلتا ہے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی غسل خانہ میں پیشاب کرکے وضو یا غسل نہ کرے کیونکہ وسوسے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابوداؤد مگر امام ترمذی و نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ [illegible] کی ممانعت فرمائی ہے (ابوداؤد، نسائی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بری باتوں سے بچو کیونکہ یہ لعنت کا سبب ہیں دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ (جہاں لوگ بیٹھتے ہوں) پر پاخانہ کرنا (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اس حالت میں قضاء حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور باتیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناراض ہوتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجا خانے اور کوڑے خانے جن و شیاطین کے آنے کی جگہیں ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی بیت الخلاء کو جائے اس کو چاہیے کہ وہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھے (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی پاخانہ میں جائے تو بسم اللہ پڑھ لے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ۔

٣٣٢/٢٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ ۔

٣٣٣/٢٧ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

٣٣٤/٢٨ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

٣٣٥/٢٩ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ ۔

علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلاء سے نکلتے وقت غُفْرَانَكَ کہتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن یا چھاگل میں پانی دیتا جس سے آپ استنجاء فرماتے جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ رگڑتے اور میں پانی کا دوسرا برتن لاتا تو آپ اس سے ہاتھ دھوتے تھے۔ (ابوداؤد) لیکن دارمی و نسائی نے اس حدیث کے مفہوم کو روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مارتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی)

امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے نیچے عیدان کی لکڑی کا حال کا ایک برتن تھا۔ رات کے وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا۔ رسول اللہ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا (ترمذی) لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام محی السنہ سے ایک روایت حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ (متفق علیہ) کہا گیا ہے کہ یہ عمل کسی مجبوری کی وجہ سے تھا۔

تیسری فصل

٣٣٦/٣٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

٣٣٧/٣١ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غَرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا نہ جانو۔ ہمیشہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

(احمد، ترمذی، نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد، دارقطنی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

۳۳۸/۳۲ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۳۳۹/۳۳ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰/۳۴ — وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱/۳۵ — وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ إِنِّي لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ أَجَلْ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ)

۳۴۲/۳۶ — وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جب آپ وضو کریں تو پانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہوئے تو جناب عمر آپ کے پیچھے لوٹا لئے ہوئے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اے عمر یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پانی ہے سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں تو فوراً اس کے بعد وضو کر لوں اگر میں ایسا کروں تو یہ عمل سنت بن جائیگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ

حضرت ابوایوب، جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے، کونسا پاکیزگی کا عمل ہے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کو اپنے اوپر لازم کرلو (ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنزاً کہا کہ تمہارے صاحب (نبی) تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کریں، دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استنجا نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجا میں استعمال نہ کریں (مسلم لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں)

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا تجھ پر افسوس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ پڑا

إذا أصابهم البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم فعذب في قبره. رواه أبو داود وابن ماجة وروى النسائي عنه عن أبي موسى۔

۳۴۳ / ۳۷ وعن مروان الأصفر قال رأيت ابن عمر أناخ راحلته مستقبل القبلة ثم جلس يبول إليها فقلت أبا عبد الرحمن أليس قد نهي عن هذا قال بلى إنما نهي عن ذلك في الفضاء فإذا كان بينك وبين القبلة شيء يسترك فلا بأس۔ (رواه أبو داود)

۳۴۴ / ۳۸ وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا خرج من الخلاء قال الحمد لله الذي أذهب عني الأذى وعافاني۔ (رواه ابن ماجة)

۳۴۵ / ۳۹ وعن ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن على النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انه أمتك أن يستنجوا بعظم أو روثة أو حممة فإن الله جعل لنا فيها رزقا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك۔ (رواه أبو داود)

جب ان کے جسم یا لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا جاتا تھا جب انھوں نے اس سے انکار کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ لیکن نسائی نے عبد الرحمٰن سے انھوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا)

حضرت مروان اصفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دوران سفر آپ نے اپنی اونٹنی کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابو عبد الرحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا نہیں جبکہ جنگل میں تو ہے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) حمد اس رب کریم کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر کے عافیت عطا فرمائی (ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جنوں کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انھوں نے سرکار سے کہا کہ آپ اپنے امتیوں کو منع فرما دیں کہ وہ ہڈی، لید یا کوئلے سے استنجا نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا رزق بنایا ہے لہٰذا سرکار نے ہمیں اس سے روک دیا ہے۔ (ابوداؤد)

باب السواك — مسواک کا بیان

پہلی فصل

۳۴۶ / ۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء وبالسواك عند كل صلوة۔ (متفق عليه)

۳۴۷ / ۲ وعن شريح بن هانئ قال سألت عائشة بأي شيء كان يبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل بيته قالت بالسواك۔ (رواه مسلم)

۳۴۸ / ۳ وعن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام للتهجد من الليل يشوص فاه بالسواك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر نماز میں مسواک کرنے کو کہتا (متفق علیہ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صاف

قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵/۱۰ — وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۲۵۶/۱۱ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۷/۱۲ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۲۵۸/۱۳ — وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۲۵۹/۱۴ — وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں میرے پاس دو شخص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو لہٰذا تو میں نے بڑے کو مسواک دی (متفق علیہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کو کہا اور مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ کثرت مسواک سے منہ کا ظاہری حصہ چھل جائے (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو شخص موجود تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس مسواک کی فضیلت میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو مسواک دے دیجئے (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز کے لیے مسواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

جناب ابو سلمہ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سرکار نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم کرتا اور عشاء کی نماز تہائی رات تک موخر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں آتے تو مسواک ان کے کان پر ہوتی جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ مسواک نہ کر لیتے اور پھر اس کو کان پر رکھ لیتے (ترمذی، ابو داؤد) جبکہ ابو داؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ میں نماز عشاء کو تہائی رات تک موخر کر دیتا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سنتیں

پہلی فصل

۲۶۰/۱۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

٣٤٩ ـ [٤] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں (۱) لبوں کو کم کرنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی دینا (۵) ناخن ترشوانا (۶) جوڑوں کی جگہ دھونا (۷) بغلوں کے بال صاف کرنا (۸) زیر ناف بال مونڈنا (۹) پانی احتیاط سے استعمال کرنا یعنی استنجاء کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کلی کرنا تھا۔ (مسلم) البتہ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنہ کرنا ہے۔ میں نے یہ روایت صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں دیکھی، لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابوداؤد سے بروایت عمار بن یاسر نقل کی ہے۔

دوسری فصل

٣٥٠ ـ [٥] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ بِلَا إِسْنَادٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے (شافعی، احمد، دارمی، نسائی۔ امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے)۔

٣٥١ ـ [٦] وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں حیاء کرنا اور روایت کیا گیا کہ ختنہ کرنا۔ خوشبو لگانا، مسواک کرنا۔ نکاح کرنا (ترمذی)

٣٥٢ ـ [٧] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس وقت تک نہ سوتے کہ جب تک مسواک نہ کر لیتے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٣٥٣ ـ [٨] وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد مجھے دھونے کیلئے دیتے تو میں دھو کر اسی مسواک کو استعمال کرتی اور دھو کر سرکار کو واپس کر دیتی (ابوداؤد)

تیسری فصل

٣٥٤ ـ [٩] عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

ثم غسل رجليه إلى الكعبين وفي أخرى له فمضمض واستنثر ثلاث مرات من غرفة واحدة۔

کانوں میں ایک چلو پانی استعمال کیا۔

٣٦٣/١٨ وعن عبد الله بن عباس قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة مرة لم يزد على هذا۔ (رواه البخاري)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء وضو کو صرف ایک ایک مرتبہ دھویا اور اس میں کچھ زیادہ نہیں کیا۔ (بخاری)

٣٦٤/١٩ وعن عبد الله بن زيد أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين۔ (رواه البخاري)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو دو دو بار فرمایا۔ (بخاری)

٣٦٥/٢٠ وعن عثمان أنه توضأ بالمقاعد فقال ألا أريكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا۔ (رواه مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد (ایک جگہ کا نام اور بیٹھک کو بھی کہتے ہیں) میں وضو کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کیا میں تم کو سید المرسلین کا وضو نہ دکھاؤں پھر ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ (مسلم)

٣٦٦/٢١ وعن عبد الله بن عمرو قال رجعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة إلى المدينة حتى إذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضؤوا وهم عجال فانتهينا إليهم وأعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للأعقاب من النار أسبغوا الوضوء۔ (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے عصر کے وقت راستہ میں جب ایک جگہ پانی ملا تو ایک جلد باز جماعت نے وضو کرنے میں جلدی کی جب ہم ان کے قریب آئے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور چمک رہی تھیں۔ اس موقع پر سرکار نے فرمایا کہ ایڑیوں کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لیے پورا وضو کرو۔ (مسلم)

٣٦٧/٢٢ وعن المغيرة بن شعبة قال إن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح بناصيته وعلى العمامة وعلى الخفين۔ (رواه مسلم)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اس دوران پیشانی کے بالوں، پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (مسلم)

٣٦٨/٢٣ وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في شأنه كله في طهوره وترجله وتنعله۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممکنہ حد تک ہر کام داہنے ہاتھ سے کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ طہارت کرنے کنگھا کرنے اور جوتی پہننے میں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٣٦٩/٢٤ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لبستم وإذا توضأتم فابدءوا بأيامنكم۔ (رواه أحمد وأبو داود)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو ابتدا داہنی طرف سے کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

٣٧٠/٢٥ وعن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه رواه الترمذي

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس نے اس سے پہلے اللہ کا نام

عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاثا فانه لا يدري اين باتت يده۔

(متفق عليه)

۳۶۱/۱۶ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاثا فان الشيطان يبيت على خيشومه۔

(متفق عليه)

۳۶۲/۱۷ وقيل لعبد الله بن زيد بن عاصم كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بوضوء فافرغ على يديه فغسل يديه مرتين مرتين ثم مضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح راسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه رواه مالك والنسائي ولابي داود نحوه ذكره صاحب الجامع وفي المتفق عليه قيل لعبد الله بن زيد بن عاصم توضأ لنا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا باناء فاكفأ منه على يديه فغسلهما ثلاثا ثم ادخل يده فاستخرجها فمضمض واستنشق من كف واحدة ففعل ذلك ثلاثا ثم ادخل يده فاستخرجها فغسل وجهه ثلاثا ثم ادخل يده فاستخرجها فغسل يديه الى المرفقين مرتين مرتين ثم ادخل يده فاستخرجها فمسح براسه فاقبل بيديه وادبر ثم غسل رجليه الى الكعبين ثم قال هكذا كان وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه وفي رواية فمضمض واستنشق واستنثر ثلاثا بثلاث غرفات من ماء وفي اخرى فمضمض واستنشق من كفة واحدة ففعل ذلك ثلاثا وفي رواية للبخاري فمسح راسه فاقبل بهما وادبر مرة واحدة

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھولے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو پہلے وضو کرے اور اس وضو میں ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دھویا تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ چہرہ کو دھویا پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا سر سے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی اور اسی طرح صاحب جامع نے نقل کیا لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہا گیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھائیں تو انہوں نے پانی کا برتن منگایا اور شروعات کے پہلے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا پھر برتن میں دونوں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ اسی طرح اس برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو تر کر کے سر کا مسح کیا پہلے تو ہاتھ ابتدا سر سے آخر تک لے گئے اور پھر ان کو واپس لائے پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھو کر فرمایا کہ سرکار کا وضو ایسا تھا۔ لیکن ایک روایت اس طرح ہے کہ ابتدائی سر سے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ وہیں واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا۔ ایک اور روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک سنکنے میں تین تین چلو پانی استعمال کیا اور ایک روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق مسح سر صرف ایک مرتبہ کیا پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا بخاری کی ایک اور روایت میں کلی اور ناک سنکنے کا عمل تین مرتبہ کیا اور دونوں

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ أَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ۔

۳۴۱/۲۶ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

۳۴۲/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۴۳/۲۸ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۴/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

۳۴۵/۳۰ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۴۶/۳۱ وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۴۷/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى

علیا ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ اور احمد و ابوداؤد نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی دارمی نے ابوسعید خدری سے انھوں نے اپنے والد سے لیکن احمد نے اس اضافہ کے ساتھ کہا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز بھی نہیں) لیکن احمد و ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ

(سے کی روایت نقل کی ہے۔ دارمی نے ابوسعید خدری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی لیکن احمد نے حدیث کی ابتداء میں یہ اضافہ بھی کیا کہ اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دیں تو آپ نے فرمایا پورا وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں پانی پہنچاؤ جبکہ روزہ دار نہ ہو۔ اسے ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور دارمی نے بین الاصابع تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلال کیا کرو (ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیاں ملتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے تر کیا کرتے اور اپنی داڑھی میں خلال کر کے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے یہی حکم فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال کیا کرتے تھے (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف کیا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ کہا میں چاہتا ہوں کہ تمہیں آپ کا وضو دکھاؤں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے

عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۷۸/۳۳ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۹/۳۴ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۸۰/۳۵ ـ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ۔

۳۸۱/۳۶ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ۔

۳۸۲/۳۷ ـ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۳/۳۸ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَأَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا

[illegible]

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے آپ نے برتن سے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ ابن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی دیا اور یہ عمل تین مرتبہ کیا (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو آپ نے سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کلمہ کی انگلیوں سے اور بیرونی حصہ کا انگوٹھوں سے کیا (نسائی)

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کا مسح آگے اور پیچھے سے کیا پھر کنپٹیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے دوران وضو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔ (ابوداؤد نے حدیث کے پہلے حصہ کو روایت کیا لیکن ابن ماجہ نے دوسری روایت کو ترجیح دی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے مسح کرتے ہوئے ہاتھ میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا (ترمذی و مسلم البتہ امام مسلم نے اس حدیث

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کویوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ کانوں کا مسح سر کے حصے سے کیا کرتے تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ لیکن جناب حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ

الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ مَعْنَاهُ۔

۳۸۴/۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۸۵/۴۰ وَعَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا۔

۳۸۶/۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۷/۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

وضو کرنا بتا کر فرمایا اسی طرح وضو ہے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی، ظلم اور غلط کام کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا خداوندا میں تجھ سے وہ سفید محل جو جنت میں دائیں جانب ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کر اور دوزخ سے پناہ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بلاشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعا میں زیادتی کریں گے (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسواس سے اپنی حفاظت کرو (ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں ہے اور ہم خارجہ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو خشک کیا کرتے تھے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

۳۸۸/۴۳ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۸۹/۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر یعنی محمد باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو دو بار یا تین تین بار وضو میں اعضاء کو دھویا آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔

٣٩٠ ٤٥ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ۔

٣٩١ ٤٦ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٣٩٢ ٤٧ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ اَخَذَهٗ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ حَنْظَلَةَ ابْنِ اَبِيْ عَامِرِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

٣٩٣ ٤٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

٣٩٤ ٤٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

٣٩٥ ٥٠ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِيْ اِصْبَعِهٖ

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا کہ یہ نور علیٰ نور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا بھی وضو ہے اور یہی جناب ابراہیم کا بھی وضو ہے (رزین) لیکن نووی نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے لیکن ہم میں ایسے بھی تھے جو اس وقت تک وضو نہ کرتے جب تک وہ ٹوٹ نہ جاتا (دارمی)

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد جناب عبد اللہ بن عمر کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ وضو کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور یہ روایت کہاں سے اور کس سے لی ہے اس پر جناب محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے جناب اسماء بنت زید بن خطاب سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے غسیل ملائکہ جناب حنظلہ بن ابی عامر کے بیٹے جناب عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں ہر نماز کے لیے خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو تازہ وضو کا حکم دیا گیا تھا لیکن جب یہ کام آپ کے لیے دشوار ہوا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کے لیے یہ حکم ہوا کہ جب وضو کی ضرورت ہو اس وقت کر لیں۔ جناب عبید اللہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے تو وہ وضو کر رہے تھے سرکار نے فرمایا اے سعد وضو میں اسراف۔ سعد نے عرض کیا کہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہر جاری سے وضو کر رہے ہو (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام لیا اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کے جسم کے صرف وضو کے حصے ہی پاک ہوں گے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو انگلی میں حرکت دیتے تھے۔

رواهما الدارقطني وروى ابن ماجة الأخير۔

دار قطنی نے مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو روایت کیا اور ابن ماجہ نے آخری حدیث کو

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

پہلی فصل

۳۹۶ [۱] عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس أحدكم بين شعبها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسل وإن لم ينزل۔ (متفق عليه)

۳۹۷ [۲] وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الماء من الماء رواه مسلم وقال الشيخ الإمام محيي السنة رحمه الله هذا منسوخ وقال ابن عباس إنما الماء من الماء في الاحتلام رواه الترمذي ولم أجده في الصحيحين۔

۳۹۸ [۳] وعن أم سلمة قالت قالت أم سليم يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة من غسل إذا احتلمت قال نعم إذا رأت الماء فغطت أم سلمة وجهها وقالت يا رسول الله أو تحتلم المرأة قال نعم تربت يمينك فبم يشبهها ولدها متفق عليه وزاد مسلم برواية أم سليم أن ماء الرجل غليظ أبيض وماء المرأة رقيق أصفر فمن أيهما علا أو سبق يكون منه الشبه۔

۳۹۹ [۴] وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل أصابعه في الماء فيخلل بها أصول شعره ثم يصب على رأسه ثلاث غرفات بيديه ثم يفيض الماء على جلده كله متفق عليه وفي رواية لمسلم يبدأ فيغسل يديه قبل أن يدخلهما الإناء ثم يفرغ بيمينه على شماله فيغسل فرجه ثم يتوضأ۔

۴۰۰ [۵] وعن ابن عباس قال قالت ميمونة وضعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم)، لیکن شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اور حقیقت پانی سے پانی کا مفہوم احتلام ہے اسے ترمذی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دریافت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس عورت پر غسل ہے جس کو احتلام ہو سرکار نے فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی (تری) دیکھے اس موقعہ پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ ڈھانپ کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو پھر بچہ کس طرح ماں کے مشابہ ہوتا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلیم کی روایت کے مطابق کہا ہے کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں جو سبقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی لے کر اپنے سر کے بالوں کا خلال کرتے پھر سر پر تین چلو پانی ڈال کر پورے بدن پر پانی بہایا کرتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے تھے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ

جناب میمونہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا پہلے آپ نے اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے ستر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد چہرہ اور کہنیاں دھوئیں پھر سر پر پانی ڈالا اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہایا پھر ایک طرف ہو کر پیر دھوئے جب میں نے آپ کو لباس دیا تو آپ نے نہ لیا اور اپنے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلے گئے۔

(متفق علیہ بہ الفاظ بخاری)

۴۰۱/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دے کر فرمایا کہ مشک کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کرے اس نے دریافت کیا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں سرکار نے وہی جملہ ارشاد فرمایا تو اس انصاریہ نے بھی اپنے جملے کی تکرار کی تو سرکار نے فرمایا سبحان اللہ پاکیزگی حاصل کر عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس موقع پر میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا کہ اس مشک کو خون کی جگہ رکھ دے۔ (متفق علیہ)

۴۰۲/۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

[illegible]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں عورت ہونے کے سبب اپنے سر کے بال اچھی طرح گوندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھولوں سرکار نے فرمایا نہیں تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو اور اپنے جسم پر پانی بہا

۴۰۳/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پیمانہ) سے وضو اور ایک صاع یا پانچ مد پانی سے غسل کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۴۰۴/۹ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِيْ حَتّٰى أَقُوْلَ دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ایک برتن کو رکھ کر غسل کیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں جلدی کرتے تو میں یہ کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں راوی کہتی ہیں اس وقت وہ دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۰۵/۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو احتلام تو یاد نہ ہو

فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ إِنَّ اللهَ سِتِّيْرٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے (ابوداؤد، نسائی، ایک روایت میں اس طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمانے والا ہے، جب تم میں سے کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کی آڑ کرے)۔

تیسری فصل

۴۱۲/۱۷ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر مجامعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کردی گئی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد، دارمی)

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا اور فجر کی نماز بھی پڑھ لی بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھلنے سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نمازیں تعداد میں پچاس اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ ہو گئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا (ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ

جنبی کے لیے میل جول اور اس کے لیے جائز کام

پہلی فصل

۴۱۵/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں سے اٹھا اور غسل کرکے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابوہریرہ کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا

السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ۔

۴۲۳ / ۹ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۴۲۴ / ۱۰ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۴۲۵ / ۱۱ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۶ / ۱۲ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۴۲۷ / ۱۳ — وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جِيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَّتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

۴۲۸ / ۱۴ — وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

۴۲۹ / ۱۵ — وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ۔

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لا کر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں سوائے جنابت کے اور کوئی بات مزاحم نہ ہوتی (ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر لو میں کسی جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد کے داخلہ کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا، تصویر یا جنبی ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشہ، خلوق (ایک خوشبو کا نام) لگانے والا اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط جناب عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضاء حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراغت حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکار پیشاب یا قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے (شک راوی) پس اس شخص نے سرکار کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں نظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہنیوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور میں نے یہ مناسب جانا کہ پاک ہو کر جواب سلام دوں (ابوداؤد)

۴۳۰ ـ ۱۶ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلٰى قَوْلِهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا اس کے بعد عذر خواہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں (ابوداؤد لیکن امام نسائی نے صرف وضو تک کا ذکر کر کے یہ کہا کہ وضو کر کے سلام کا جواب دیا)

تیسری فصل

۴۳۱ ـ ۱۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاگتے اور دوبارہ سو جاتے تھے (احمد)

۴۳۲ ـ ۱۸ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي فَقُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو ابتداءً دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں نہ ہو تجھے گننے سے کس بات نے روکا شرمگاہ دھونے کے بعد اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے کرتے ہیں پھر جسم پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سرکار بھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۳۳ ـ ۱۹ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا آخِرًا قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرماتے رہے اس موقعہ پر میں نے دریافت کیا کہ کیا کافی نہ تھا کہ آپ آخر میں ایک مرتبہ غسل فرمالیتے سرکار نے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی۔ نفس کی زیادہ پاکی اور زیادہ طہارت والا ہے (احمد و ابوداؤد)۔

۴۳۴ ـ ۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بچی کے جھوٹے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵ ـ ۲۱ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَ

حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی جس طرح کہ جناب ابوہریرہ حاضری دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سرکار نے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی

لِيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِيْ أَوَّلِهٖ نَهٰى أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ۔

سے طہارت کرے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسدد نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں ساتھ پانی لیں (ابوداؤد و نسائی) لیکن احمد نے اس کے شروع میں ذکر کیا کہ روزانہ کنگھی کرنے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام

پہلی فصل

۴۳۶ ـ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اسی میں غسل کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی کہ کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے لوگوں نے پوچھا پھر کیا کرے تو آپ نے فرمایا علیحدہ پانی لے لے۔

۴۳۷ ـ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸ ـ ۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے سرکار کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے مہر نبوت کو دونوں کاندھوں کے درمیان دیکھا وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۳۹ ـ ۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوُدَ فَإِنَّهٗ لَا يَنْجُسُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چرندے اور درندے آکر پانی پیتے ہیں اور اس میں لید اور مینگنیاں کرتے ہیں تو سرکار نے فرمایا اگر وہ پانی دو مٹکے کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن ماجہ) لیکن ابوداؤد کی دوسری حدیث میں اس طرح ہے

۴۴۰ ـ ۵ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُّلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم بضاعہ کے کنویں سے طہارت کریں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟

[illegible]

[illegible]

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۲۱/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۲۲/۷ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۲۳/۸ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۲۴/۹ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار حلال ہے۔

(مالک، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی)

ابوزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھاگل میں کیا ہے میں نے کہا نبیذ۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے (ابوداؤد) لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپ نے اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابوزید مجہول راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبداللہ ابن مسعود کے حوالے سے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ

[illegible]

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (جو ابن ابو قتادہ کی بیوی ہیں) کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے کبشہ نے ان کے وضو کرتے وقت پانی ڈالا اس دوران ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پیا کبشہ تعجب سے دیکھ رہی تھی ابو قتادہ نے کہا بھتیجی تمہیں تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا بیشک تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بلی نجس نہیں کیونکہ وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھومنے والا جانور ہے (شک راوی)

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالکہ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ ہریسہ (ایک کھانا) بھیجا وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھے رکھنے کے لیے کہا اس دوران ایک بلی آئی اور اس نے ہریسہ کھا لیا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے وہیں سے ہریسہ کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں کیونکہ یہ گھروں میں گھومنے والا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا (رَوَاہُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۴۴۵ / ۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّہَا۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

۴۴۶ / ۱۱ وَعَنْ أُمِّ ہَانِئٍ قَالَتِ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا أَثَرُ الْعَجِیْنِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

بالفعل ہے اور میں نے سرکار کو دیکھا ہے کہ آپؐ بلی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم گدھوں کے جھوٹے پانی سے وضو کرلیں۔ سرکار نے فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ نے ایک برتن سے غسل فرمایا حالانکہ اس پانی میں آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۴۷ / ۱۲ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا أَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا وَمَا بَقِیَ فَہُوَ لَنَا طَہُوْرٌ وَشَرَابٌ۔

۴۴۸ / ۱۳ وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ تَرِدُہَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّہْرِ مِنْہَا فَقَالَ لَہَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَہُوْرٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

۴۴۹ / ۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ۔

(رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ)

جناب یحییٰ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن العاص بھی تھے ایک جگہ پانی کا حوض ملا تو جناب عمرو بن العاص نے اس حوض کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے حوض پر درندے آتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حوض کے مالک تم ہم کو یہ بات نہ بتاؤ کیونکہ ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر (مالک) اور رزین نے حضرت عمر کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک اور پینے کے قابل ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دھوپ کے پانی سے وضو نہ کرو کیونکہ اس سے برص کا خطرہ ہوتا ہے۔

(دار قطنی)

بَابُ تَطْہِیْرِ النَّجَاسَاتِ نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۰ / ۱۵ عَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ إِنَاءِ أَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۴۵۱/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۵۲/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۵۳/۱۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴/۱۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۵/۲۰ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ

[illegible]

دھوؤ اور (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا کہ اگر تمہارے پاک برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر ناراض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو اس موقع پر سجلا من ماء اور ذنوبا من ماء فرمایا (شک راوی) اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن سرکار نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد سرکار نے اس کو بلا کر فرمایا کہ یہ مسجد پیشاب اور پاخانہ کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ کے ذکر اور قراءۃ قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صحابہ میں کسی کو حکم کیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس پیشاب پر ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکار نے فرمایا اگر تم سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چٹکیوں سے مل کر اس کپڑے کو دھوئے اور اس سے نماز پڑھے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اگر سرکار کے کپڑے کو منی لگ جاتی تو میں اس کو دھویا کرتی اور جب آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھلے ہوئے کا نشان ہوتا (متفق علیہ)

اسود اور ہمام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:- میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچ ڈالا کرتی تھی۔ (مسلم) لیکن علقمہ اور اسود حضرت عائشہ سے اس

وفيه ثم يصلي فيه۔

۴۵۶ــــ ۲۱ وعن أم قيس بنت محصن أنها أتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجلسه رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله۔ (متفق عليه)

۴۵۷ــــ ۲۲ وعن عبد الله بن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا دبغ الإهاب فقد طهر۔ (رواه مسلم)

۴۵۸ــــ ۲۳ وعنه قال تصدق على مولاة لميمونة بشاة فماتت فمر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هلا أخذتم إهابها فدبغتموه فانتفعتم به فقالوا إنها ميتة فقال إنما حرم أكلها۔ (متفق عليه)

۴۵۹ــــ ۲۴ وعن سودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها ثم ما زلنا ننبذ فيه حتى صار شنا۔ (رواه البخاري)

روایت کو اس اضافہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضورؐ اسی کپڑے سے

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ایسے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا پیتا نہ تھا اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھا لیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو مل کر دھویا نہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچا چمڑہ پکانے سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ کی آزاد کردہ لونڈی کی ایک بکری بطور صدقہ دی گئی جو مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ اتاری کہ دباغت کے بعد اس سے فائدہ حاصل کر لیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے (متفق علیہ)

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال اتار کر اسے رنگ لیا اور ہم اس کو نبیذ کے لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۴۶۰ــــ ۲۵ عن لبابة بنت الحارث قالت كان الحسين بن علي في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فبال على ثوبه فقلت البس ثوبا وأعطني إزارك حتى أغسله قال إنما يغسل من بول الأنثى وينضح من بول الذكر رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة وفي رواية لأبي داود والنسائي عن أبي السمح قال يغسل من بول الجارية ويرش من بول الغلام۔

۴۶۱ــــ ۲۶ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وطئ أحدكم بنعله الأذى فإن التراب له طهور۔ (رواه أبو داود ولابن ماجة معناه)

۴۶۲ــــ ۲۷ وعن أم سلمة قالت لها امرأة إني أطيل

جناب لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں سرکار نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ) لیکن ابو داؤد اور نسائی میں ایک اور روایت ابو السمح سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی جوتی پہن کر غلاظت پر چلے تو مٹی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے (ابو داؤد، ابن ماجہ نے اس کے مفہوم کو روایت کیا)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے ان سے

ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

٤٦٣/٢٨ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

٤٦٤/٢٩ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

٤٦٥/٣٠ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٤٦٦/٣١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٤٦٧/٣٢ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ)

٤٦٨/٣٣ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ۔

٤٦٩/٣٤ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

کہا کہ میں طویل دامن کے ساتھ ناپاک جگہ میں چلتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا مابعد پاک کر دے گا (یعنی بعد میں لگنے والی مٹی) (مالک۔ احمد۔ ترمذی لیکن ابوداؤد و دارمی نے فرمایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں)۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، نسائی)۔

حضرت ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پہننے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھانے کی بھی ممانعت کے اضافے سے نقل کیا ہے)

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی مکروہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ملا جس میں تحریر تھا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے استفادہ نہ کرو (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار جانوروں کی کھالوں سے پکانے کے بعد استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (مالک و ابوداؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ کر لے جا رہے تھے ان سے سرکار نے فرمایا کاش تم اس کی کھال اتار لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ مشک مردہ جانور کی ہے سرکار نے فرمایا کھال پکانے رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۷۰/۳۵ ـــ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا طَرِيْقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

بنی عبد الاشہل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر سے مسجد کا راستہ بہت خراب ہے اور خصوصاً بارش کے موسم میں سرکار نے دریافت کیا کہ اس سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں میں نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے میں ہے۔ (ابوداؤد)

۴۷۱/۳۶ ـــ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پر چلنے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

۴۷۲/۳۷ ـــ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ دور رسالت میں کتے مسجد میں آتے اور جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں دھوتے تھے۔ (بخاری)

۴۷۳/۳۸ ـــ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهٖ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں اور جناب جابر کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں۔ (احمد دار قطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۷۴/۱ ـــ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سرکار نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن و رات مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

۴۷۵/۲ ـــ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهْرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار فجر سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے چھاگل اٹھائی جب فراغت کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ

مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہاتھ اور منہ دھویا اس وقت آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے لہذا آپ نے آستین اوپر اٹھانی شروع کیں اور آستین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جبہ اتار کر کندھے پر ڈال لیا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو کر پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا اس وقت میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر مسح فرمایا پھر سوار ہو کر ہم قوم میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں سرکار کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارے سے منع کر دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف کی امامت میں ایک رکعت پڑھی اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد آپ نے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۷۶/۳ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْأَثْرَمُ فِيْ سُنَنِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر مسح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی مہلت دی (اثرم نے اپنی سنن میں نیز ابن خزیمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اسی طرح منتقی میں ہے۔

۴۷۷/۴ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جنابت کے تین شب و روز موزے نہ اتاریں اور پیشاب۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۷۸/۵ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّعْلُوْلٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَّكَذَا ضَعَّفَهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معلول ہے لیکن جب میں نے ابوزرعہ و محمد یعنی بخاری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا یہ صحیح نہیں اور ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۴۷۹/۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۸۰/۷ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد جرابوں اور نعلین مبارکہ پر مسح فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۸۱/۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ بھول گئے تو آپ نے فرمایا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے ایسا ہی حکم فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۸۲/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دین کے معاملات میں اگر رائے کا دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نچلے حصہ مسح کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے (ابوداؤد لیکن دارمی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے)

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

پہلی فصل

۴۸۳/۱۰ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر فضیلت دی گئی (۱) ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲) تمام روئے زمین کو ہماری سجدہ گاہ بنا دیا گیا (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت کے لیے پانی کا قائم البدل کیا گیا۔ (مسلم)

[illegible]

۴۸۴/۱۱ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے قوم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا تمہیں نماز باجماعت سے کس نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے

۴۸۵/۱۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيْكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ میں جنبی ہوا لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناب عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے اس دوران آپ نے نماز نہ پڑھی لیکن میں خاک میں لوٹا اور نماز پڑھی (تیمم کر لیا) جب ہم نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک زمین پر مارے پھر ان کو پھونکا اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھوں پر مسح کیا (بخاری) اور امام مسلم نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان پر پھونکتے پھر اپنے چہرے اور

۴۸۶/۱۳ وَعَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ إِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا فراغت کے بعد آپ ایک دیوار کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصائے مبارک سے کھرچا اور پھر اپنے دستہائے مبارک کو دیوار کو لگائے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا۔ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں پائی لیکن محی السنہ نے اس کو حسن کہہ کر شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۴۸۷/۱۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ إِلٰى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِيْنَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لیے ذریعہ طہارت ہے اگرچہ اس کو دس سال تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت بھی پانی میسر آجائے اس کو اپنے جسم کو لگائے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد لیکن نسائی نے اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے)۔

۴۸۸/۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ فَاحْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُوْنَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَا سَأَلُوْا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر پر روانہ ہوئے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور خون نکلا اسی دوران اس کو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تیمم کا جواز ہے تو ساتھیوں نے کہا نہیں کیونکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے لہٰذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا جب ہم واپس سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کی سرکار کو خبر دی تو آپ نے فرمایا ان لوگوں نے

یَکْفِیْهِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْهَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انھیں مارے جب انھیں معلوم نہ تھا تو جاننے والوں سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو لازم تھا کہ وہ تیمم کرتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ جسم

ہم کو دو حوالے ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عطاء ابن ابی رباح کے حوالے سے نقل کیا۔

۴۸۹ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَآءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَآءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَّلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ نَحْوَهٗ وَقَدْ رَوٰی هُوَ وَاَبُوْدَاؤُدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُّرْسَلًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انھیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرا لیا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری ادا کردہ نماز کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دوہرا اجر ہے۔ دارمی لیکن ابوداؤد نسائی نے عطاء ابن یسار سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۴۹۰ / ۱۷ عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابی الجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کے پاس تھے تو ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ دیوار کے پاس آئے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

۴۹۱ / ۱۸ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّةً اُخْرٰی فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْهِمْ کُلِّهَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْهِمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں تک مسح ہاتھ کے اندرونی حصہ سے کیا۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

مسنون غسل کا بیان

پہلی فصل

۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔
۱

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲

۴۹۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ۔
۳

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سر اور جسم کو دھوئے (غسل کرے) ۔

متفق علیہ

دوسری فصل

۴۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔
۴

۴۹۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ ۔
۵

۴۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ۔
۶

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

۴۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ
۷

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا

(احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے (ابن ماجہ) لیکن ترمذی اور احمد نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن ۔ سینگی لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد ۔

(ابو داؤد)

حضرت قیس ابن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) -

اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیری کے پتوں کے پانی سے غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

تیسری فصل

۴۹۹[۸] ـ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِّنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ -

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ جناب ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے جو غسل کرے تو اس کے لیے بہتر ورنہ واجب نہیں اور تمہیں بتاؤں کہ یہ غسل کا حکم کیونکر شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب تھے پشمینے کا لباس میسر تھا اون کے کپڑے پہنتے اور پیٹھ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد نبوی تنگ تھی اور چھت کھجی اور خس پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پسینے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوئی جب نبی علیہ السلام نے بو کو محسوس فرمایا تو حکم دیا لوگو جب جمعہ آئے تو غسل کرو تیل ملو اور خوشبو لگاؤ جناب ابن عباس نے کہا پھر اللہ نے مال دیا، اون کی بجائے لوگ سوتی کپڑے پہننے لگے سخت محنت کی ضرورت نہ رہی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب (پسینہ وغیرہ) ختم ہو گیا جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْحَيْضِ حیض کا بیان

دوسری فصل

۵۰۰[۱] ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَّدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ تم سے حائضہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا دوران حیض سوائے مجامعت کے تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری ہر

فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہٰذا جناب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ مجامعت نہ کریں یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سرکار ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دودھ پلایا۔

[illegible]

۵۰۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ مجھے حکم فرماتے تو میں پاجامہ کس لیتی تو آپ مجھے لپٹا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور اعتکاف میں ہوتے تو مسجد سے سر مبارک باہر نکال دیتے تو حیض کی حالت میں آپ کا سر دھو دیتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۰۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جس برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نے پیا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا منہ

۵۰۳/۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

۵۰۴/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مصلّٰے اٹھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو سرکار نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں (مسلم)

۵۰۵/۶ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھتے کہ آدھی آپ اوڑھے ہوتے اور آدھی میرے جسم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۰۶/۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتٰى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں مجامعت

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا مِنْ حَكِيْمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

۵۰۷/۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ ۔

۵۰۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۵۰۹/۱۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر کاہن کے کہنے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث حکیم اثرم سے ابو تمیمہ اور ابوہریرہ کے حوالے سے آئی ہے)۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو میرے لیے کیا حلال ہے آپؐ نے فرمایا جو پاجامہ کے اوپر ہو اور اس سے بچنا افضل ہے (رزین لیکن محی السنۃ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی مجامعت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۱۰/۱۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَشُدَّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا ۔

۵۱۱/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو تو میرے لیے کیا کام حلال ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے ساتھ ازار بند باندھ دے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے۔

(مالک و دارمی مرسلاً)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی تو بستر سے چٹائی پر آ جاتی اور اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پاک نہ ہو جاتی۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ — مستحاضہ کا بیان

پہلی فصل

۵۱۲ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِيْ حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے کیا میں نماز ترک کر دوں آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۱۳ (۲) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهٗ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کالا خون آئے تو وہ حیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ وضو کر کے نماز ادا کرو کیونکہ وہ رگ کا خون ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

۵۱۴ (۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو حیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوٹ کس لے (سخت گدی لگائے) اور نماز شروع کر دے (مالک، ابوداؤد، دارمی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

۵۱۵ (۴) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ عدی کے دادا کا نام دینار تھا وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ حیض کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے روزے رکھے اور نماز ادا کرے

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۵۱۶ ۵ وعن حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك من الآخر وإن قويت عليهما فأنت أعلم قال لها إنما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة أيام أو سبعة أيام في علم الله ثم اغتسلي حتى إذا رأيت أنك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة أو أربعا وعشرين ليلة وأيامها وصومي فإن ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وإن قويت على أن تؤخرين الظهر وتعجلين العصر وتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي إن قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعجب الأمرين إلي۔

(رواه أحمد وأبو داود والترمذي)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم پوچھنے اور حالت بتانے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے حیض کا خون کثرت سے آتا ہے، میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روئی ضروری ہے جو خون کو چوس لیتی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا بھی رکھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں جس ایک پر عمل کرو گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے، تم علم خداوندی کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے پر تئیس یا چوبیس دن نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے لیے کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے وہ ایام حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کے لیے غسل کر کے نماز ظہر و عصر کو جمع کر لو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر لو تو ایسا کر لینا اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۱۷ ۶ عن أسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله إن فاطمة بنت أبي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اتنے دن سے نماز ادا نہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

کی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ شیطان کی کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں زردی پائے تو ظہر عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ فجر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد) لیکن مجاہد نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل دشوار ہو تو دو نمازوں کو جمع کرے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۱۸ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۹ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۰ ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱ ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہ رمضان سے دوسرے رمضان مبارک تک کے عرصہ میں کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جبکہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے دیکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا ذرہ باقی رہ جائے گا صحابہؓ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا شائبہ بھی نہ رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص (ابوالیسر انصاری) نے ایک عورت کا بوسہ لیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس موقع پر آیت نازل ہوئی "قائم کرو نماز دن کی ابتدا انتہا اور رات کی کچھ ساعتوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" اس سائل نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور

جناب انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سرزد ہوا ہے جو حد کا مستوجب ہے آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں جناب انس فرماتے ہیں کہ سرکار نے

۲ اس (نماز) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دور فرما دیتا ہے (متفق علیہ)

۴ روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا میری امت میں سے ہر عمل کرنے والے کیلئے ہے (متفق علیہ)

فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے کچھ بھی استفسار نہ فرمایا اور فوراً جماعت کا وقت ہو گیا اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جو حد جاری ہونے کا سبب ہوتی ہے لہٰذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری فرمائیں اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا

۵۲۲ ۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نے یہی باتیں معلوم کیں اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳ ۶ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل ترک نماز کا عمل ہے۔

(مسلم شریف)

دوسری فصل

۵۲۴ ۷ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے اچھی طرح وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کیا خشوع کے ساتھ رکوع کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس شخص کی مغفرت فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت از احمد، مالک، ابو داؤد و نسائی نے اسی طرح روایت کیا)

۵۲۵ ۸ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابو امامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کر کے اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (روایت از احمد و ترمذی)

۵۲۶ ۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

[illegible]

بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ۔

۵۲۷/۱۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

کی عمر کو پہنچیں نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے بستر علیحدہ کر دو۔

(روایت از ابوداؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان جو عہد و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس (نماز) کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد ترمذی نسائی و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۲۸/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ فَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے (مذکورہ ابوالیسر ؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نواحی مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملی تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں نے صرف اس کو چھونے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرما دیں یہ سن کر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ... نے کچھ نہ فرمایا آخر یہ شخص اٹھے اور چلے گئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ آیت) دن کی ابتداء و انتہا اور رات کے تھوڑے حصہ میں نماز کو قائم کرو بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ہدایت نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ یہ حکم صرف انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور عام ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خزاں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا بندہ مسلم اگر رضائے خداوندی کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

۵۳۰/۱۳ ـــ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہو و بھول نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (احمد)

۵۳۱/۱۴ ـــ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی۔ فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی، تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور دلیل اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نور، رہنمائی اور نجات کا سبب نہ ہوگی۔ اس کا حشر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد۔ دارمی۔ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

۵۳۲/۱۵ ـــ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے سوا اعمال میں سے کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔

(ترمذی)

۵۳۳/۱۶ ـــ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور جلا دیئے جاؤ۔ فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کے ذمہ سے اسلام بری ہوا۔ شراب کو مت پینا اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی (بنیاد) ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

اوقات نماز کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

۵۳۴/۱ ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان

الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

۵۳۵ ـ ۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے جناب بلال کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت و تکبیر کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان و اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت ادا فرمائی جبکہ سورج بلندی پر تھا اور اس کی روشنی سفید اور صاف تھی پھر غروب آفتاب کے بعد اذان و اقامت سے نماز مغرب ادا فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان و اقامت کہلوا کر نماز عشاء ادا فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر ادا فرمائی جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز ادا فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک موخر فرمایا جبکہ سورج بلندی پر تھا البتہ وقت مقررہ سے موخر فرمادیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو ادا فرمایا اور ایک تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء ادا فرمائی اور روشنی میں (یعنی طلوع آفتاب سے قبل جو روشنی ہوتی ہے) نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپؐ نے فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے یہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھ لیے۔ (روایت از مسلم)

دوسری فصل

۵۳۶ ـ ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے حرم کعبہ میں مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ تسمے کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چیزوں کا سایہ دوگنا ہوگیا تو نماز عصر ادا کرائی۔ اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور تہائی رات گزرنے

فقال يا محمد هذا وقت الانبياء من قبلك والوقت ما بين هذين الوقتين۔

(رواه ابو داود والترمذي)

کے بعد نماز عشاء کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز فجر پڑھائی پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی اوقات نماز آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے تھے اور اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (روایت از ابوداؤد و ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۷/۴ — عن ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر العصر شيئا فقال له عروة اما ان جبريل قد نزل فصلى امام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له عمر اعلم ما تقول يا عروة فقال سمعت بشير بن ابي مسعود يقول سمعت ابا مسعود يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نزل جبريل فامني فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب باصابعه خمس صلوات۔

(متفق عليه)

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبدالعزیز نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عروہ نے ان سے کہا کہ خبردار ہو کر جناب جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس پر جناب عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے عروہ! غور تو فرمائیے کہ آپ کیا فرماتے ہیں تب جناب عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا [illegible]

۵۳۸/۵ — وعن عمر بن الخطاب انه كتب الى عماله ان اهم امركم عندي الصلوة من حفظها وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلوا الظهر ان كان الفيء ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل مغيب الشمس والمغرب اذا غابت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة۔

(رواه مالك)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے عمال کو ہدایات جاری فرمائیں میرے نزدیک تمہارے اہم فرائض میں نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو وہ نماز کے سو تمام چیزوں کا بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے عمال کو اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے سایہ اصل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج کی روشنی صاف شفاف اور بلند ہو اور سوار دو یا تین فرسخ غروب سے قبل سفر کرے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور عشاء شفق کے غروب کے بعد تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سویا اس کی آنکھیں نہ سوئیں اس فقرہ کو آپ نے تین مرتبہ مکرر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس وقت پڑھی جائے جبکہ ستارے چمکتے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

۵۳۹/۶ — وعن ابن مسعود قال كان قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر في الصيف

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ گرمیوں میں جبکہ سایہ تین سے

ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

پہلی فصل

۵۲۰/۱ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱/۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

۵۲۳/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ

پانچ قدم تک اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک ہوتا تھا۔

ابوداؤد و نسائی

اوقات نماز اور تعجیل کا بیان

سیار بن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اس نماز کو جو دن ڈھلے پڑھی جاتی ہے جس کو تم پہلی نماز (ظہر) کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص مدینہ کے اطراف میں اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج افق پر موجود ہوتا راوی کہتے ہیں کہ جناب ابو برزہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نماز عشاء میں عتمہ (تہائی رات) تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکار عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور نماز فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے برابر والے کو پہچان لینے کے قابل ہوتا۔ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر گوارا فرمالیتے تھے البتہ قبل نماز سونے اور بعد نماز باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے (متفق علیہ)

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نماز ظہر دن ڈھلے اور عصر جبکہ سورج زندہ (روشن) ہوتا نماز مغرب جبکہ اس کا وقت ہو جاتا (غروب آفتاب) اور نماز عشاء اس وقت جلد ادا فرماتے جبکہ نمازی جمع ہو جاتے اور اگر نمازی جمع نہ ہوتے تو تاخیر فرماتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکار کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (متفق علیہ الفاظ حدیث منقول از امام بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو (یعنی تاخیر سے پڑھو)

فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا۔

۵۲۴ (۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵ (۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۶ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (متفق علیہ)

۵۲۷ (۸) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲۸ (۹) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹ (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰ (۱۱) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق جو حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے آپؐ نے نمازِ ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے ایک مرتبہ آگ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض حصوں نے دوسرے حصوں کو کھا لیا ہے تو رب تعالیٰ نے دوزخ کو دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب موسموں کی شدت جو تم گرمی و سردی میں محسوس کرتے ہو دوزخ کے گرم و ٹھنڈے سانس کی وجہ سے ہے (متفق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو وہ دوزخ کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی کی شدت بھی جہنم کے سانس کا نتیجہ ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور جانے والا مضافاتِ مدینہ تک جا کر واپس آجاتا اور سورج بلند ہوتا حدودِ مدینہ بعض اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پر تھے (متفق علیہ)

حضرت انسؓ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں تک دھوپ پیلی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران تھوڑا سا ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال لٹ گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حبط یعنی ختم ہو گئے۔

(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیجؓ روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ہم میں واپس ہونے والا اپنے تیر کے گرنے کی جگہ تلاش کر لیتا (متفق علیہ)

ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء شفق کے ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۱/۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۴/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵/۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي

[illegible]

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فجر ادا فرماتے کہ خواتین چادروں میں لپٹی ہوئیں جب نماز سے واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ (متفق علیہ)

جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوئے تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے دریافت کیا کہ سحری سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ ایک شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کرلے۔

جناب ابو ذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ تجھ پر ایسے حاکم مسلط ہو گئے جو نماز کو یا تو تاخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کرلے وہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت فجر پڑھ لی گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کرلی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت عصر ادا کرلی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کا ایک سجدہ بھی مل گیا اس کو چاہیے کہ نماز عصر مکمل کرلے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کرلے اس کی نماز بروقت مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آجائے یا نیند سے جاگے فوراً ادا کرلے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس کا

ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی وجہ سے کوئی کمی نہیں البتہ کمی بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشاد ربانی ہے "میری یاد کے وقت میری نماز کو ادا کرو۔"

(روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷/۱۸ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے تجھے کفو مل جائے (تو فوراً) اس کا نکاح کر دے۔ (روایت از ترمذی)

۵۵۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

۵۵۹/۲۰ وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبداللہ بن عمر عمری کے حوالہ کے اور کسی ذریعہ سے نہیں ملی جو ناقدین حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں)۔

۵۶۰/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں دو مرتبہ سے زیادہ ایسا نہ ہوا کہ آپ نے نماز کو تاخیر سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

۵۶۱/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت کے مطابق عامل ہو گی (شک راوی) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے ستارے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابوداؤد)[۲]

[۲] اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

۵۶۲/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہوتی تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو تہائی یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

(روایت از احمد ترمذی و ابن ماجہ)

۵۶۳/۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم أعتموا بهذه الصلاة فإنكم قد فضلتم بها على سائر الأمم ولم تصلها أمة قبلكم۔

(رواه أبو داود)

۵۶۴/۲۵ وعن النعمان بن بشير قال أنا أعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة رواه أبو داود والدارمي۔

۵۶۵/۲۶ وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر رواه الترمذي وأبو داود والدارمي وليس عند النسائي فإنه أعظم للأجر۔

نے فرمایا اس نماز (عشاء) میں تاخیر کرو کیونکہ اسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لوگوں نے یہ نماز نہیں ادا کی۔ (روایت از ابوداؤد)

حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز عشاء کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ چاند رات کے تہائی حصہ کی جانب ڈھلتا تھا۔ (روایت ابوداؤد و دارمی)

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہ عظیم اجر کا سبب ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی البتہ نسائی میں عظیم اجر کے الفاظ منقول نہیں ہیں)۔

تیسری فصل

۵۶۶/۲۷ عن رافع بن خديج قال كنا نصلي العصر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ينحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فنأكل لحما نضيجا قبل مغيب الشمس۔ (متفق عليه)

۵۶۷/۲۸ وعن عبد الله بن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلاة العشاء الآخرة فخرج إلينا حين ذهب ثلث الليل أو بعده فلا ندري أشيء شغله في أهله أو غير ذلك فقال حين خرج إنكم لتنتظرون صلاة ما ينتظرها أهل دين غيركم ولولا أن يثقل على أمتي لصليت بهم هذه الساعة ثم أمر المؤذن فأقام الصلاة وصلى۔

(رواه مسلم)

۵۶۸/۲۹ وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوات نحوا من صلاتكم وكان يؤخر العتمة بعد صلاتكم شيئا وكان يخف الصلاة رواه مسلم۔

۵۶۹/۳ وعن أبي سعيد قال صلينا مع رسول الله صلى

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے تھے اس کے بعد ”یا وقت ہوتا کہ اونٹ کو ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پکایا جاتا تھا اور ہم غروب آفتاب سے قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ تہائی رات کے وقت یا اس کے گزرنے کے بعد حجرہ شریف سے باہر آئے اس تاخیر کا سبب دولت سرا میں کوئی مشغولیت تھی یا کوئی اور بات ہمیں اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو جس کا کسی دوسری امت کا فرد منتظر نہیں ہوا۔ اگر مجھے اپنے ساتھیوں پر گرانباری کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ نے مؤذن کو اقامت پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھائی۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (یعنی انہیں اوقات میں) نماز ادا فرماتے جس طرح ہم ادا کرتے ہیں البتہ نماز عشاء ہمارے بعد تاخیر سے ادا فرماتے البتہ تمام نمازیں ہلکی پڑھتے تھے (مسلم)

حضرت ابوسعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العتمۃ فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فأخذنا مقاعدنا فقال إن الناس قد صلوا وأخذوا مضاجعھم وإنکم لن تزالوا فی صلوٰۃ ما انتظرتم الصلوٰۃ ولولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لأخرت ھذہ الصلوٰۃ إلی شطر اللیل۔ (رواہ أبو داؤد والنسائی)

۵۷۰/۳۱ وعن أم سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أشد تعجیلا للظھر منکم وأنتم أشد تعجیلا للعصر منہ۔ (رواہ أحمد والترمذی)

۵۷۱/۳۲ وعن أنس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا کان الحر أبرد بالصلوٰۃ وإذا کان البرد عجل۔ رواہ النسائی۔

۵۷۲/۳۳ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إنھا ستکون علیکم بعدی أمراء یشغلھم أشیاء عن الصلوٰۃ لوقتھا حتی یذھب وقتھا فصلوا الصلوٰۃ لوقتھا فقال رجل یا رسول اللہ أصلی معھم قال نعم۔ (رواہ أبو داؤد)

۵۷۳/۳۴ وعن قبیصۃ بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم أمراء من بعدی یؤخرون الصلوٰۃ فھی لکم وھی علیھم فصلوا معھم ما صلوا القبلۃ۔ (رواہ أبو داؤد)

۵۷۴/۳۵ وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار أنہ دخل علی عثمان وھو محصور فقال إنک إمام عامۃ ونزل بک ما نری ویصلی لنا إمام فتنۃ ونتحرج فقال الصلوٰۃ أحسن ما یعمل الناس فإذا أحسن الناس فأحسن معھم وإذا أساءوا فاجتنب إساءتھم۔ (رواہ البخاری)

کے ساتھ نماز عشاء پڑھی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف نہ لائے اس کے بعد آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہٰذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر سنبھال لئے ہیں بلاشک تم اس وقت تک حالت نماز میں ہوتے ہو جب تک ادائے نماز (با جماعت) کا انتظار کرتے رہتے ہو اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی علالت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز (عشاء) کو نصف شب تک مؤخر کیا کرتا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز ظہر ادا فرماتے تھے جبکہ تم لوگ نماز عصر کے لیے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عجلت کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ گرمی کے موسم میں نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم سرما میں ادائے نماز میں عجلت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امراء کا دور ہوگا۔ جنہیں تمہاری نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزاحم ہوں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے گا لہٰذا تم نماز کو بروقت ادا کرنا۔ اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابوداؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امیر ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے باعث وبال اور تمہارے لیے باعث منفعت ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب تک

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی خدمت میں دوران محاصرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر وہ مصیبت پڑی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت ہمیں فتنہ پردازوں کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس موقع پر جناب عثمان نے فرمایا۔ نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب دوسرے برائی کا ارتکاب کریں تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ

نماز کے فضائل

پہلی فصل

۵۷۵ ۱ — عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۶ ۲ — وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۷ ۳ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۸ ۴ — وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَإِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ۔

۵۷۹ ۵ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمارہ بن رویبہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص آگ میں نہ ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرلی یعنی نماز فجر و عصر پڑھی ہو۔ (روایت مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں مجتمع ہوتی ہیں (صبح کی جماعت شام کو اور شام کی صبح کو واپس جاتی جب پہلی (صبح والی) جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب ہونے کے باوجود دریافت فرماتا ہے تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تھے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب ہم آئے ہیں تو بھی مصروف نماز تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے پس ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ اور تمہارے اعمال کے بارے میں کوئی بات دریافت نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ دریافت فرمائے یا طلب کرے گا وہ اس کو اس کی شان کے مطابق حاصل ہوگی (اور بندے کو اس سے مؤاخذہ ہوگا) اور اس عمل کی پاداش میں بندے کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا (روایت مسلم البتہ مصابیح کے بعض نسخوں میں قشیری کی بجائے قسری منقول ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کتنا اجر ہے اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی حاضری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے لیکن ضرور حاضر ہوں (متفق علیہ)

۵۸۰/۶ ـ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر کوئی نماز فجر و عشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۸۱/۷ ـ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

۵۸۲/۸ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِيَ الْعِشَآءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی تمہاری نماز مغرب کا نام بدلنے میں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو (مغرب کو) عشاء کہتے ہیں اسی طرح یہ دیہاتی نماز عشاء کا نام تبدیل کرنے میں تم پر غلبہ حاصل نہ کر لیں کیونکہ کتاب الٰہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اونٹنیوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس (نماز) میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

۵۸۳/۹ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (یہودیوں کو) ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روکے رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۴/۱۰ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

۵۸۵/۱۱ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں "بے شک قرآن فجر مشہود ہے" سرکار دو عالم نے فرمایا لفظ مشہود سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۶/۱۲ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ

حضرت زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہادت کا اعادہ کروں (اس عمل تکرار کو اصطلاح شریعت میں ترجیع کہتے ہیں) نماز کی طرف آؤ۔ نماز کی جانب آؤ اور اس عمل کی جانب سبقت کرو جو کامیابی و کامرانی کا سبب ہے (دوبار) اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (دوبار) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۹۲ ۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۵۹۳ ۴ وَعَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۵۹۴ ۵ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۹۵ ۶ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

۵۹۶ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس طرح کہی جاتی تھی کہ اس کا ہر فقرہ دو دو مرتبہ کہا جاتا تھا اور اقامت میں صرف ایک مرتبہ سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے بیشک نماز قائم ہو گئی اس جملہ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا (روایت ابوداؤد۔ نسائی و دارمی)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس ۱۹ کلمات اور اقامت کے سترہ ۱۷ کلمات تعلیم فرمائے (روایت احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی و ابن ماجہ)۔

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اذان کا مسنون طریقہ تعلیم فرمائیں تو آپ نے میرے سر کے ابتدائی حصہ پر دست مبارک رکھ کر فرمایا اس طرح پڑھ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز کے ساتھ اس کے بعد اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (دو مرتبہ) اور اشہد ان محمداً رسول اللہ (دو مرتبہ) پہلی آواز سے پست کر کے پڑھ۔ دوبارہ آواز کو بلند کر کے کلمات شہادت کا اعادہ کر۔ اس کے بعد کلمات نماز کی طرف آؤ اور فلاح و نجات کی طرف آؤ پڑھو۔ اگر فجر کی اذان ہے تو اس میں ان کلمات کا دو مرتبہ اضافہ کرو نماز نیند سے بہتر ہے اس کے بعد دو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ (ابوداؤد)۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں بھی سوائے نماز فجر کے تثویب نہ کر روایت ترمذی و ابن ماجہ البتہ امام ترمذی نے یہ اضافہ فرمایا کہ اس حدیث کے راویوں میں ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے یہ فرمایا جب تم اذان پڑھو تو ٹھہر ٹھہر کر اور جب اقامت

الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

۵۸۷/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ۔

۵۸۸/۱۴ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا۔

۵۸۹/۱۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے۔ اس حدیث کو مالک نے جناب زید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے دونوں سے تعلیقاً روایت کی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اول وقت ادا فرماتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز سے زیادہ اور کوئی مشکل نماز نہ تھی لیکن جب آیت نمازوں میں درمیانی نماز کی حفاظت کرو کی اتری تو آپ نے فرمایا کہ اس سے قبل بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی دو نمازیں۔

(روایت احمد و ابوداؤد)

جناب مالک فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ نماز وسطیٰ درمیانی نماز سے مراد نماز صبح ہے۔ (روایت موطا) لیکن ترمذی نے اسے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا جو نماز فجر کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کو لے کر نکلا لیکن جو بازار کی طرف چلا وہ شیطانی جھنڈا لے کر نکلا۔

(روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا بیان

پہلی فصل

۵۹۰/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۱/۲ وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجمع صحابہ میں آگ اور ناقوس کا ذکر کیا گیا اور اس دوران یہود و نصاریٰ کا بھی تذکرہ ہوا۔ اس موقع پر جناب بلال کو یہ حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ جب جناب ایوب سے کیا تو انہوں نے فرمایا سوائے کلمات اقامت (متفق علیہ)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کی تعلیم فرمائی اور فرمایا اس طرح کہو اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے (چار مرتبہ فرمایا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (دو مرتبہ فرمایا) پھر گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (دو مرتبہ) پھر مجھے اعادہ کا حکم دیا کہ کلمات

۔۔ اِذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ۔

کہو تو روانی کے ساتھ اور ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پینے والا پی کر فارغ ہو لے اور قضاء حاجت کو جانے والا اس عمل سے فارغ ہو لے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب تک کہ مجھے مسجد میں آتا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا کہ یہ حدیث سوائے عبدالمنعم کے حوالہ کے نہیں ملی اس کی سند مجہول ہے

۵۹۷/۸ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

زیاد بن حارث صدائی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہٰذا میں نے اذان پڑھی۔ بعد میں جناب بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی ہو وہی اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۹۸/۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے رائے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سنکھ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کیوں نہ مقرر کیا جائے جو نماز کیلئے بلائے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا اٹھو اور نماز کے لیے منادی کرو (متفق علیہ)

۵۹۹/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تا کہ اس کے ذریعہ نماز کے لیے جمع ہونے کی اطلاع کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے میں نے اس سے دریافت کیا اے اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کرو گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نماز کے لیے بلانے کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آخر تک پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ یہ خواب درست ہے اٹھو اور بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلال کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات بتانے لگا اور وہ اذان پڑھتے رہے راوی کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ۔

۶۰۰/۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۶۰۱/۱۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

۶۰۲/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سنے تو چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے (روایت ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ مگر اس میں اقامت کا تذکرہ نہیں ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے لیکن اس میں ناقوس کا تذکرہ نہیں ہے۔)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا راستے میں آپ کا گزر جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیر ہلاتے۔ (ابوداؤد)

امام مالک کو یہ بات پہنچی... کہ ایک مرتبہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے ان سے فرمایا ان کلمات کو نماز فجر میں پڑھا جائے (روایت موطا)

(مرقاۃ ج ۲ ص ۱۲۱) [illegible]

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن سعد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا کہ اذان کے وقت دو انگلیاں کانوں میں ڈالیں کیونکہ یہ عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور جواب اذان کی فضیلت

پہلی فصل

۶۰۳/۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن موذن اپنی طویل گردنوں کی وجہ سے ممتاز ہوں گے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور جب نماز کے لیے تثویب کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب تثویب ختم ہوتی ہے تو واپس آتا ہے اور انسان کے دل میں وسو

حِيْنَ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰۵/۳ — وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۶۰۶/۴ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۷/۵ — وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۰۸/۶ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ڈالتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر فلاں بات کو یاد کر جو اس کو پہلے سے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سنتے جن و انس اور کوئی دوسرے مؤذن کی آواز کو مگر وہ گواہی دیں گے اس کے لیے قیامت کے دن۔

(روایت بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مؤذن نے کہے ہیں اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص میری بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کسی کو نہیں ملے گا۔ مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے

[illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر کہے اور سننے والا اس کے جواب میں اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی حضور قلب کے ساتھ ان کلمات کو ادا کرے تو وہ داخل جنت ہو گا۔

(روایت مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی (ترجمہ دعا) اے اللہ اس دعوت توحید اور نماز قائمہ کے واسطے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔

(بخاری)

۶۰۹/۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۱۰/۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۱۱/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حملہ آور ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان سنتے تو رک جاتے تھے اور حملہ آور نہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نار دوزخ سے آزاد ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (روایت مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کی ربوبیت نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (روایت مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہے دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری مرتبہ سرکار نے فرمایا یہ اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۶۱۲/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

۶۱۳/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۶۱۴/۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضمانت دار اور مؤذن امین ہے خداوندا اماموں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنوں کی بخشش فرما (روایت ابوداؤد ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت مصابیح کے لفظوں میں ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کہی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے۔

(روایت ترمذی ابوداؤد وابن ماجہ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب بکریوں کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ

عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۶۱۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۶۱۶/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلٰى قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَقَالَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى۔

۶۱۷/۱۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِيْ قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهٖ أَجْرًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۶۱۸/۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْلَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۶۱۹/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۶۲۰/۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی جانب دیکھو جو میری خشیت کی وجہ سے اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے لہٰذا میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما دی ہے اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (ابوداؤد ونسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے پہلا وہ غلام ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا دوسرا وہ شخص ہے جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی اور تیسرا وہ جو شب و روز پانچوں نمازوں کیلئے اذان کہتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کی اس کی آواز کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور تمام خشک و تر اس کے لیے گواہی دیتے ہیں اور جماعت کے لیے حاضری دینے والے کے لیے پچیس نمازوں کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان جو کوتاہی اس بندے سے صادر ہوئی ہے اس کو معاف کر دیا جاتا ہے روایت ابوداؤد ابن ماجہ البتہ نسائی نے رطب و یابس تک نقل کیا ہے اور یہ کہا موذن کیلئے اتنا ہی اجر جتنا نمازی کے لیے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں سرکار نے مجھے قوم کا امام مقرر کر کے حکم فرمایا کہ تم قوم کے ضعیفوں کے ساتھ اقتدا کرو اور ایسا موذن مقرر کرو جو اذان کہنے کا اجر (مشاہرہ) نہ لے روایت احمدؒ ابوداؤد ونسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مغرب کے وقت پڑھنے کے لیے یہ کلمات تعلیم فرمائے (ترجمہ) خداوندا یہ تیرے دن کی رخصت رات کی آمد اور تیری بارگاہ میں مناجات کا وقت ہے لہٰذا میری مغفرت فرمائیے۔ (ابوداؤد و بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوامامہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب بلال نے اقامت شروع کی جب قد قامت الصلوٰۃ پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور اس کو بقا عطا فرمائے اور اقامت کے دوسرے الفاظ کے جواب میں وہی فرمایا جو جناب عمرؓ کی حدیث میں اذان کے جواب میں گزرا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان و اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

(رواہ ابو داود والترمذی)

۶۲۱/۱۹ وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلحم بعضهم بعضا وفي رواية وتحت المطر رواه ابو داود والدارمي الا انه لم يذكر وتحت المطر۔

۶۲۲/۲۰ وعن عبد الله بن عمرو قال رجل يا رسول الله ان المؤذنين يفضلوننا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما يقولون فاذا انتهيت فسل تعطه۔

(رواہ ابو داود)

(ابوداؤد و ترمذی)۔

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں یا یہ فرمایا (شک راوی) کم ہی رد ہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت (روایت ابوداؤد و دارمی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موذن حضرات ہم پر فوقیت حاصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں (یعنی اذان کا جواب دو) اور اس کے بعد دعا کرو تمہیں مقصود مل جائے گا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۶۲۳/۲۱ عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الشيطان اذا سمع النداء بالصلوة ذهب حتى يكون مكان الروحاء قال الراوي والروحاء من المدينة على ستة وثلثين ميلا۔

(رواہ مسلم)

۶۲۴/۲۲ وعن علقمة بن وقاص قال اني لعند معاوية اذ اذن مؤذنه فقال معاوية كما قال مؤذنه حتى اذا قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله فلما قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال بعد ذلك ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك۔

(رواہ احمد)

۶۲۵/۲۳ وعن ابي هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال ينادي فلما سكت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال مثل هذا يقينا دخل الجنة۔ (رواہ النسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور روحاء پہنچ جاتا ہے راوی فرماتے ہیں روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس میل دور ہے۔

(مسلم)

حضرت علقمہ بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت موذن نے اذان پڑھی تو آپ بھی موذن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا اور جب موذن نے حی علی الفلاح کہا تو بھی آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا اس کے بعد موذن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہونے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

(احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۶۲۶/۲۴ وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سمع المؤذن يتشهد قال وانا وانا۔

(رواه ابو داؤد)

۶۲۷/۲۵ وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اذن ثنتي عشرة سنة وجبت له الجنة وكتب له بتاذينه في كل يوم ستون حسنة ولكل اقامة ثلاثون حسنة۔ (رواه ابن ماجة)

۶۲۸/۲۶ وعنه قال كنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواه البيهقي في دعوات الكبير۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور موذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ فرماتے اور میں بھی۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہمیں یہ حکم تھا کہ ہم اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (بیہقی بحوالہ دعوات کبیر)

باب فیہ فصلان

بعض احکام اذان

پہلی فصل

۶۲۹/۱ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم قال وكان ابن ام مكتوم رجلا اعمى لا ينادي حتى يقال له اصبحت اصبحت۔

(متفق عليه)

۶۳۰/۲ وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الافق رواه مسلم ولفظه للترمذي۔

۶۳۱/۳ وعن مالك بن الحويرث قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وابن عم لي فقال اذا سافرتما فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما۔

(رواه البخاري)

۶۳۲/۴ وعنه قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رايتموني اصلي واذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم احدكم ثم ليؤمكم اكبركم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہٰذا تم سحری تک کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں۔ راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور فجر مستطیل تمہیں سحری کھانے سے نہ روکیں البتہ فجر مستطیر (کناروں میں پھیلی روشنی) دیکھ کر کھانے سے ہاتھ روک لو۔ (مسلم والفاظ ترمذی)

حضرت مالک ابن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا جب تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کہو اور تم میں معمر فرد امامت کرے۔ (بخاری)

حضرت مالک بن حویرث ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۶۳۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

کا معزز شخص امامت کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا۔ تھکان کی وجہ سے اونگھ آنے لگی تو سواری سے اتر کر جناب بلال سے فرمایا بقیہ رات تم جاگو اور ہماری پہرہ داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور علیہ السلام محو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز نفل ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلع کی طرف منہ کر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپنے لگیں اور سو گئے۔ فجر کے وقت نہ تو سرکار بیدار ہوئے اور نہ بشمول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ کھلی جب دھوپ پھیلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز قضا ہونے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرنے لگے سرکار میری بھی وہی کیفیت ہوئی جس سے آپ ہمکنار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس لو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں حجرہ سے نکل آیا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ جتنی نماز ملے اس کو پڑھو بقیہ کو بعد میں مکمل کرو۔ (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔

(اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے)

تیسری فصل

٦٣٦/٨ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْزِلُوْا وَأَنْ يَّتَوَضَّئُوْا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ أَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهٗ كَمَا يُهْدَأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر مکہ کے راستے میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکار اور صحابہ سو گئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آ گئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جلدی سوار ہوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں تھوڑی دور جا کر سرکار نے اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں (شک راوی) سرکار کی امامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکار صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو ملاحظہ کیا کہ سب پر گھبراہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور جب اس کو یاد آئے اور گھبراہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اسی طرح پڑھے جس طرح ہر وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو لٹایا اور اسی طرح تھپکیاں دیتا رہا جیسے بچوں کو سلانے کے لیے تھپکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سو گئے پھر حضرت بلال کو بلایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب ابوبکر نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

٦٣٧/٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں موذنوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجد اور اوقات نماز

پہلی فصل

٦٣٨/١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ۔

۶۳۹ ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ ثَلٰثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَ كَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۴۰ ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۱ ۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۲ ۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۳ ۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۴ ۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۴۵ ۸ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ اسے بخاری و مسلم نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب اسامہ بن زید عثمان ابن طلحہ حجبی بلال بن رباح تھے آپ نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرا دیا اور تھوڑی دیر اندر قیام فرمایا جب باہر آئے تو میں نے بلال سے دریافت کیا کہ سرکار اندر کیا کر رہے تھے کہنے لگے آپ نے ایک ستون دائیں جانب دو ستون بائیں جانب تین ستون عقب میں کیے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار گنا ثواب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر قبا تشریف لاتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۶ ـ ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۷ ـ ۱۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۳۸ ـ ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۳۹ ـ ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۰ ـ ۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلٰوتِهِ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو اول دن میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی جنت میں کرے گا صبح کے وقت یا آخر دن میں (یعنی جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو) (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے اجر و ثواب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو دور سے آیا ہو۔ اور جو شخص کہ انتظار نماز کرتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قرب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہاں... یا رسول اللہ ہمارا یہی ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو مسجد تک آنے میں (ثواب کی غرض سے) تمہارے قدم گنے جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عاطفت فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ نوجوان جو بچپن سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے اور مسجد سے واپسی کے بعد پھر مسجد واپسی کی تمنا اور آرزو کرے (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ملیں اور اس کے لیے جدائی اختیار کریں (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رقت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنی طرف بلائے تو یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا؟

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر یا بازار

فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے صرف ادائے نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور جو شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو روک لیتی ہے اور فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ کیا کہ وہ کہتے ہیں خداوندا اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۶۵۱ / ۱۴ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

۶۵۲ / ۱۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

۶۵۳ / ۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آتے تھے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کر کے اس میں بیٹھتے۔

(متفق علیہ)

۶۵۴ / ۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری وہ چیز واپس نہ ملے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

۶۵۵ / ۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو اس کو چاہیے

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۶/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۷/۲۰ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۵۸/۲۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهٗ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۶۰/۲۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۶۱/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ اچھے اعمال میں سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے، اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔
(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوکے یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابوسعید کی روایت کے مطابق اپنے بائیں جانب تھوکے۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہٰذا تم قبور کو سجدہ گاہ نہ بناؤ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔
(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان کی حیثیت نہ دو۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

٦٦٢/٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے (مدینہ طیبہ میں سمت قبلہ جانب جنوب ہے) (ترمذی)

٦٦٣/٢٦ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جناب طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد لے کر حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہم نے آپ سے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیسا ہے تب سرکار نے ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں کلی کی اور اس پانی کو ایک چھاگل میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے علاقہ میں پہنچو تو اپنے کلیسا کو توڑ کر یہ پانی وہاں ڈال دینا اور اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ آج کل گرمی کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں سوائے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

(نسائی)

٦٦٤/٢٧ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکانوں اور محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

٦٦٥/٢٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں سرکار نے فرمایا تھا لیکن تم مساجد کو اسی طرح زیب و زینت دو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

٦٦٦/٢٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

٦٦٧/٣٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال خیر پیش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالتا ہے اور میرے سامنے

إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۶۷۲/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

۶۷۳/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۶۷۴/۳۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۷۵/۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

سے اضافہ کے ساتھ اس طرح مروی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے ہو کہ مقربین فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کفارات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور کفارات کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے جس نے ایسا کیا تو وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا۔ رب کریم نے فرمایا اے نبی جب تم نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوندا جب تو اپنے بندوں

[illegible]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ (۱) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کر دے یا غازی بنا کر اجر و ثواب سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۲) وہ شخص جو مسجد کے لئے گھر سے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۳) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے داخل ہوا (ابو داؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے وضو کر کے نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے نکلا اس کا اجر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے بحالت احرام میں حج کے لیے روانہ ہوا اور جو شخص نماز چاشت کے لیے چلا اور نماز کے لیے کوشش کی اس کو عمرہ کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار جس کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر علیین میں لکھا جاتا ہے (احمد و ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے سرکار نے فرمایا جنت کے باغ مساجد ہیں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ، اللہ اکبر کی تسبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں کسی کام سے آئیں وہ اس کا حصہ ہے۔ (ابو داؤد)

٭ مصابیح سے منقول ہیں اور عبدالرحمٰن بن عائش کے الفاظ سوائے شرح السنہ کے اور کہیں منقول نہیں۔)

مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

٦٦٨ / ٣١ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ۔

٦٦٩ / ٣٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

٦٧٠ / ٣٣ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

٦٧١ / ٣٤ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهُ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ

میری امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس سے بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو (ترمذی ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی روشنی کی بشارت دے دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے یہ حدیث سہل بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد کی خبر گیری کرتا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دو کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے خصی ہونے کی اجازت دے دیں آپ نے فرمایا کہ خصی ہونے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا خصی ہونا یہ ہے کہ ہم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر مجھے سیاحت کی اجازت دے دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری سیاحت اللہ کے راستہ میں جہاد ہے میں نے کہا کہ پھر تو مجھے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجاز [illegible] تو آپ نے فرمایا کہ میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں (شرح السنۃ)

حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ رو [illegible] کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب تو خوب جانتا ہے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا (یعنی تمام جزوی و کلی علوم مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات) اس کے بعد نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابراہیم کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ پختہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں (ترمذی و دارمی مرسلاً لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ

۶۷۶/۳۸ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا إِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى۔

۶۷۷/۳۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۶۷۸/۴۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۶۷۹/۴۱ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ۔

۶۸۰/۴۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَأَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔

حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے صلی اللہ علی محمد وسلم اس کے بعد کہتے ہیں۔ خداوندا میرے لیے گناہوں کو معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر آتے تو بھی درود وسلام پڑھتے اور دعائے مغفرت کے بعد یہ کہتے خداوندا اپنے فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی) لیکن احمد اور ابن ماجہ نے فرمایا کہ جب مسجد میں جاتے اور واپس آتے تو صلی اللہ علی محمد وسلم کی بجائے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے۔ امام ترمذی نے فرمایا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کی سند متصل نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی دادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا تھا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی۔ خرید و فروخت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ابو داؤد و ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کچھ بیچ رہا ہے یا کوئی شخص خرید رہا ہے تو یہ کہو کہ اللہ تیری تجارت میں برکت نہ کرے اور اگر کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا پاؤ تو اس سے کہو اللہ کرے کہ تیری گم شدہ چیز نہ ملے۔

(ترمذی۔ دارمی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اور مسجد میں حدیں (زنا چوری وغیرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے (ابو داؤد صاحب جامع الاصول نے جناب حکیم کی روایت سے اور مصابیح نے حضرت جابر سے روایت کی ہے)۔

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پودوں (لہسن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجد میں نہ آؤ اور اگر تمہیں انہیں کھانا ہی ہے تو ان کی بدبو کو پکا کر ختم کر دو۔ (ابو داؤد)

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

٦٨١ (٤٣) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

٦٨٢ (٤٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٦٨٣ (٤٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٦٨٤ (٤٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

٦٨٥ (٤٧) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ أَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ أَسْأَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ أَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا سجدہ گاہ ہے سوائے مقبرے اور غسلخانے کے ۔

(ابوداؤد - ترمذی - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا جو (۱) کوڑا گھر (۲) قربانگاہ (۳) مقبرہ (۴) چوراہے (۵) غسلخانے (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) اور خانہ کعبہ کی چھت پر ۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان جاتی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد - ترمذی نسائی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی جگہ سب سے بہتر ہے جب اس سوال پر حضور علیہ السلام خاموش رہے یا یہ فرمایا کہ میں اس وقت تک خاموش رہوں گا جب تک جبرئیل وحی لائیں (شک راوی) چنانچہ جبرئیل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبرئیل نے کہا مسئول اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے نہیں ہوا تھا سرکار نے دریافت فرمایا وہ کس طرح تو جبرئیل نے بتایا آپ کے اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے صرف ستر ہزار پردے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں م

(ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن عمر سے روایت کیا ہے)

تیسری فصل

٦٨٦ (٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَأْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ أَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

٦٨٧/٤٩ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

٦٨٨/٥٠ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٦٨٩/٥١ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ إِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ)

٦٩٠/٥٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَإِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٦٩١/٥٣ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ

بھلائی کی خاطر آیا کہ علم سیکھے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح سے ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور ارادے سے آتا ہے تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے اگر ایسا ہو تو ان کے پاس نہ بیٹھو، اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے کنکر مارا جب میں جاگا تو دیکھا کہ وہ جناب عمر تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو بلا کر لاؤں۔ میں گیا اور ان دونوں کو لا کر جناب عمر کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو یا کہاں سے آئے ہو (شک راوی) انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا اگر تمہارا تعلق مدینے سے ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا کیونکہ تم مسجد نبوی میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک کنارہ پر ایک چبوترہ بنوایا جس کو بطیحاء کہا جاتا تھا آپ نے حکم دیا تھا جو شخص بیکار کی باتیں کرنا چاہے یا شعر خوانی کرنا چاہے یا بلند آواز سے بولے تو وہ مسجد سے اس چبوترہ کی جانب آ جائے۔ (موطا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر بلغم دیکھی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اٹھے اور اس کو اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ اس حال سے خالی نہیں کہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور بلاشک اس کا رب اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ کو نہ تھوکے اور یہ عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد آپ نے اپنی چادر میں تھوکا اور اس کو مل کر فرمایا یا اس طرح کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم قال إن رجلا أم قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه حين فرغ لا يصلي لكم فأراد بعد ذلك أن يصلي لهم فمنعوه وأخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت أنه قال إنك قد آذيت الله ورسوله۔

(رواه أبو داود)

۶۹۲/۵۲ وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة عن صلوة الصبح حتى كدنا نتراءى عين الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجوز في صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصافكم كما أنتم ثم انفتل إلينا ثم قال أما إني سأحدثكم ما حبسني عنكم الغداة إني قمت من الليل فتوضأت وصليت ما قدر لي فنعست في صلوتي حتى استثقلت فإذا أنا بربي تبارك وتعالى في أحسن صورة فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الأعلى قلت لا أدري قالها ثلثا قال فرأيته وضع كفه بين كتفي حتى وجدت برد أنامله بين ثديي فتجلى لي كل شيء وعرفت فقال يا محمد قلت لبيك رب قال فيم يختصم الملأ الأعلى قلت في الكفارات قال وما هن قلت مشي الأقدام إلى الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلوات وإسباغ الوضوء حين الكريهات قال ثم فيم قلت في الدرجات قال وما هن قلت إطعام الطعام ولين الكلام والصلوة بالليل والناس نيام قال سل قال قلت اللهم إني أسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وأن تغفر لي وترحمني

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور دوران قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ شخص اب تمہارا امام نہ بنے ایک مرتبہ اس شخص نے امامت کرنی چاہی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار نے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ جب یہ ڈر ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو جائے گا آپ عجلت سے تشریف لائے اقامت کہی گئی اور حضور نے اختصار کے ساتھ قرأت کر کے نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیٹھے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج کی تاخیر سے آمد کی وجہ بتاتا ہوں۔ میں رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کہ مقدر ہو چکی تھی پھر مجھے نماز میں اونگھ آ گئی اور جسم بھاری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں رب کریم نے اس جملہ کا تین بار اعادہ فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اس کے بعد ہر چیز مجھ پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ کفارات کے بارے میں رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز با جماعت کے لیے مسجد جانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا اور ناگواری کے وقت مکمل وضو کرنا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس کے

وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۶۹۳/۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۶۹۴/۵۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۶۹۵/۵۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ.

۶۹۶/۵۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۶۹۷/۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ

علاوہ کس چیز میں مصروف بحث ہیں میں نے کہا درجات کے بارے میں۔ رب کریم نے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے جواب دیا کھانا کھلانا نرمی سے گفتگو کرنا۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا مانگو جو کچھ مانگنا ہے میں نے کہا خداوندا میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے برائیوں سے بچنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے مغفرت اور رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر ۲؎

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی عظمت اس کی بزرگی اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مردود سے سرکار نے فرمایا جو یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری آرام گاہ کو بت نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہوا جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا

(امام مالک مرسلاً)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے تھے بعض راوی فرماتے ہیں کہ حیطان سے مراد باغات ہیں (احمد لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے جس کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد میں (مسجد نبوی) پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۱؎ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲؎ اپنی طرف بلائے خداوندا میں تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ کو محبوب رکھتا ہو اور اس عمل کی محبت جو تیرے قرب خاص کا سبب بنے ان کا سوال کرتا ہوں اور جو خواب کے میں ۳؎ یہ سچ ہے اس کو سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ (احمد و ترمذی)

مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر ہوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال پھر سرکار نے فرمایا تمہارے لیے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لیا کرو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

پہلی فصل

۶۹۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ چادر کا داہنا پلہ بائیں کندھے پر اور بایاں داہنے کندھے پر تھا یہ طریقہ اشتمال کہلاتا ہے یعنی چادر کے دونوں کنارے کاندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۶۹۹/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھے جبکہ اس کے کاندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو

(متفق علیہ)

۷۰۰/۳ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے (یعنی دائیں کنارہ کو بائیں کاندھے اور بائیں کنارے کو دائیں کاندھے پر ڈالے۔ (متفق علیہ)

۷۰۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَّأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھاری دار چادر میں نماز پڑھی اور آپ نے اس کی دھاریوں کو دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کو دے کر اس کی انبجانیہ میرے لیے لے آؤ یہ ابھی میری نماز میں مائل ہوئی ہے (متفق علیہ) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاریاں دیکھیں پس مجھے اس سے فتنہ کا ڈر ہے۔

۷۰۲/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پاس ایک باریک رنگین منقش پردہ تھا جس سے مکان کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا سرکار نے ان سے فرمایا کہ اس پردہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

۷۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا پیش کی گئی آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتارتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پہننا پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۷۰۴/۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَجُلٌ أَصِيْدُ فَأُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیص کے ساتھ نماز ادا کر لوں سرکار نے فرمایا ہاں لیکن اس میں گھنڈی لگا لو دیا سے بند کر لو اگرچہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو (ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح)

۷۰۵/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ إِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهٗ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهٗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنا تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس سے سرکار نے فرمایا جاؤ اور جا کر وضو کرو وہ گیا اور جا کر وضو کر آیا اس موقعہ پر ایک شخص نے دریافت کیا سرکار کیا بات ہے آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ یہ تہبند کو لٹکائے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد)

۷۰۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۷/۱۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوْهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا عورت کرتے اور اوڑھنی سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پاجامہ نہ پہنے ہو۔ آپ نے فرمایا جبکہ کرتا لمبا ہو اور اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانپ لے (ابوداؤد۔ اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

۷۰۸ / ۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۹ / ۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی مخالفت کرو وہ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۷۱۰ / ۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز آپ نے نعلین مبارک اتاریں اور بائیں طرف رکھ دیں صحابہ نے دوران نماز جب یہ انداز دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی جوتے اتار لیے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گندگی چیسٹر لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں اتار دیں اب اگر تم سے کوئی مسجد میں آئے تو جوتوں کو دیکھ لے اگر اس میں نجاست لگی ہے تو اس کو جھاڑ کر نماز پڑھے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۷۱۱ / ۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِ غَيْرِهٖ إِلَّا أَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں نہ رکھے کیونکہ وہ کسی کے دائیں جانب ہو جائیں گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو لہٰذا ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو پہنے نماز پڑھے (ابوداؤد اور ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

تیسری فصل

۷۱۲ / ۱۵ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کو بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالا ہوا تھا (مسلم)

۷۱۳/۱۶ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۷۱۴/۱۷ — وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہبند کو گردن میں باندھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جناب جابر نے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسا احمق بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۷۱۵/۱۸ — وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ ہمیں اللہ نے وسعت دی ہے لہٰذا دو کپڑے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

پہلی فصل

۷۱۶/۱ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عیدگاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برچھی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

۷۱۷/۲ — وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو مکہ میں مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے خیمے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انھوں نے سرکار کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے وضو کے غسالہ کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی ملتا وہ بدن سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٧١٨/٣ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى أُخْرَتِهِ۔

٧١٩/٤ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ۔

٧٢٠/٥ وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٧٢١/٦ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ۔

٧٢٢/٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِي ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٧٢٣/٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے دامن کو اٹھائے خیمہ سے باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ حضور علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو بٹھا کر اس کی جانب منہ کر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو ٭ آپ کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ وہ اونٹ کا پالان سامنے رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کا سترہ بناتے اور نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پالان کی پچھلی لکڑی کی طرح سترہ سامنے رکھے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے

(مسلم)

حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے تو وہ چالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہنے کو نمازی کے آگے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابوالنضر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے چالیس سال یا چالیس مہینے یا دن فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روکا جائے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان (بخاری اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتے اور گدھے کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ اس کو محفوظ کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان حائل ہوتی یعنی

الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنازہ (سیدھا) کی مانند لیٹی ہوتی۔ (متفق علیہ)

۷۲۴ ۹ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب قریب البلوغ تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ کی جانب آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ کر صف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۷۲۵ ۱۰ ـ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لاٹھی کو کھڑا کرے اور لاٹھی بھی نہ ہو تو اپنے سامنے ایک خط ہی کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۷۲۶ ۱۱ ـ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔ (ابوداؤد)

۷۲۷ ۱۲ ـ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ وَّلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ داہنی یا بائیں بھوں کے متوازی رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

۷۲۸ ۱۳ ـ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ (ہمارا چچا) جناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی (ابوداؤد و نسائی)۔

۷۲۹ ۱۴ ـ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی

اسْتَطَعْتَ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے سامنے گزرنے والے کو دور کرو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۷۳۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے تھے، جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں پیر سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پیر پھیلا دیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکانوں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

۷۳۱/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی بھائی کے آگے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے اور نماز پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہنے کو بہتر شمار کرے۔ (ابن ماجہ)

۷۳۲/۱۷ وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ دھنسا دیا جانا گوارا کرے اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔ (مالک)

۷۳۳/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت منقطع کر دیتے ہیں اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مار کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ صفات نماز

پہلی فصل

۷۳۴/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۳۵/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۳۶/۳ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ

کے ایک گوشہ میں رونق افروز تھے اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی، وہ گیا نماز ادا کی اور پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی سو وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز سکھا دیں تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ اور قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر نہ پست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھتے اور شیطان کی نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں کہنیوں کو زمین پر اس طرح بچھانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پنجے بچھاتے ہیں اور نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ کمر کی ہڈی

رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے تمام مہرے اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے نہ ان کو سکیڑتے اور نہ کہنیوں کو زمین پر بچھاتے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے بڑھا کر دائیں پیر کو کھڑا رکھ کر سرین کے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

۷۳۷/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے اسی طرح جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی تکبیر کہتے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(متفق علیہ)

۷۳۸/۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

۷۳۹/۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب آپ رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اسی طرح کرتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ کانوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے۔

(متفق علیہ)

۷۴۰/۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طاق رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)

۷۴۱/۸ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى فلما أراد أن يركع أخرج يديه من الثوب ثم رفعهما وكبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه۔

(رواه مسلم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر اپنے ہاتھ چادر کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر کرتے ان کو اٹھا کر تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے تھے

(مسلم)

۷۴۲/۹ وعن سهل بن سعد قال كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى في الصلاة۔ (رواه البخاري)

حضرت سہل بن سعد فرماتے تھے کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ بحالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے

(بخاری)

۷۴۳/۱۰ وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركعة ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوي ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك في الصلاة كلها حتى يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے تکبیر تحریمہ کہتے جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے جب رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب جھکتے تو تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قعدہ کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

(متفق علیہ)

۷۴۴/۱۱ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الصلاة طول القنوت (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۷۴۵/۱۲ عن أبي حميد الساعدي قال في عشرة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فاعرض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم كبر ثم قرأ ثم كبر ورفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم ركع ووضع راحتيه على ركبتيه ثم اعتدل فلا يصبي رأسه ولا يقنع ثم يرفع رأسه فيقول سمع الله لمن

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز کے بارے میں بتاؤں تو انھوں نے کہا بتائیے میں نے کہا کہ سرکار جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر تکبیر کہتے ہیں، پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور رکوع میں کمر کو سیدھا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور نہ زیادہ بلند کرتے پھر سر کو اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک۔

حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى

پھر اعتدال تک اٹھا کر تکبیر کہتے اور سجدہ میں چلے جاتے اور سجدہ میں ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھول لیتے پھر سر اٹھاتے پھر بائیں پیر کو بچھا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے اپنی اصل حالت میں آجاتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجاتیں پھر زمین سے اٹھتے اور دوسری رکعت اسی طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست مبارک کندھوں تک اٹھا کر تکبیر کہتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کہی تھی اسی طرح بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو بایاں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پہ بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقۂ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے درست کہا۔ (ابوداؤد، دارمی) لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے ابو حمید سے اس طرح نقل کیا کہ رکوع کے وقت اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے گویا کہ ان کو پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو چلے کی مانند کمان سے جدا کرتے ہوئے بغلوں سے جدا رکھتے پھر سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو رانوں پر لگائے بغیر دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ ہوتا تھا دائیں پیر کا اوپری حصہ قبلہ رخ اور بایاں پیر بچھا ہوا ہوتا تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو نشست بائیں پیر کے تلوے پر ہوتی اور دایاں پیر کھڑا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو بایاں سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے۔

إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَّاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۷۹۶/۱۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۹۷/۱۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۷۹۸/۱۵ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنِ السُّجُوْدَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَّسِيْرٍ وَّرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ۔

۷۹۹/۱۶ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَّتَضَرُّعٌ وَّتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے پھر تکبیر تحریمہ کہتے (ابوداؤد ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی لو سے لگاتے تھے)۔

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو تمہاری نماز نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو۔ جب رکوع میں جاؤ تو اپنے گھٹنوں کو ہتھیلیوں اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں ٹھہر کر اپنی کمر کو سیدھا کر لو اور جب رکوع مکمل کر لو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس طرح سیدھے کھڑے ہو کر ریڑھ کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں اسی طرح اطمینان سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح ہر رکعت اور اس کے سجدہ میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے (مصابیح) لیکن ابوداؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی و نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... وضو کر اور بعد میں کلمہ شہادت پڑھ پھر اچھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے تلاوت کرو ورنہ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے پھر رکوع کر۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے جس میں خشوع، خضوع اور مسکنت کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے ہاتھ دعا کے لیے) اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر یہ فرمایا ہاتھوں کو پروردگار کی

وَجْهِكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جانب بلند کر اور تیری ہتھیلی کا رخ تیرے چہرہ کی جانب ہو پھر اس طرح کہ اے میرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے الفاظ میں وہ (نماز) ناقص ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۷۵۰/۱۷ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید بن حارث بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۷۵۱/۱۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز بائیس مرتبہ تکبیر کہی تو میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص بیوقوف ہے تو انہوں نے فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (بخاری)

۷۵۲/۱۹ وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ معمول اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔ (مالک)

۷۵۳/۲۰ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح نماز پڑھاؤں جب آپ نے نماز پڑھائی تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی ابوداؤد نسائی) لیکن جناب ابوداؤد نے فرمایا کہ اس معنیٰ میں یہ حدیث درست نہیں ہے)۔

۷۵۴/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر (اللہ اکبر) تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۷۵۵/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی امامت فرمائی صفوں کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ إِنَّكُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

پر نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہؐ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا اے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کہ سامنے دیکھتا ہوں۔

(احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

پہلی فصل

۷۵۶ - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں نے آپ سے معلوم کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوندا میرے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ خداوندا مجھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے خداوندا میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔ (متفق علیہ)

۷۵۷ - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اس کے بعد فرماتے میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت حنیف پر ہوں مشرکوں میں سے نہیں میری نماز ارکان عبادت، میری حیات، موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے حسن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھائیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ برے اخلاق سے ہمیں پھیر دے اور ایسا کرنے والا تیرے

وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ۔

سوا کوئی نہیں میں تیری خدمت میں تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ برائی کا تصور بھی تیرے لیے نہیں میں تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تو برکت عطا کرنے والا اور بلند ہے میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے خداوندا میں نے تیرے لیے رکوع کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میری سماعت بصارت، گودے، ہڈی اور پٹھوں نے خشوع وخضوع کیا۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوندا تیرے لیے حمد وثنا ہے آسمانوں اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں جو کچھ تو چاہے اور جب سجدہ کرتے تو کہتے خداوندا میں نے تیرے لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میں نے چہرہ کو جھکایا اس ذات کے لیے جس نے اس کو بنایا اور صورت دی کان اور آنکھیں چہرے پر سجائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت ہے اور بہترین تخلیق فرمانے والا ہے پھر تشہد اور سلام کے درمیان کہتے خداوندا میری وجہ سے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما جو پوشیدہ طور پر ہوں یا ظاہر یا جو زیادتی ہوئی ہو اور ان سب باتوں سے درگذر فرما جن کو تو زیادہ جانتا ہے تو ہی اول اور آخر

۷۵۸/۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نماز کے لیے آئے اور جب صف میں شامل ہوئے تو ان کا سانس چڑھا ہوا تھا انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر کہا تمام تعریفیں اللہ کی ہیں بہت سی حمد وثنا نہایت پاکیزہ اور برکت والی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا کون صاحب ہیں جس نے یہ کلمات کہے ہیں حاضرین خاموش رہے تو سرکار نے دوبارہ استفسار فرمایا لیکن اب بھی سب خاموش رہے تو تیسری بار سرکار نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کی تب ان صحابی نے عرض کیا میں جب جماعت میں حاضر ہوا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یہ کلمات کہے ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے آئے اور ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (مسلم)

دوسری فصل

۷۵۹/۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یہ کہتے۔ خداوندا تیری ذات پاک ہے تو لائق حمد ہے تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے اس روایت کو ابو سعید

جب تیرے سوا کوئی معبود نہیں (مسلم) لیکن امام شافعی کی روایت کے مطابق اسی طرح منقول ہے برائی کی نسبت تیری جانب نہیں کی جاتی اور ہدایت یافتہ وہ ہے جسے تو ہدایت دے میں تیرا ہوں اور تیرے ہی لیے ہوں تیرے سوا کسی کا ملجا

نہیں اور تیرے سوا کہیں نجات نہیں تو برکت والا ہے۔

سَعِيْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ۔

سے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کو ہم نے سوائے حارثہ کے اور کسی سے نہیں سنا جو قوت حافظہ کی وجہ سے محل نظر ہیں۔

۷۶۰/۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِي الْاٰخِرِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز پڑھتے تو کہتے اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں میں اللہ کی صبح و شام تسبیح کرتا ہوں یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مکر سحر اور وسوسوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد) لیکن ابن ماجہ نے الحمد للہ کثیرا کے کلمات نہیں روایت کیے مگر آخر میں من الشیطان الرجیم کہے حضرت عمر کی روایت میں اس طرح ہے شیطان کا نفخ کبر (بڑائی) ہے اس کا نفث شعر اور ہمز سے مراد جنون یا موت ہے)۔

۷۶۱/۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ ۔

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مرتبہ کی خاموشی یاد ہے پہلا تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا سورہ فاتحہ کے اختتام کے بعد (اس کی تصدیق جناب ابی بن کعب نے کی (ابوداؤد، ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۷۶۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور خاموش نہ رہتے (مسلم اور حمیدی نے اپنی کتاب افراد میں لکھا ہے صاحب جامع الاصول نے تنہا امام مسلم سے روایت کیا)۔

تیسری فصل

WWW.AAFISLAM.COM

۷۶۳/۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَحُسْنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو پہلے تکبیر پڑھتے پھر کہتے بیشک میری نماز عبادت۔ حیات و موت سب اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ خداوندا مجھے اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت فرما۔ تجھ سے بہتر ان کی جانب رہنمائی کرنے والا دوسرا نہیں مجھے برے اعمال و اخلاق سے محفوظ فرما دے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچانے والا تیرے سوا کوئی نہیں (نسائی)

۷۶۴ ۹ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں سے ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہتے خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تو ہی تعریف کے لائق

[illegible]

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں قرأت کا بیان

پہلی فصل

۷۶۵ ۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِّمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا۔

۷۶۶ ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا (متفق علیہ) لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل ہے یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی جب حضرت ابوہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتداء میں ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے خداوند کریم کا ارشاد ہے میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب قاری الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری ثنا کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و الضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۴۷۱
۷ — وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِیَامَهٗ فِی الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِیَامِهٖ فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگا کرتے تھے اس طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم تنزیل السجدہ کے برابر تلاوت کرتے تھے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے بارے میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار کا نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا کہ ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۴۷۲
۸ — وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِی الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِیْ رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِی الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ کی تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سبح اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز فجر میں اس سے زیادہ طویل قرأت فرماتے تھے۔ (مسلم)

۴۷۳
۹ — وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۷۴
۱۰ — وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب ام الفضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفا کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۷۵
۱۱ — وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُّصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِیْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهٗ فَافْتَتَحَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ البقرہ شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور تنہا نماز پڑھی اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور آکر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں تمام دن محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب اپنی قوم

هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۶۷/۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر وعمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

۷۶۸/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ) اور ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماسبق کے گناہ بخشے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری ومسلم کے ہیں لیکن امام بخاری کی ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملائکہ کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

۷۶۹/۵ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرے جب وہ تکبیر تحریمہ کہے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمھیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا پس یہ اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اے ہمارے رب تو ہی لائق تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری حمد کو سنتا ہے (مسلم) لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

۷۷۰/۶ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتٰبِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ ہوتی اور اسی طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔

بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۶/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷۷/۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۸/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۹/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۸۰/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۸۱/۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ تم والشمس وضحٰہا، والضحٰی، واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلٰی کی تلاوت کیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا ہے اور میں نے نہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔

(مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللیل اذا عسعس کی تلاوت کرتے سنا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی تو آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون و عیسیٰ علیہم السلام کا تذکرہ آیا تو آپ پر رقت طاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت رکوع کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل کی تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان پڑھتے۔

(متفق علیہ)

جناب عبید اللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان نے جناب ابوہریرہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا جناب ابوہریرہ نے جمعہ کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن انہیں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔

(مسلم)

۴۸۲/۱۸ — وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۴۸۳/۱۹ — وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔

(مسلم)

۴۸۴/۲۰ — وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

۴۸۵/۲۱ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۴۸۶/۲۲ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے (امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے)

۴۸۷/۲۳ — وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم و الضالین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)۔

۴۸۸/۲۴ — وَعَنْ أَبِيْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ

حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک شخص کے پاس

الح في المسألة فقال النبي صلى الله عليه وسلم أوجب إن ختم فقال رجل من القوم بأي شيء يختم قال بآمين۔ (رواه أبو داود)

۷۸۹/۲۵ وعن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى المغرب بسورة الأعراف فرقها في الركعتين۔ (رواه النسائي)

۷۹۰/۲۶ وعن عقبة بن عامر قال كنت أقود لرسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته في السفر فقال لي يا عقبة ألا أعلمك خير سورتين قرئتا فعلمني قل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس قال فلم يرني سررت بهما جدا فلما نزل لصلوة الصبح صلى بهما صلوة الصبح للناس فلما فرغ التفت إلي فقال يا عقبة كيف رأيت۔ (رواه أحمد وأبو داود والنسائي)

۷۹۱/۲۷ وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلوة المغرب ليلة الجمعة قل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد رواه في شرح السنة ورواه ابن ماجة عن ابن عمر إلا أنه لم يذكر ليلة الجمعة۔

۷۹۲/۲۸ وعن عبد الله بن مسعود قال ما أحصي ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين بعد المغرب وفي الركعتين قبل صلوة الفجر بقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن أبي هريرة إلا أنه لم يذكر بعد المغرب۔

۷۹۳/۲۹ وعن سليمان بن يسار عن أبي هريرة قال ما صليت وراء أحد أشبه صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم من فلان قال سليمان صليت خلفه فكان يطيل الركعتين الأوليين من الظهر ويخفف الأخريين ويخفف العصر ويقرأ في المغرب بقصار المفصل

لئے جو سوال و جواب میں بہت منت کرتے تھے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو اپنے لیے واجب کرلیا (اس اشارہ کو سن کر) ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کریں تو آپؐ نے فرمایا اپنا عمل آمین پر ختم کریں (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے چل رہا تھا اس وقت آپؐ نے فرمایا اے عقبہ میں پڑھی جانے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم نہ دوں اس کے بعد آپؐ نے مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپؐ نے میرے چہرے پر شگفتگی نہ دیکھی۔ اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور میں نے دوسروں کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز فجر ادا کی آپؐ نے نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہوکر آپؐ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے عقبہ تو نے کیا دیکھا (احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے (شرح السنہ لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے سنا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے علاوہ کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتے

ويقرأ في العشاء بوسط المفصل ويقرأ في الصبح بطوال المفصل رواه النسائي وروى ابن ماجة إلى ويخفف العصر۔

۷۹۴/۳۰ وعن عبادة بن الصامت قال كنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في صلاة الفجر فقرأ فثقلت عليه القراءة فلما فرغ قال لعلكم تقرءون خلف إمامكم قلنا نعم يا رسول الله قال لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب فإنه لا صلاة لمن لم يقرأ بها رواه أبو داود والترمذي وللنسائي معناه وفي رواية لأبي داود قال وأنا أقول ما لي ينازعني القرآن فلا تقرءوا بشيء من القرآن إذا جهرت إلا بأم القرآن۔

۷۹۵/۳۱ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي أحد منكم آنفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال إني أقول ما لي أنازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر فيه بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مالك وأحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وروى ابن ماجة نحوه۔

۷۹۶/۳۲ وعن ابن عمر والبياضي قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المصلي يناجي ربه فلينظر ما يناجيه به ولا يجهر بعضكم على بعض بالقرآن۔ (رواه أحمد)

۷۹۷/۳۳ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة۔

۷۹۸/۳۴ وعن عبد الله ابن أبي أوفى قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني لا أستطيع أن

عصر کی نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز عشاء میں اوساط مفصل سے قراءت فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قراءت فرماتے (نسائی) لیکن ابن ماجہ نے تخفیف عصر تک روایت کیا ہے)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے قراءت شروع کی تو یہ قراءت آپ پر دشوار ہوئی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ۔ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ پڑھیں کیونکہ اسکے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ (ترمذی) لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کے مفہوم کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا میری یہ حالت کیا ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا رہی ہے جب جماعت کے ساتھ جہری نماز پڑھو تو سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے کیا ہے تب سرکار نے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز تلاوت کیوں ٹکرا رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت سے رک گئے جس نماز میں کہ جہر سے قراءت ہو جبکہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور بیاضی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور،

آخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

یا استطاعت نہیں کہ میں تلاوت قرآن کر سکوں لہذا آپ مجھے اتنی تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللھم ارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھر لی ہیں (ابوداؤد لیکن صاحب نسائی نے الا باللہ تک روایت کیا ہے)۔

۷۹۹/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرماتے تو سبحان ربی الاعلیٰ بھی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

۸۰۰/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَاَ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ والتین کی تلاوت کرے تو الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پڑھے اور اس کے بعد کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو لا اقسم بیوم القیمۃ کی تلاوت کرے تو الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتیٰ تک پڑھے اور اس کے بعد بلیٰ کہے اور جو والمرسلات عرفا کی تلاوت کرے اور فبای حدیث بعدہ یومنون پر پہنچے تو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے علی ذالک من الشٰہدین تک روایت کیا ہے)۔

۸۰۱/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ رحمٰن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جب میں نے یہ سورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بہتر جذبات کا اظہار کیا تھا میں جب بھی فبای آلاء ربکما تکذبان پڑھتا تو جن یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کرکے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

تیسری فصل

۸۰۲/۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

عن جهينة أخبره أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في الصبح إذا زلزلت في الركعتين كلتيهما فلا أدري أنسي أم قرأ ذلك عمدا۔ (رواه أبو داود)

شخص جن کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ زلزال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ نے یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد)

٨٠٣ / ٣٩ ـ وعن عروة قال إن أبا بكر الصديق صلى الصبح فقرأ فيهما بسورة البقرة في الركعتين كلتيهما (رواه مالك)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

٨٠٤ / ٤٠ ـ وعن الفرافصة بن عمير الحنفي قال ما أخذت سورة يوسف إلا من قراءة عثمان بن عفان إياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها۔ (رواه مالك)

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی روایت کرتے ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ یوسف مگر جناب عثمان بن عفان سے سن کر جو اس سورت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔ (مالک)

٨٠٥ / ٤١ ـ وعن عامر بن ربيعة قال صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فيهما بسورة يوسف وسورة الحج قراءة بطيئة قيل له إذا لقد كان يقوم حين يطلع الفجر قال أجل۔ (رواه مالك)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب جناب عامر سے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

٨٠٦ / ٤٢ ـ وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة إلا قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤم بها الناس في الصلاة المكتوبة۔ (رواه مالك)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ طوال مفصل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورۃ ایسی نہیں جن کو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں نہ سنا ہو (مالک)

٨٠٧ / ٤٣ ـ وعن عبيد الله بن عتبة بن مسعود قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاة المغرب بحم الدخان رواه النسائي مرسلا۔

حضرت عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (نسائی مرسلاً)۔

بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

پہلی فصل

٨٠٨ / ١ ـ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقيموا الركوع والسجود فوالله إني لأراكم من بعدي۔ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجود کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۸۰۹/۲ — وعن البراء قال كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين وإذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء۔

(متفق عليه)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام اور تشہد کے سوا باقی تقریباً سب برابر ہوتے تھے۔

(متفق علیہ)

۸۱۰/۳ — وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد أوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد أوهم۔

(رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ بھول گئے ہیں... اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ آپ کو پھر وہم ہو گیا ہے (مسلم)

۸۱۱/۴ — وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر أن يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن۔

(متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجود میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

۸۱۲/۵ — وعنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح

(رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ و الروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۸۱۳/۶ — وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا إني نهيت أن أقرأ القرآن راكعا أو ساجدا فأما الركوع فعظموا فيه الرب وأما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن أن يستجاب لكم۔

(رواه مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھے تمہیں رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت کی گئی تھی اب رکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعا میں کوشش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

۸۱۴/۷ — وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جب کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۸۱۵/۸ — وعن عبد الله بن أبي أوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے کمر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شی بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۸۱۶/۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے، خداوندا تیری حمد و ثنا آسمانوں، زمینوں کے برابر یا جس چیز کے برابر تو چاہے اور تو تعریف اور تقدس کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوندا ہم سب ہی بندے ہیں خداوندا تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت جس پر نہ ہو اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی مالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی۔ (مسلم)

۸۱۷/۱۰ وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ وَرَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ایک شخص نے صف میں سے ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سرکار نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (بخاری)

دوسری فصل

۸۱۸/۱۱ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِیْ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

۸۱۹/۱۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب سبح اسم ربک الاعلی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۸۲/۱۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ

حضرت عون بن عبداللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع

اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ یَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ)

کرے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب عون کی ملاقات جناب ابن مسعودؓ سے نہیں ہوئی)۔

۸۲۱ ۱۴ وَعَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ الْاَعْلٰی وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا ذکر ہوتا تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر عذاب پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو عذاب سے پناہ مانگتے (ترمذی۔ ابوداؤد دارمی لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

تیسری فصل

۸۲۲ ۱۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَیَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا جب آپ نے رکوع فرمایا تو اتنا طویل رکوع تھا جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی اور رکوع میں آپ نے یہ دعا پڑھی پاک ہے تیری ذات بادشاہت اور جبروت والی [illegible]

۸۲۳ ۱۶ وَعَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰی یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِیْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِیْحَاتٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی سوائے اس جوان کے یعنی جناب عمر بن عبد العزیز کے۔ جناب انس نے فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ دس تسبیح کے مطابق لگایا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۸۲۴ ۱۷ وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَیْفَةَ رَاٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مَا صَلَّیْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو جناب حذیفہ نے اس کو بلا کر فرمایا تمہاری نماز نہیں ہوئی راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب حذیفہ نے اس سے فرمایا تھا اگر

الله عليه وسلم۔

(رواه البخاري)

۸۲۵/۱۸ — وعن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أسوأ الناس سرقة الذي يسرق من صلاته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها۔

(رواه أحمد)

۸۲۶/۱۹ — وعن النعمان بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما ترون في الشارب والزاني والسارق وذلك قبل أن تنزل فيهم الحدود قالوا الله ورسوله أعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة وأسوأ السرقة الذي يسرق صلاته قالوا وكيف يسرق صلاته يا رسول الله قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه مالك وأحمد وروى الدارمي نحوه۔

خیال یہ ہے کہ اگر تمہیں موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ نامکمل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ حدود کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوری یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوری کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔

(مالک، احمد، دارمی)

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

سجدہ کا بیان

پہلی فصل

۸۲۷/۲۰ — عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة واليدين والركبتين وأطراف القدمين ولا نكفت الثياب ولا الشعر۔

(متفق عليه)

۸۲۸/۲۱ — وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتدلوا في السجود ولا يبسط أحدكم ذراعيه انبساط الكلب۔

(متفق عليه)

۸۲۹/۲۲ — وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجدت فضع كفيك وارفع

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی۔ دونوں ہاتھوں گھٹنوں اور پیروں کے پنجوں پر اور دوران نماز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں کہنیوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو

مِرْفَقَيْكَ۔ (رواہ مسلم)

۸۳۰ / ۲۳ وعن ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد جافى بين يديه حتى لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت هذا لفظ أبي داود كما صرح في شرح السنة بإسناده ولمسلم بمعناه قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد لو شاءت بهمة أن تمر بين يديه لمرت۔

۸۳۱ / ۲۴ وعن عبد الله بن مالك ابن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه۔ (متفق عليه)

۸۳۲ / ۲۵ وعن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله وأوله وآخره وعلانيته وسره۔

۸۳۳ / ۲۶ وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك۔ (رواہ مسلم)

۸۳۴ / ۲۷ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء۔ (رواہ مسلم)

۸۳۵ / ۲۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى أمر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبيت فلي النار۔ (رواہ مسلم)

۸۳۶ / ۲۹ وعن ربيعة بن كعب قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت أسألك مرافقتك في الجنة قال

اور کہنیاں اٹھائے رہو۔ (مسلم)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بدن سے جدا رکھتے حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ ان کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا (ابوداؤد) اور اس کی تصریح شرح السنہ میں اپنی سند کے ساتھ کی گئی ہے اور امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے خداوندا میرے بڑے اور چھوٹے اگلے اور پچھلے ظاہری و باطنی گناہوں کی مغفرت فرما۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے سرکار کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے ادھر ادھر تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدم مبارک کو لگا آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ اس طرح دعا فرما رہے تھے خداوندا میں تیرے غضب سے پناہ اور تیری رضامندی طلب کرتا ہوں تیرے عذاب کی بجائے عافیت کا طالب ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری صفات شمار و قطار میں نہیں آسکتیں تو ویسا ہے جس طرح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ رب کریم سے سجدے میں بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا اس حالت میں رب سے دعا کیا کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدہ میں دعا کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا علیحدہ ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم کیا گیا اور وہ سجدہ کر کے مستحق جنت بنا اور مجھے جب سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر دیا۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا تھا اور آپ کے استنجا اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا ایک شب سرکار نے مجھ سے فرمایا مانگ لو جو کچھ

أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ
بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۷/۳۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ
مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ
أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا
تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ
بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۸۳۸/۳۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا
نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۸۳۹/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ
يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
قَالَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ
مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ۔

۸۴۰/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ
ارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۸۴۱/۳۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

مانگتا ہوں میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرنا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب کیا ہے تو آپ نے فرمایا تم بھی زیادہ سجدے کرکے میری مدد کیا کرو (مسلم)

حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ثوبان (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس پر عمل کرکے میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب ثوبان خاموش رہے میں نے دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تیسری بار عرض کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سجدے کیا کرو کیونکہ اگر تم اللہ کے لیے سجدے کرو گے تو وہ تمہارے درجات کو بلند فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو محو فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے یہی بات جناب ابوالدرداء سے معلوم کی تو آپ نے بھی وہی جواب دیا جو جناب ثوبان نے دیا تھا۔ (مسلم)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے کے بعد ہاتھ رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے (ابوداؤد، نسائی، دارمی) ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں کہ جناب وائل بن حجر کی حدیث ثقہ راویوں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث منسوخ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت فرما اور عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا فرما (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے: خداوندا میری مغفرت فرما۔ (نسائی، دارمی)

تیسری فصل

۸۴۲/۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۴۳/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۴۴/۳۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۸۴۵/۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے چوپایوں کی طرح ہاتھ بچھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا ہوں دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح نہ بیٹھا کرو (ترمذی)

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔ (احمد)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص سجدہ میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چہرہ کی طرح ہاتھ بھی سجدہ میں مشغول ہوتے ہیں (مالک)

بَابُ التَّشَهُّدِ تشہد کا بیان

پہلی فصل

۸۴۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۴۷/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو داہنے گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن کا عقد بنا کر انگشت شہادت کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر والی انگلی یعنی انگشت شہادت اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر کھلا رہتا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إذا قعد يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ويده اليسرى على فخذه اليسرى وأشار بإصبعه السبابة ووضع إبهامه على إصبعه الوسطى ويلقم كفه اليسرى ركبته۔ (رواه مسلم)

۸۴۸ ۳ ـ وعن عبد الله بن مسعود قال كنا إذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وسلم قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على جبريل السلام على ميكائيل السلام على فلان فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم أقبل علينا بوجهه قال لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام فإذا جلس أحدكم في الصلوٰة فليقل التحيات لله والصلوٰت والطيبٰت السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فإنه إذا قال ذلك أصاب كل عبد صالح في السماء والأرض أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء أعجبه إليه فيدعوه۔

(متفق عليه)

۸۴۹ ۴ ـ وعن عبد الله بن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن فكان يقول التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله رواه مسلم ولم أجد في الصحيحين ولا في الجمع بين الصحيحين سلام عليك وسلام علينا بغير ألف ولام ولكن رواه صاحب الجامع عن الترمذي۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قعدہ میں جاتے تو دعا پڑھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر اور بایاں بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا اس وقت انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ فرماتے کہ انگوٹھا ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے پر ہوتا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تو تشہد میں اس طرح کہتے سلام ہے اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہونے پر رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ رب العالمین کو سلام نہ کہو کیونکہ وہ تو خود سلام ہے۔ اب جب کوئی تم میں سے تشہد میں بیٹھے تو اس طرح پڑھے (ترجمہ) تمام زبانی۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ سلام ہو اے اللہ کے نبی آپ کی ذات پر اللہ کی جانب سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ نمازی جب یہ کہتا ہے تو اس دعا کے کلمات سے تمام آسمانوں اور زمینوں کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر جو دعا اچھی لگے پسند ہو مانگے

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا اور فرمایا کہ میں نے بخاری ومسلم میں اس حدیث کو سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف ولام کے نہیں پایا صرف صاحب جامع الاصول نے امام ترمذی سے اس طرح نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۸۵۰ ۵ ـ عن وائل بن حجر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی کیفیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ پہلے سرکار نے تشہد

يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

851/6 وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ۔

852/7 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِّدْ أَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

853/8 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

854/9 وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کے لیے اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کو داہنی ران سے جدا رکھا اور دائیں ہاتھ کی دونوں چھوٹی انگلیاں بند رکھیں اس کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا پھر میں نے دیکھا کہ انگشت

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا مشاہدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو حرکت ۔ نہ دیتے تھے (ابوداؤد و نسائی) لیکن صاحب ابوداؤد فرماتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا (ترمذی، نسائی اور بیہقی نے اس

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا (احمد ابوداؤد) لیکن صاحب ابوداؤد نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد تشہد میں تعجیل فرماتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

855/10 عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

856/11 وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور اس کی توفیق کے ساتھ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا طلب گار ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی ابن عمر نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے یہ عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان پر

۸۵۷/۱۲ وعن ابن مسعود قال من السنة اخفاء التشهد رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے (ابوداؤد و ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وفضلها

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

۸۵۸/۱ عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال لقيني كعب ابن عجرة فقال الا اهدي لك هدية سمعتها من النبي صلى الله عليه وسلم فقلت بلى فاهدها لي فقال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله كيف الصلوة عليكم اهل البيت فان الله قد علمنا كيف نسلم عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد متفق عليه الا ان مسلما لم يذكر على ابراهيم في الموضعين۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جب کعب بن ابی عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت کی جانب متوجہ نہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا؟ میں نے کہا بیشک آپ مجھے اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے بزرگ گھر والے اللہ کے رسول ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجنے سے آگاہ فرما دیا۔ جب تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود بھیجو (ترجمہ) خداوندا رحمت نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کی بیشک تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوندا برکتیں م

م نازل فرما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر بیشک تو قابل ستائش اور

۸۵۹/۲ وعن ابي حميد الساعدي قال قالوا يا رسول الله كيف نصلي عليك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

(متفق عليه)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں؟ تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوندا رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکتوں کو نازل فرمایا اور برکتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل م

م فرمائیں بیشک تیری ذات بزرگ اور تیری تعریف کی گئی ہے (متفق علیہ)

۸۶۰/۳ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي صلوة واحدة صلى الله عليه عشرا۔

(رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(مسلم)

م بزرگ ہے متفق علیہ لیکن امام مسلم نے دونوں جگہ حضرت ابراہیم کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

دوسری فصل

٨٦١/٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی)

٨٦٢/٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والوں کو میرا زیادہ قرب میسر ہوگا (ترمذی)

٨٦٣/٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ خطۂ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں (نسائی۔ دارمی)

٨٦٤/٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد بیہقی دعوات کبیر)۔

٨٦٥/٨ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری آرامگاہ (قبر مبارک) کو نمائش گاہ نہ بناؤ اور میرے لیے درود پڑھو کیونکہ تم جہاں بھی ہو وہ درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

٨٦٦/٩ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گذر گیا اور اس شخص نے بخشش کا سامان فراہم نہ کیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے دخول جنت کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

٨٦٧/١٠ وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع صحابہ میں) اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس

أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۶۸[۱۱] وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۶۹[۱۲] وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

۸۷۰[۱۳] وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

آئے اور کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات سے مسرور نہیں ہوں گے کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلامتی بھیجوں (نسائی۔ دارمی)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ فرمائیں کہ میں درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی وقت آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو بہتر ہوگا میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں عبادت کے اوقات میں صرف آپ پر درود شریف پڑھوں گا تب آپ نے فرمایا تم غموں سے آزاد ہو اور تیرے گناہ ختم ہو جائیں گے (ترمذی)

حضرت فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوندا میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر سرکار نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان کے لائق حمد و ثنا کر اس کے بعد مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہتے مانگے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ نبی علیہ السلام کی خدمت میں درود کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ نمازی اب اپنے لیے دعا کر وہ قبول ہوگی (ترمذی ابوداؤد نسائی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے نماز سے فارغ ہو کر دعا میں پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا اس جملہ کو سرکار نے دو مرتبہ فرمایا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۸۷۱[۱۴] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود شریف پڑھنے کی وجہ سے پیمانہ سے ناپ کر پورا پورا اجر دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۸۷۲/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۸۷۳/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۸۷۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۵/۱۸ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۷۷/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اس طرح کے خداوندا رحمتیں نازل فرما جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی ازواج مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی ذریت پر ان کے اہل بیت پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اپنی اور رحمتوں کو نازل فرمایا تھا بیشک تو ہی ستائش اور بزرگی والا ہے (ابوداؤد)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے (ترمذی۔ احمد بروایت حسین بن علی رضی اللہ عنہما امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے ٭ (بیہقی شعب الایمان)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خواں پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں (احمد)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر یہ کہا خداوندا انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرائے اقدس سے باہر آئے اور مدینہ سے باہر ایک نخلستان میں تشریف لے گئے اور مصروف نماز ہوئے اور طویل سجدہ فرمایا یہاں تک کہ موجودین کو یہ گمان ہوا کہ آپ واصل بحق ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس وقت سر کار کے قریب گیا تو آپ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے بارے میں عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت نہ دوں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم (یعنی نبی علیہ السلام) پر درود پڑھے گا ٭ میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو تم پر سلام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

٭ بھیجے گا میں اس پر سلامتی سلام بھیجوں گا (احمد)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد کے دوران دعا کا بیان

پہلی فصل

٨٧٨ - ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٨٧٩ - ٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٨٨٠ - ٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٨٨١ - ٤ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے عذاب قبر اور فتنہ (نام نہاد مسیح) دجال سے پناہ طلب کرتا ہوں اے خالق میں زندگی اور موت کے بعد پیش آنے والے فتنوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک صحابی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ اخیرہ میں تشہد (التحیات) سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کرے عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (نام نہاد مسیح) دجال کے شر سے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوندا میں عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ (نام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوندا میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

۸۸۲/۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ (مسلم)

۸۸۳/۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے اور ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ (بخاری)

۸۸۴/۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز اپنے داہنی جانب متوجہ ہوتے تھے (یعنی داہنی جانب مڑتے)

۸۸۵/۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھ بیٹھے کہ نماز کے بعد صرف داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۸۸۶/۹ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش ہوتی کہ ہم صف میں دائیں طرف ہوں کیونکہ بعد نماز میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے رب مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے۔ راوی کو شک ہے کہ اٹھانے کا لفظ فرمایا یا جمع۔

۸۸۷/۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین نماز باجماعت کے بعد کھڑی ہو جاتیں حالانکہ اس وقت سرکار اور دوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الٰہی ہوتی بیٹھے رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو صحابہ بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری) اور صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہ کی حدیث کو باب الضحک میں ان شاء اللہ تعالیٰ نقل کریں گے۔

دوسری فصل

۸۸۸/۱۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں تجھ کو محبوب رکھتا ہوں

فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّ أَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَأَنَا أُحِبُّكَ۔

معاذ کہتے ہیں میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا نہ چھوڑنا (ترجمہ) خداوندا اپنے ذکر شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما (احمد نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے معاذ کے الفاظ کہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں نقل نہیں کیے ہیں)۔

۸۸۹/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دائیں جانب سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت آپ کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابوداؤد نسائی لیکن صاحب ترمذی نے اپنی کتاب میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت عمار کے حوالے سے نقل کیا ہے)۔

۸۹۰/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْسَرِ إِلَى حُجْرَتِهِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے حجرہ کی جانب جاتے۔

(شرح السنۃ)

۸۹۱/۱۴ وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ۔

حضرت عطاء خراسانی جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام نماز سے فراغت کے بعد اس جگہ سنتیں یا دوسری نماز نہ پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں سے تھوڑا سرک جائے (صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عطا خراسانی کی ملاقات جناب مغیرہ سے ثابت نہیں ہے)۔

۸۹۲/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رغبت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۸۹۳/۱۶ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) خداوندا میں دینی امور اور نیک ارادوں میں استقامت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے شکر نعمت اور آداب بندگی ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان

صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ)

صادق کا طلب گار ہوں۔ خداوندا میں تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں جس کا تجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔ (نسائی۔ احمد)

۸۹۴/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

۸۹۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کرتے اور دوسرا تھوڑا سا دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

۸۹۶/۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں اور آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

۸۹۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا علم تکبیر سے ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۸۹۸/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے اللھم انت سلام ومنک السلام تبارکت یاذاالجلال والاکرام

مسلم

۸۹۹/۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۰/۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۰۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۲/۶ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۰۳/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

یہ دعا پڑھتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خداوندا جسے تو عطا فرمائے اس کو کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو منع فرمائے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچنے میں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز کے ساتھ یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے گناہوں سے بازگشت اور قوت عبادت مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اسی کی اسی کے واسطے نعمتیں ہیں اور اس کے لیے ملک ہے وہی صاحب فضل اور وہی بہترین تعریف کے قابل ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم خلوص کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر ہوں اس کو برا ہی کیوں نہ جانیں (مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد اللہ سے پناہ طلب کرتے تھے خداوندا بیشک میں پناہ طلب کرتا ہوں جہاد کے خوف (کم ہمتی) سے اے اللہ میں بخل اور عمر کی اس زیادتی سے جو سبب اذیت ہو پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مہاجر اور غریب صحابہؓ نے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگوں نے بلند درجات اور ہمیشگی کی نعمت (بہشت) کو حاصل کر لیا سرکار نے دریافت فرمایا کیسے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ مالدار ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور مزید برآں صدقہ کرتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھا دوں جس کی وجہ سے تم ان کی برابری

وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِیْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

حاصل کرلو اور اس مرتبہ پر پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر سبقت حاصل کرلو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ جو تمہاری طرح عمل کرتا ہو سب نے کہا بیشک یارسول اللہ تب سرکار نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید اور تکبیر کہا کرو۔ راوی حدیث جناب ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں نے اس کو سن کر اس پر عمل کر دیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے (متفق علیہ) اور ابو صالح کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار تینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول ہے۔

۹۰۴ ۸ ـ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَآئِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی شخص اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ (مسلم)

۹۰۵ ۹ ـ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز (فرض) کے بعد تینتیس بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے اور تینتیس بار اللہ کی حمد و ثنا کرے اور تینتیس بار تکبیر یا اللہ کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد ننانوے بنتے ہیں اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کلمات کہے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں بخشے جاتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۹۰۶ ۱۰ ـ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا نصف شب اور نماز فرض کے بعد کی (ترمذی)

۹۰۷ ۱۱ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق و ناس) پڑھا کروں (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی بیہقی دعوات کبیر)

۹۰۸/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں کے ساتھ اس انداز میں بیٹھنا کہ وہ صبح سے طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اس کا ذکر کریں زیادہ محبوب ہے بمقابلہ اس کے کہ چار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کریں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا زیادہ محبوب ہے بمقابلہ چار غلاموں کو آزاد کرنے سے۔

(ابوداؤد)

۹۰۹/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت (اشراق) ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کہ پورے حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

تیسری فصل

۹۱۰/۱۲ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يُّهْلِكَ اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ایک امام نے جن کی کنیت ابو رمثہ تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے بعینہٖ اس کی طرح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی جناب ابوبکر و عمر صف میں سرکار کے داہنی جانب تھے اور ایک شخص جو بائیں جانب تھے تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرا اور ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اسی طرح رخ بدلا جس کا انداز ابو رمثہ نے عملی طور پر دکھایا، نماز کے بعد وہ شخص جو ابتدائی تکبیر سے شریک تھے فوراً اٹھے اور نیت باندھ لی اس موقع پر جناب عمر نے اٹھ کر ان کے کندھے پکڑ کر بٹھانا چاہا اور کہا کہ پہلی قوموں کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں فصل نہ تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے (ابوداؤد)

بِصَوْتِهٖ فَقَالَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۹۱۱ / ۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُّسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۱۲ / ۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ أَمَّنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

۹۱۳ / ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يُّدْرِكَهٗ إِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهٗ يَقُوْلُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ إِلٰى قَوْلِهٖ إِلَّا الشِّرْكَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حکم کیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار اللہ کی حمد بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر پڑھیں، ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ انصاری صحابی نے کہا ہاں! تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے پچیس پچیس مرتبہ پڑھا کرو اور اس میں تہلیل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کر لو (اور سو کا عدد پورا کر دو) دوسرے دن صبح کو ان صحابی نے آکر سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔

(احمد، نسائی، دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ لکڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت کے داخل ہونے میں اب صرف موت حائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کے گھر پڑوسیوں کے گھروں اور محلہ والوں کے گھروں کو اللہ امن عطا فرماتا ہے بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان

عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے یا پھر نشست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات کہے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس گناہ محو ہوں گے دس درجات تک بلندی نصیب ہوگی اور یہ کلمات اس کے لیے ہر برائی سے امان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوائے شرک کے اور کوئی گناہ اس کی ہلاکت کا مستوجب ہوگا اور اس کے اعمال کے لحاظ سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوگی اور وہی شخص از روئے اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں صاحب اقتدار و ملک اور سزاوار حمد وہی ہے بھلائی اس کے دست قدرت

وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۱۴ / ۱۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

ہیں جو وہی جلاتا اور مارتا ہے (احمد) لیکن امام ترمذی نے اس کو اسی طرح حضرت ابوذر کے حوالے سے لفظ شرک تک نقل کیا ہے اور نماز مغرب کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ ابو الخیر کے الفاظ بھی نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ نجد کی جانب روانہ فرمایا یہ دستہ بہت سا مال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آ گیا اس وقت کسی نے کہا گویا یہ لشکر گیا ہی نہ تھا اور ہم نے کسی فوجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کر کے اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی قوم کی بابت نہ بتاؤں جو جلد اپنا کام بھی مکمل کرے اور مال غنیمت بھی بہت حاصل کرے وہ جماعت ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں حاضر ہو کر نماز سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جلد لوٹنے والوں میں ہیں (امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی حماد بن ابو حمید ضعیف ہے اور یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز جائز و ناجائز امور

پہلی فصل

۹۱۵ / ۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک صاحب کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا۔ مجھے احساس ہوا کہ ساتھ کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری مائیں تمہیں روئیں تم مجھے کیوں گھور رہے تو اس پر نمازیوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ تو دیکھا اور نہ دیکھوں گا خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے زدو کوب کیا نہ زجر و توبیخ کی البتہ یہ فرمایا، دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ فرمائے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّي سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّي۔

۹۱۶/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۷/۳ وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۸/۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۹/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۰/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یا رسول اللہ! میں نے زندگی دورِ جاہلیت میں گزاری ہے اور اسلام کی دولت تو ابھی ملی ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ میں نے کہا ہم میں سے لوگ جانوروں کو اڑا کر شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اچھے وہم و شکوک اپنے سینوں میں پاتے ہیں لہٰذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں جو پہلے سے کرتے چلے آئے ہیں یا۔ میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں (رمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچتے تھے لیکن اب جس کا خط ان نبی کے خط کے مطابق ہوا تو ٹھیک ہے (مسلم) جامع مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ لکنی سکت میں نے صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب جامع الاصول نے لفظ کذا کے اضافہ کے ساتھ اس کی تصحیح کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (ابتدائے اسلام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس وقت سلام کرتے کہ آپ نماز میں مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ سے واپس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا سرکار! پہلے جب ہم دورانِ نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں مصروفیت ہے (متفق علیہ)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ہم نے سرکار سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو سجدہ کے وقت مٹی کو صاف کرتا جاتا ہے آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کرو (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی مخالفت فرمائی ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ اچک لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت سلب کر لی جائے گی۔

(مسلم)

۹۲۱/۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امامہ بنت العاص آپ کے کندھے پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندھے مبارک پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۹۲۲/۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جماہی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کے ذریعہ شیطان داخل ہوتا ہے (مسلم) لیکن امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جماہی آئے تو امکانی طور پر اس کو روکنے کی کوشش کرے اور اس کے منہ سے "ہا" کی آواز نہ نکلے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ خوش ہوتا ہے)۔

۹۲۳/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گذشتہ رات ایک عفریت جن آیا تاکہ میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ کر سوچا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھ لو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی (پروردگار) خداوندا مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے علاوہ بعد میں کسی اور کو نہ ملے (الآیۃ) پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

۹۲۴/۱۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز با جماعت میں کوئی واقعہ پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا

دوسری فصل

۹۲۵/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرت حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو مصروف نماز پایا اور حسب معمول سلام کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کر کے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پہ نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے

فِي الصَّلٰوةِ وَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنَكَ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

٩٢٦ / ١٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوُهُ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ۔

٩٢٧ / ١٣ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

٩٢٨ / ١٤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ۔

٩٢٩ / ١٥ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَإِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

٩٣٠ / ١٦ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ

کر فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کے لیے ہے پس جب تم حالت نماز میں ہو تو صرف اسی حال میں رہو۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صحابہ کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انھوں نے بتایا کہ سرکار اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے تھے (ترمذی) اور صاحب نسائی نے اس روایت کو جناب صہیب

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے یہ دعا پڑھی (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ ہیں جن میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ رب کریم محبوب رکھتا ہے اور اظہار رضامندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا تو آپ نے اس جملہ کو مزید دو مرتبہ فرمایا راوی کہتے ہیں تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ میں تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو لے جانے کے لیے تیس سے کچھ اوپر فرشتے مصروف سبقت تھے کہ کس کو اس کو لے کے جانے کا شرف ملے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں جماہی شیطانی اثر سے ہوتی ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جماہی آئے تو اس کو امکانی طور پر روکنے کی کوشش کرے (ترمذی لیکن ایک اور روایت میں اور ابن ماجہ میں اس طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے)۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹکائے کیونکہ (راستہ میں بھی) وہ حالت نماز میں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک

فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۳۱/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ۔

۹۳۲/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۳۴/۲۰ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵/۲۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِي يَبْكِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُولَى وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ۔

۹۳۶/۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ۔

۹۳۷/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہمیشہ متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ التفات نماز میں ہوتا ہے اور ادھر اُدھر نہیں دیکھتا اور جب وہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس سے ہٹ جاتی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ رکھو جہاں تمہارا سجدہ ہو (بیہقی در سنن کبیر جناب حسن سے بروایت جناب انس مرفوعاً)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے تو نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے احتراز کر کیونکہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر مجبوری لاحق ہو تو نوافل میں کر سکتا ہے فرائض میں نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کو آنکھوں سے دیکھتے لیکن عقب میں دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا سرکار نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں چھینکنا۔ اونگھنا۔ جمائی لینا۔ حیض جاری ہونا۔ قے آنا اور نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے۔ (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مصروف نماز تھے اور آپ کے جسم سے ایسی آواز آ رہی تھی جس طرح دیگ میں کوئی چیز جوش دی جا رہی ہو یعنی آپ مصروف گریہ تھے اور ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور مصروف گریہ ہیں اور آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آ رہی ہے جس طرح چکی سے آواز آتی ہے (احمد لیکن امام نسائی نے پہلی اور ابوداؤد نے دوسری حدیث کو روایت کیا ہے۔)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکروں کو بھی ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس وقت رحمت (الٰہی) متوجہ ہوتی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۲۸/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۹۲۹/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ۔

۹۳۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

۹۳۱/۲۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ۔

۹۳۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَأْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لْيَنْصَرِفْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

۹۳۳/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ۔

علیہ وسلم نے ہمارے غلام افلح کو دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر پھونک مارتے ان کو دیکھ کر سرکار دو عالم نے فرمایا اے افلح اپنے منہ کو خاک آلودہ کرو (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کی راحت کا سبب ہے۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کالوں سانپ اور بچھو کو مار دو (احمد ابوداؤد۔ ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل پڑھتے اور دروازہ بند ہوتا میں آئی اور دروازہ کھلوائی سرکار مصلے سے آگے بڑھے دروازہ کھولتے اور مصلے پر تشریف لے آتے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حجرہ کا دروازہ سمت قبلہ پر تھا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران نماز اگر کسی کی (بلا آواز) ریح خارج ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے وضو کرے اور نماز کو مکمل کرے (ابوداؤد، ترمذی نے زیادتی اور نقصان کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوران نماز (با جماعت) کسی کی ریح خارج ہو تو وہ اپنی ناک پکڑ کر صف سے باہر آجائے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نماز میں حدث واقع ہو اور وہ قعدہ اخیرہ میں ہو اور اب تک سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز بیشک جائز ہو گئی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے)۔

تیسری فصل

۹۳۴/۳۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

خرج إلى الصلوٰة فلما كبر انصرف وأومأ إليهم أن كما أنتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء ورأسه يقطر فصلى بهم فلما صلى قال إني كنت جنبا فنسيت أن أغتسل. رواه أحمد وروى مالك عن عطاء بن يسار مرسلا۔

۹۲۵/۳۱ وعن جابر قال كنت أصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي أضعها لجبهتي أسجد عليها لشدة الحر. رواه أبو داود وروى النسائي نحوه۔

۹۲۶/۳۲ وعن أبي الدرداء قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فسمعناه يقول أعوذ بالله منك ثم قال ألعنك بلعنة الله ثلاثا وبسط يده كأنه يتناول شيئا فلما فرغ من الصلوٰة قلنا يا رسول الله قد سمعناك تقول في الصلوٰة شيئا لم نسمعك تقوله قبل ذلك ورأيناك بسطت يدك قال إن عدو الله إبليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت أعوذ بالله منك ثلاث مرات ثم قلت ألعنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلاث مرات ثم أردت أن آخذه والله لولا دعوة أخينا سليمان لأصبح موثقا يلعب به ولدان أهل المدينة۔

(رواه مسلم)

۹۲۷/۳۳ وعن نافع قال إن عبد الله بن عمر مر على رجل وهو يصلي فسلم عليه فرد الرجل كلاما فرجع إليه عبد الله بن عمر فقال له إذا سلم على أحدكم وهو يصلي فلا يتكلم وليشر بيده۔

(رواه مالك)

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر تحریمہ کہنی چاہی تو صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے گئے غسل کیا اور مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے (امام احمد) اسے امام مالکؒ نے حضرت عطاؒ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تا کہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں خدا کی لعنت سے تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو اس طرح کھولا جیسے کسی چیز کو پکڑ رہے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ سے نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی اور نماز میں ہاتھوں کو کھولتے دیکھا، اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تا کہ میرے چہرہ پر ڈالے تب میں نے کہا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں نے اس پر لعنت کو تمام بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو شیطان بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک نمازی شخص پر گزرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے دوران نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمر لوٹے اور اس شخص سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

باب السهو

نماز میں بھول جانے کا بیان

پہلی فصل

۹۲۸/۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحدكم إذا قام يصلي جاءه الشيطان فلبس حتى لا يدري كم صلى فإذا وجد ذلك أحدكم فليسجد سجدتين وهو جالس۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے (سہو کے) کرلے (متفق علیہ)

۹۲۹/۲ وعن عطاء بن يسار عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا شك أحدكم في صلاته فلم يدر كم صلى ثلاثا أو أربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل أن يسلم فإن كان صلى خمسا شفعن له صلاته وإن كان صلى إتماما لأربع كانتا ترغيما للشيطان رواه مسلم ورواه مالك عن عطاء مرسلا وفي روايته شفعها بهاتين السجدتين۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کر کے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کر کے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت (چھ رکعت) کر دیں گے اگر چار رکعت ہی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے (مسلم) لیکن امام مالک نے حضرت عطاء سے مرسلاً روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو جفت کے مساوی

۹۵۰/۳ وعن عبد الله بن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له أزيد في الصلاة فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم وفي رواية قال إنما أنا بشر مثلكم أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني وإذا شك أحدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين۔

(متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائیں۔ آپ سے کہا گیا کیا نماز کی رکعات کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے تو سرکار نے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اگر مجھے بھول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد کی بابت کوشش کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کرے پھر سلام پھیر کر دو

۹۵۱/۴ وعن ابن سيرين عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى صلاتي العشي قال ابن سيرين قد سماها أبو هريرة ولكن نسيت أنا قال فصلى بنا ركعتين ثم

حضرت ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابوہریرہ نے کی تھی لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت

سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي أُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۹۵۲ ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نماز پڑھائی پھر ایک لکڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ غصے میں ہیں آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی میں نکلے اور کہنے لگے کہ نماز میں تخفیف ہو گئی ہے ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سہم گئے مسجد میں موجود ایک صاحب جن کے ہاتھ لمبے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے یہ سن کر سرکار نے موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کہا؟ صحابہ نے کہا بیشک یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور نماز ادا کی جو باقی رہ گئی تھی پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو نماز کے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہی۔ اس موقعہ پر اکثر لوگوں نے ابن سیرین سے سوال کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ابن سیرین نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے کے الفاظ نہیں فرمائے تھے بلکہ یہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی؟

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے (تشہد نہ کیا) صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب نماز ختم ہوئی اور صحابہ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۹۵۳ ۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز میں سہو ہوا تو آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرا (ترمذی نے کہا ہے یہ

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۹۵۴/۷ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلا دیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو واپس نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرلے۔ (ابوداؤد- ابن ماجہ)

تیسری فصل

۹۵۵/۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتَّى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لمبے ہاتھ والے صحابی جن کا نام خرباق تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس عمل کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں چادر کھینچتے ہوئے حجرۂ اقدس سے باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ یہ شخص ٹھیک کہتا ہے لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ (مسلم)

۹۵۶/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَّشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کمی کا خیال ہو تو چاہیے کہ اس کو پورا کرے یہاں تک کہ اس کو زیادتی کا گمان ہونے لگے۔ (احمد)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

پہلی فصل

۹۵۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا باسم ربک۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۵۹/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۰/۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

میں سجدہ کیا (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرکار بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا ازدحام ہوتا تھا کہ ہمیں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت کے دوران سجدہ کو لازم قرار نہیں دیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابن عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کروں تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ومن ذریتہ داؤد و سلیمان سے فبہدٰہم اقتدہ) تک اس موقع پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی (علیہ السلام) کو بھی یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی پیروی کریں۔

(بخاری)

دوسری فصل

۹۶۲/۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۶۳/۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۹۶۴/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے نہ کرے تو وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے (ابوداؤد، ترمذی لیکن صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ ہی کو نہ پڑھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق

سَجَدَ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَاَوْا اَنَّہٗ قَرَاَ تَنْزِیْلَ السَّجْدَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۵/۸ وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَۃِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۶/۹ وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَۃً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّھُمْ مِنْھُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اَنَّ الرَّاکِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِہٖ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۷/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۹۶۸/۱۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۹۶۹/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَۃَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَۃُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَۃً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازیوں نے گمان کیا کہ آپ نے الم تنزیل سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پر تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیدل اور سواری پر لوگوں نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوال مفصل کی قرات کے دوران سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے میں نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سننے کے لئے کان بنا دیکھنے کے لیے آنکھیں بنائیں اپنی قدرت وطاقت کے ساتھ (ابوداؤد۔ نسائی اور صاحب ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدہ کے وقت سنا کہتا تھا خداوندا اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے اجر مرتب فرما اور دور فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے یہاں میرے لیے ذخیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا تھا (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرما جس طرح

غَرِيْبٌ۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۹۷۰/۱۳ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ ابْنُ خَلَفٍ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سوائے قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹھی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے جناب عبداللہ فرماتے ہیں بعد میں میں نے دیکھا کہ یہ بوڑھا حالت کفر میں مارا گیا (متفق علیہ) امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا۔

۹۷۱/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

۹۷۲/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلتے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

۹۷۳/۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو زوال آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب۔ (رواه مسلم)

۹۷۴ وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس۔ (متفق عليه)

۹۷۵ وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت اخبرني عن الصلوة فقال صل صلوة الصبح ثم اقصر عن الصلوة حين تطلع الشمس حتى ترتفع فانها تطلع حين تطلع بين قرني الشيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوة فان حينئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفيء فصل فان الصلوة مشهودة محضورة حتى تصلي العصر ثم اقصر عن الصلوة حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين قرني الشيطان وحينئذ يسجد لها الكفار قال قلت يا نبي الله فالوضوء حدثني عنه قال ما منكم رجل يقرب وضوءه فيتمضمض ويستنشق فينتثر الا خرت خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله واثنى عليه ومجده بالذي هو له اهل وفرغ قلبه لله الا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے۔

(بخاری۔ مسلم)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک رکے رہو یہاں تک وہ بلند ہو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب کہ سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت فرشتے آتے ہیں۔ نصف النہار کے وقت نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کرو کیونکہ یہ بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرشتے آتے ہیں۔ اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کیونکہ غروب بھی شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور کفار اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمرو بن عبسہ نے عرض کیا یا نبی اللہ کچھ وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قریب کرکے پہلے کلی کرے پھر ناک میں پانی چڑھائے پھر ناک کو جھاڑے اس سے اس کے منہ ناک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گن، بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتا ہے اور اسوقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کرلیتا ہے تو وہ گناہوں سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے جسطرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)

٩٧٦/٥ وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهٗ أَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب کریب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المومنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرنا۔ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے جاکر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو۔ واپس آکر میں نے ان تینوں صاحبان کو بتایا تو انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضری کا حکم دیا آخر میں حضرت ام سلمہ سے جاکر پہلے ان حضرات کا سلام کہا اور پھر ان رکعتوں کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعات کی ممانعت کرتے سنا ہے لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا [illegible] باندی کو آپ کے پاس بھیجا اور یہ کہلوایا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعات کو منع فرماتے ہیں لیکن خود [illegible] کے بارے سوال کیا ہے تو سن لو کہ عبدالقیس کے چند آدمی میرے پاس آئے اور انکی وجہ سے میں ظہر کی آخری دو رکعت نہ پڑھ سکا یہ دونوں رکعتیں تھیں جو قضا ہوگئی تھیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

٩٧٧/٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں ادا نہ کر سکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس ابن عمرو سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن قہد سے اسی طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔)

۹۷۸ / ۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف اس خانہ کعبہ کے طواف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکو اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۹۷۹ / ۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

۹۸۰ / ۹ وَعَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ۔

حضرت ابوخلیل حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابوخلیل کی ابوقتادہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔)

تیسری فصل

۹۸۱ / ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہو جاتا ہے۔ (اس لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

۹۸۲ / ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مخمص میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے (قوموں پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کر دیا۔ اب جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد ستارہ کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

۹۸۳ / ۱۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز (عصر کے بعد دو رکعتیں) پڑھتے ہو لیکن ہمیں بھی سرکار دو عالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے نہیں دیکھا

يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۹۸۴/۳ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ)

کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زینہ پر چڑھا جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جندب (ابوذر کا نام) ہوں میں نے سرکار دو عالم سے سُنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔ مگر مکہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا

(احمد و رزین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

۹۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۶/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ)

۹۸۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز با جماعت انفرادی نماز سے ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ قصد کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں جن میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے کہ میں ان کے گھر جلا دوں۔ اور قسم ہے اسکی جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اسکو گوشت سے بھری ہوئی ہڈی ملے گی یا دو کھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے۔

(بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہبر نہیں جو مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی حاضری سے رخصت طلب کی تاکہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دے دی لیکن جب وہ چلنے لگے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

قَالَ فَاَجِبْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۸۸/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۹۸۹/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا یَاْتِیْهَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهُ لَیَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۹۹۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۹۹۳/۹ وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۴/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو نابینا نے جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار نے فرمایا آ حاضر ہوا کر۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر مؤذن سے فرما دیتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہہ دے (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع کر دو اور نماز میں عجلت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور جماعت شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو نجیثوں (پیشاب اور پاخانہ کے دباؤ) کی مدافعت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۹۹۵/۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی حاضری سے منع نہ کرو۔ لیکن گھر ہی ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۹۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مِخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

۹۹۷/۱۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوٰى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جانے کیلئے خوشبو لگاتی ہے یہاں تک کہ وہ اسطرح غسل کرے جسطرح جنابت سے پاک ہونے کیلئے غسل کرتی ہے۔ (احمد، نسائی)

۹۹۸/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِأَبِيْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ میں بدکاری موجود ہے (جس کو آنکھ کا زنا کہہ سکتے ہیں) اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۹۹۹/۱۵ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰئِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَإِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ وَصَلٰوتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کے بعد لوگوں سے دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق دریافت فرمایا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر بہت گراں ہیں اگر تمہیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہوتا تو تم گھسٹتے ہوئے نماز میں حاضر ہوتے۔ صف اوّل فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں صف اول کا ثواب معلوم ہوتا تو تم جلدی کرکے اس میں شامل ہوتے۔ بیشک ایک شخص کی نماز دوسرے شخص کے ساتھ اس کی تنہا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخصوں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۰۰/۱۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَّلَا بَدْوٍ لَّا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین شخص آبادی میں یا جنگل میں مگر ان کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا لیتا ہے جو ریوڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۰۰۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی۔

(رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کی اذان کو سنا تو اس کو موذن کا اتباع کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اس سے نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے)

(ابو داؤد۔ دار قطنی)

۱۰۰۲/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ وَّاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو۔ (ترمذی مالک۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۰۰۳/۱۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّفْعَلَہُنَّ لَا یَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَہُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَہُمْ وَلَا یَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَہُمْ وَلَا یُصَلِّ وَہُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا روا نہیں (۱) ایسا شخص امامت نہ کرے جو (نماز کے بعد) دعا صرف اپنی ذات کے لیے کرے اور نمازیوں کو شامل نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے گھر والوں کے ساتھ خیانت کی (۳) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابو داؤد۔ ترمذی)

۱۰۰۴/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَیْرِہٖ۔

(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۰۰۵/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اَوْ مَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں بیشک ہم نے یہ جان لیا کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا نفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے

يَأْتِي الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٠٠٦/٢٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١٠٠٧/٢٣ وَعَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١٠٠٨/٢٤ وَعَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٠٠٩/٢٥ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ

نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خدا نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اسطرح ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرے جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت کرنے کے لیے راستہ متعین فرما دیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہنے والے کی کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے اور نبی کی سنت کے ترک سے گمراہی اختیار کرو گے۔ اور نہیں کوئی شخص جو اچھی طرح طہارت حاصل کرکے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ ایک نیکی لکھواتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہوتا ہے اور ایسا شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں آتا ہے۔ م

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء کا حکم دے کر (نماز عشاء شروع کرکے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ ان کے گھروں کو آگ سے جلا دیں۔ (جو مرد نماز عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے) (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز (باجماعت) پڑھے بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں (احمد)

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے اور وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا واپسی کا ارادہ

فهو منافق۔ (رواه ابن ماجة)

۱۰۱۰/۲۶ وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سمع النداء فلم يجبه فلا صلوة له إلا من عذر۔ (رواه الدارقطني)

۱۰۱۱/۲۷ وعن عبد الله بن أم مكتوم قال يا رسول الله إن المدينة كثيرة الهوام والسباع وأنا ضرير البصر فهل تجد لي من رخصة قال هل تسمع حي على الصلوة حي على الفلاح قال نعم قال فحي هلا ولم يرخص۔ (رواه أبو داود والنسائي)

۱۰۱۲/۲۸ وعن أم الدرداء قالت دخل علي أبو الدرداء وهو مغضب فقلت ما أغضبك قال والله ما أعرف من أمر أمة محمد صلى الله عليه وسلم شيئا إلا أنهم يصلون جميعا۔ (رواه البخاري)

۱۰۱۳/۲۹ وعن أبي بكر بن سليمان بن أبي حثمة قال إن عمر بن الخطاب فقد سليمان بن أبي حثمة في صلوة الصبح وأن عمر غدا إلى السوق ومسكن سليمان بين المسجد والسوق فمر على الشفاء أم سليمان فقال لها لم أر سليمان في الصبح فقالت إنه بات يصلي فغلبته عيناه فقال عمر لأن أشهد صلوة الصبح في جماعة أحب إلي من أن أقوم ليلة۔

(رواه مالك)

۱۰۱۴/۳۰ وعن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اثنان فما فوقهما جماعة۔

(رواه ابن ماجة)

۱۰۱۵/۳۱ وعن بلال بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد إذا استأذنكم فقال بلال والله لنمنعهن فقال له عبد الله أقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول أنت لنمنعهن

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ عذر ہو۔ (دار قطنی)

حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مدینہ میں بہت زیادہ موذی جانور ہیں اور میں نابینا شخص ہوں کیا مجھے اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں، سرکار نے فرمایا کیا تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو میں نے کہا بیشک سنتا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر ہو اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی۔ (ابو داؤد، نسائی)

حضرت ام درداء روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابو الدرداء گھر میں آئے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ غیظ و غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے بارے میں اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا۔ صبح کے وقت جب حضرت عمر بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمر نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں (مالک)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت بلال ابن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی حاضری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو انکے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلال نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت بلال سے جناب عبد اللہ نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ رسول خدا کا فرمان ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم

وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو انکے والد کے حوالہ سے ہے پھر جناب عبداللہؓ حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں خوب بُرا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ میں آپ کو سرکار کا ارشاد سُنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کرینگے (مسلم)

۱۰۱۶/۳۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے اس موقعہ پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو راوی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۱۷/۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھا کرتے تھے پھر آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہنے والے تھے تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

۱۰۱۸/۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں تو رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری و مسلم میں یہ ہے کہ صفوں کو مکمل کرو میں تم کو پس پشت بھی دیکھتا ہوں)

۱۰۱۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا "اقامت نماز" کے ارکان میں سے ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے فرمایا ہے

تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

۱۰۲۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۲/۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۳/۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرٰكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۴/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ یہ تکمیل نماز سے ہے)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پہ ہاتھ رکھ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے، چاہیے تو یہ کہ میرے قریب یعنی صف اول میں بالغ اور صاحبان عقل و شعور کھڑے ہوں ان کے بعد باعتبار عقل جو دوسرے ہیں کھڑے ہوں پھر ان کے بعد دیگر، حضرت ابن مسعود نے فرمایا آج کے دن تم اختلاف کے اعتبار سے بہت زیادہ ہو۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے قریب صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان علم اور برائیوں سے پرہیز کرنے والے ہوں ان کے بعد ان جیسے پھر رسول خدا نے تین مرتبہ فرمایا ان کے علاوہ رسول خدا نے فرمایا تم بازاروں میں شور کرنے سے احتراز کرو۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو صف میں آگے بڑھنے سے تاخیر کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو تمہارے پیچھے ہوں وہ تمہاری طرح کریں اور ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو اعمال خیر کرنے میں پیچھے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو فضل و کرم کے حصول میں پیچھے کر دے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ میں تشریف لائے تو ان کو ٹکڑیاں بناتے ہوئے بیٹھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو علیحدہ علیحدہ ٹکڑیوں میں بٹا ہوا دیکھتا ہوں ایک مرتبہ اور ہمیں اسطرح دیکھ کر سرکار نے فرمایا تم خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ملائکہ کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے کسطرح رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں پہلی صف بہتر ہے اور آخری صف بدتر اور خواتین میں آخری صف بہتر ہے اور پہلی صف بدتر۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۰۲۵/۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

وَسَلَّمَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی اینٹیں اور کندھے سے کندھا ملاؤ۔ اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے۔ شیطان صفوں کے خلاء میں اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا بچہ کہیں گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

1026/10 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صفوں کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں کمی روا رکھو۔ (ابوداؤد)

1027/11 وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُولٰى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں

اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

1028/12 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصہ کی جانب (خصوصی) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

1029/13 وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے ہماری صفوں کو درست فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

1030/14 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهٖ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب امامت فرماتے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رُخ کر کے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

1031/15 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جنکے کندھے نماز کی حالت میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہوں کندھے اکڑے نہ ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

1032/16 عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول استووا استووا استووا فوالذي نفسي بيده إني لأراكم من خلفي كما أراكم من بين يدي۔

(رواه أبو داود)

١٠٣٣/١٧ وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال وعلى الثاني وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سووا صفوفكم وحاذوا بين مناكبكم ولينوا في أيدي إخوانكم وسدوا الخلل فإن الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف يعني أولاد الضأن الصغار۔ (رواه أحمد)

١٠٣٤/١٨ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بأيدي إخوانكم ولا تذروا فرجات الشيطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله رواه أبو داود وروى النسائي منه قوله ومن وصل صفا إلى آخره۔

١٠٣٥/١٩ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم توسطوا الإمام وسدوا الخلل۔

(رواه أبو داود)

١٠٣٦/٢٠ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال قوم يتأخرون عن الصف الأول حتى يؤخرهم الله في النار (رواه أبو داود)

١٠٣٧/٢١ وعن وابصة بن معبد قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يصلي خلف الصف وحده فأمره أن يعيد الصلاة رواه أحمد والترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن۔

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدیوں سے فرماتے سیدھا اور برابر ہو جاؤ خدا کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے بھی اسیطرح دیکھتا ہوں جسطرح سامنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف اول پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں۔ لیکن سرکار نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ کندھے سے کندھا ملاؤ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو پُر کردو کیونکہ خالی جگہوں میں شیطان اسطرح داخل ہو جاتا ہے جسطرح (حذف) بکری کا م (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندھے سے کندھا مقابل ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھرو اور آسانی کے ساتھ کھڑے ہو۔ صف میں شیطان کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اسکو اللہ تعالے علیحدہ کر دے گا (ابوداؤد) لیکن صاحب نسائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے خلاء کو پُر کردو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم صف اول سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی دوزخ کے پچھلے حصہ میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا اعادہ کرو۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

باب الموقف

نماز (باجماعت) میں کھڑے ہونے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۳۸/۱ عن عبد الله بن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فقمت عن يساره فأخذ بيدي من وراء ظهره فعدلني كذلك من وراء ظهره إلى الشق الأيمن۔ (متفق عليه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کی جانب ہاتھ کر کے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۰۳۹/۲ وعن جابر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي فجئت حتى قمت عن يساره فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدينا جميعا فدفعنا حتى أقامنا خلفه۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جبار بن صخر بھی آ گئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

۱۰۴۰/۳ وعن أنس قال صليت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وأم سليم خلفنا۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور یتیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے گھر میں نماز ادا کی، ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔ (مسلم)

۱۰۴۱/۴ وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى به وبأمه أو خالته قال فأقامني عن يمينه وأقام المرأة خلفنا۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

۱۰۴۲/۵ وعن أبي بكرة أنه انتهى إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل أن يصل إلى الصف ثم مشى إلى الصف فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال زادك الله حرصا ولا تعد۔ (رواه البخاري)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ رکوع میں تھے میں صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جب اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۰۴۳/۶ عن سمرة بن جندب قال أمرنا رسول

حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۰۴۴/۷ وَعَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۴۵/۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي۔

۱۰۴۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کہ جب نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص آگے بڑھ جائے۔ (ترمذی)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی امامت کی میں ایک دوکان میں اوپر کھڑا تھا جبکہ مقتدی نیچے تھے اس موقعہ پر جناب حذیفہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھے دکان سے نیچے اتار دیا تو میں نیچے آگیا۔ نماز کے بعد جناب حذیفہ نے مجھ سے سوال کیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے تو اس کو مقتدیوں سے بلند مقام پر نہ کھڑا ہونا چاہیے یا اس کی مانند ارشاد فرمایا۔ جناب عمار کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ سے کہا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں نیچے اتر آیا۔ (ابوداؤد)

حضرت سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکار دوعالم کا منبر کس لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ وہ جھاؤ کی لکڑی کا بنا ہوا تھا جس کو فلاں خاتون کے آزاد کردہ غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو رسول اللہ اس پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو منبر سے اتر کر رسول اللہ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خدا نے قرأت کی اور رکوع کیا اور سرکار کے ساتھ اب نمازیوں نے رکوع کیا پھر سرکار نے رکوع سے سر اٹھایا پچھلے پیر پیچھے ہٹے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے تلاوت فرمائی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر پیچھے ہٹے زمین پر سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں اس طرح کہا ہے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا نہیں کیا میں نے یہ عمل مگر اس لیے کہ تمہیں میری نماز کا علم ہو اور تم

(بخاری و مسلم ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۴۷/۱۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ... کیا میں تمہیں رسول اللہ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی نے بتایا کہ جب

وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِيْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۲۸/۱۱ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِيْ بِاَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتایا اور کہا کہ سرکار ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی نے میری اُمت کے لفظ کو استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد)

جناب قیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچکر میری جگہ کھڑے ہو گئے اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی یکسوئی ختم ہو گئی) جب نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب اُبی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا صاحبزادے اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسولِ خدا کا ہم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اول میں آ کر کھڑے ہوں۔ اسکے بعد جناب اُبی نے قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا رب کعبہ کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے یہ جملہ جناب اُبی نے تین مرتبہ فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں ان لوگوں پر افسوس نہیں ان پر ہے جو ان لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابو یعقوب (کنیت جناب اُبی بن کعب) سے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں نے

بَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کا بیان

پہلی فصل

۱۰۲۹/۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهٖ۔

۱۰۵۰/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِيْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کریم کا زیادہ عالم ہو اور اگر سب لوگ ایک جیسے ہی ہوں تو سنّت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے اور اگر اس معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو معمر آدمی امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم میں اور نہ بیٹھے کسی کے گھر میں عزت کی جگہ بغیر اسکی اجازت کے (مسلم لیکن انہیں

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے اور امامت کا حقدار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے (مسلم) اور مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔

دوسری فصل

١٠٥١ / ٣ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم۔ (رواه ابو داود)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد اذان پڑھے اور قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے ۔ (ابوداؤد)

١٠٥٢ / ٤ وعن ابي عطية العقيلي قال كان مالك بن الحويرث يأتينا الى مصلانا يتحدث فحضرت الصلوة يوما قال ابو عطية فقلنا له تقدم فصله قال لنا قدموا رجلا منكم يصلي بكم وسأحدثكم لم لا اصلي بكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم رواه ابو داود والترمذي والنسائي الا انه اقتصر على لفظ النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت ابوعطیہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث ہماری مسجد (جو عقیل میں) آتے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہوگیا ۔ تو ابوعطیہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو انکی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک اختصار کیا ہے ۔

١٠٥٣ / ٥ وعن انس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى (رواه ابو داود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے ۔ (ابوداؤد)

١٠٥٤ / ٦ وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کانوں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

١٠٥٥ / ٧ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل اتى الصلوة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة (رواه ابو داود وابن ماجة)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کرکے آئے اور تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو ۔ (ابوداؤد ، ابن ماجہ)

١٠٥٦ / ٨ وعن سلامة بنت الحر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون اماما يصلي

سلامہ بنت حر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹالیں گے ۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا ۔ (احمد

بِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۵۷ ۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز با جماعت واجب ہے ہر امام کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور نماز (جنازہ) ہر مسلمان کیلئے واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵۸ ۱۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحٰى إِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دریا کے کنارے تھی اور قافلوں کی گذرگاہ تھی۔ جب قافلے وہاں آتے تو ہم قافلے والوں سے حالات حاضرہ کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور [illegible] ۔ [illegible] ہم نے مرتبہ قافلہ والوں سے معلوم کیا کہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور انکا کیا تعارف ہے؟ تو قافلہ والوں نے بتایا کہ انکا (نبی علیہ السلام) خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اور انپر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وحی بھیجی ہے راوی کہتے ہیں کہ اسطرح میں سُن سُن کر کلام الٰہی کو یاد کرتا رہتا اور وہ میرے سینے میں چپک جاتا۔ عرب والے اپنے اسلام کے اظہار کے سلسلہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دو۔ اگر وہ اپنی قوم قریش پر غالب آ جائیں اور مکہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جب مکہ فتح ہوا تو لوگوں نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے والد نے بھی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لانے کے بعد آ کر اپنی قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ مجھے نبی برحق نے فلاں فلاں وقت اسطرح نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو اذان کہو اور ایک ایسا شخص امامت کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو چونکہ اپنے قبیلہ والوں میں مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا کیونکہ میں باہر سے آنے والوں سے قرآن سنکر یاد کر لیتا تھا چنانچہ مجھے امام بنا دیا گیا اسوقت میری عمر چھ سال تھی جب میں امامت کیلئے کھڑا ہوا تو ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر سمٹ جاتی تھی چنانچہ ایک عورت نے لوگوں سے کہا کہ تم ہماری نظروں سے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کا انتظام نہیں کر سکتے تب لوگوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے کرتا بنایا۔ چنانچہ اس کرتے کے ملنے سے مجھے جو خوشی ہوئی ایسی خوشی کبھی نہ ہوئی تھی۔ (بخاری)

۱۰۵۹ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں

الاولون المدینة کان یؤمهم سالم مولی ابی حذیفة وفیهم عمر وابو سلمة ابن عبد الاسد۔

(رواه البخاری)

مدینہ منورہ میں جناب سالم جو حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے امامت کرتے تھے حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی موجود ہوتے تھے۔ (بخاری)

۱۰۶۰ ۱۲ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤوسهم شبرا رجل ام قوما وهم له کارهون وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط واخوان متصارمان۔

(رواه ابن ماجة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

باب ما علی الامام

امام پر مقتدیوں کے حقوق

پہلی فصل

۱۰۶۱ ۱ عن انس قال ما صلیت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبی صلی الله علیه وسلم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافة ان تفتن امه۔ (متفق علیه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کی اقتدا میں ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ)

۱۰۶۲ ۲ وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لادخل فی الصلوة وانا ارید اطالتها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بکائه۔

(رواه البخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی تشویش و فکر کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

۱۰۶۳ ۳ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسه فلیطول ما شاء۔ (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

۱۰۶۴ ۴ وعن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال والله یا رسول الله انی لاتاخر عن صلاة الغداة من اجل فلان مما یطیل بنا فما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی موعظة

حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابو مسعود نے بیان کیا کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی وجہ سے فجر کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طول دیتا ہے

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نصیحت فرماتے وقت سرکار کو اتنے غصہ میں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ بوڑھوں کمزوروں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھے

۱۰۶۵ / ۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنْ فَصْلِ الثَّانِيْ۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تم میں سے امامت کریں گے اگر انہوں نے ٹھیک نماز پڑھائی تو تمہارے لیے اجر اور غلط پڑھائی تو تمہاری ہو گئی اور وبال ان پر (بخاری)

تیسری فصل

۱۰۶۶ / ۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَأَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَإِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت فرمائی کہ جب تم قوم کی امامت کرو تو نماز میں تخفیف کرو (مسلم) لیکن جناب عثمان ہی کی ایک روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا تم قوم کی امامت کرو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں اسپر رسول خدا نے فرمایا قریب آجاؤ جب میں قریب ہوا تو سرکار نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان دست مبارک رکھا پھر فرمایا گھوم جاؤ . . . . جب میں گھوما تو آپ نے دست مبارک میری پشت پر دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور مجھ سے فرمایا اب قوم کی امامت کرو اور جو قوم کی امامت کرے اسکو چاہیے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں کمزور مریض اور حاجت مند بھی لیکن جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے)

۱۰۶۷ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور خود بھی سورۂ صافات سے ہماری امامت فرماتے۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی اور امام کی متابعت اور مسبوق کے بارے میں حکم

پہلی فصل

۱۰۶۸ / ۸ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی اقتدا میں نماز

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۹ / ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۷۰ / ۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ۔

۱۰۷۱ / ۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلَى أَجْمَعُونَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

۱۰۷۲ / ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ

ادا کرتے تھے۔ جب سرکار سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو سیدھا نہ کرتا یہاں تک کہ سرکار سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع۔ سجود، قیام اور سلام میں مجھ پر سبقت نہ کرو بلاشک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے ولا الضالین کے بعد آمین کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کروٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے . . . . تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حمیدی نے کہا ہے کہ یہ ایک قدیم بیماری کی وجہ سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہو کر ادا کی آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور عمل صرف رسول اللہ کے آخری فعل پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں جبکی تائید امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا

(پس امام سے اختلاف نہ کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ علیل ہو گئے یعنی علالت کی وجہ سے نقاہت زیادہ ہوئی تو جناب بلال نماز کے بارے میں

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يُسْمِعُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيرَ۔

اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابوبکر کو امامت کے لیے کہا جائے تو ان دنوں جناب ابوبکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان اُن کے سہارے اس انداز میں مسجد میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں داخل ہوئے جب جناب ابوبکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی علیہ السلام نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے بائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس وقت جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابوبکر کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ (متفق علیہ) لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب ابوبکر تکبیر کے فرائض ادا کر رہے تھے۔

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے اس کو اس بات کا خوف یا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔ (بخاری و مسلم) ....

دوسری فصل

۱۰۷۴/۷ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی مقتدی بھی کرے۔ (ترمذی)

۱۰۷۵/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم حالت سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جسکو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔ (اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جسکو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہو گئی) (ابوداؤد)

۱۰۷۶/۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن نماز باجماعت اسطرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریمہ بھی قضا نہ ہوئی تو اسکے لیے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں ایک آزادی نار دوزخ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

۱۰۷۷ [۱۰] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۰۷۸ [۱۱] وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے گیا تو دیکھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا جتنا کہ نماز با جماعت ادا کرنے والوں کو ملا ہے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے وقت آیا جبکہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا کوئی ہے جو اس شخص کے ساتھ نماز پڑھ کے اسکے ساتھ بھلائی کرے اس موقعہ پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر اسکے ساتھ نماز ادا کر لی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۷۹ [۱۲] عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کیا آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی حالت بیان نہیں کریں گی تب آپ نے فرمایا کہ جب سرکار کی بیماری زیادہ بڑھ گئی تو اس وقت آپ نے معلوم فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اور وہ سب آپکا انتظار کر رہے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ لگن (بڑے برتن) میں پانی رکھو چنانچہ پانی رکھا گیا اور آپ نے غسل فرمایا اور جب مسجد کو جانے کا ارادہ کیا تو کمزوری کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی جب تھوڑے وقفہ کے بعد افاقہ ہوا تو پھر نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو حاضرین نے کہا نہیں پھر آپ نے پانی منگوا کر غسل فرمایا لیکن کھڑے ہونے سے قبل ہی غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا تو نماز کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا ابھی نہیں پڑھی ہے تو آپ نے پھر لگن میں پانی منگوا کر غسل کیا لیکن مسجد میں جانے سے قبل کمزوری کی وجہ سے غشی کی کیفیت ہو گئی تھوڑی دیر بعد افاقہ ہوا تو پھر آپ نے نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا یا رسول اللہ صحابہ مسجد میں آپکے منتظر ہیں تاکہ نماز عشاء ادا کریں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھا دیں چنانچہ قاصد نے آکر حکم نبوی جناب صدیق اکبر کو سنایا جناب صدیق اکبر چونکہ نہایت رقیق القلب تھے اس لیے انہوں نے حضرت عمر سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ لیکن حضرت عمرؓ نے

صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہٰذا ان ایام (علالت) میں حضرت ابوبکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے افاقہ ہوا تو نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق نماز پڑھا رہے تھے جب حضرت ابوبکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ لہٰذا ان حضرات نے سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پہلو میں بٹھا دیا اور حضور علیہ السلام بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام کی علالت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان ذکر کروں تو ابن عباس نے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو ابن عباس نے اسکے بارے میں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ کیا اس دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمائیے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ

صرف دوسرے شخص کا نام نہیں بتایا میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا وہ دوسرے شخص حضرت علی تھے (بخاری مسلم)

١٠٨٠/١٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے رکعت کو پایا اور جس کی قرأت میں سورۂ فاتحہ رہ گئی اس کا بہت سا ثواب چھوٹ گیا۔

(مالک)

١٠٨١/١٤ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے) اپنے سر کو پہلے اٹھاتا .... اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَّرَّتَيْنِ دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

١٠٨٢/١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جا کر امامت کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

١٠٨٣/٢ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رسول اللہ کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهٗ نَافِلَةٌ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ۔

نمازِ عشاء ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آکر دوبارہ عشاء کی امامت کرتے تھے اور وہ ان کے لیے نفل ہوتی تھی (یعنی پہلی نماز جو سرکار کی امامت میں ادا کی تھی) (بیہقی و بخاری)

دوسری فصل

۱۰۸۴ ۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یزید بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر رسولِ خدا کے ساتھ تھا میں نے رسولِ خدا کے ساتھ مسجد خیف میں نماز فجر ادا کی نماز سے فارغ ہو کر جب ...... مسجد سے باہر تشریف لائے تو دو شخصوں کو بالکل آخر میں بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ ان دونوں کو بلایا جائے جب وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ ان کا خوف سے بدن تھر تھرا رہا تھا تو سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی چیز مانع رہی ہے ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے پہلے ہی اپنے گھروں میں نماز ادا کر لی تھی سرکار نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کر چکے ہو اور مسجد میں اگر نماز تیار پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ تحقیق یہ نماز (دوسری) تمہارے لیے نفل

(ترمذی، ابوداؤد و نسائی)

تیسری فصل

۱۰۸۵ ۴ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان کہی گئی سرکار دو عالم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو گئے تو دیکھا کہ محجن بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے رسولِ خدا نے دریافت فرمایا! تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی بات مزاحم ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ محجن نے عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اس موقعہ پر رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور جماعت شروع ہونے والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو جب بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔

(مالک و نسائی)

۱۰۸۶ ۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابو ایوب انصاری سے معلوم کیا کہ ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز با جماعت تیار ہوتی ہے۔ اور میں نماز با جماعت ادا کرتا ہوں لیکن دل میں خلش محسوس ہوتی ہے، اس پر جناب ابو ایوب نے فرمایا!

سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ -

١٠٨٧ ٦ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

١٠٨٨ ٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

١٠٨٩ ٨ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

١٠٩٠ ٩ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حصہ ہے (مالک و ابوداؤد)

حضرت یزید بن عامر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام نہیں لائے ہو؟ میں نے عرض کیا بیشک یارسول اللہ میں مسلمان ہوں، تو سرکار نے فرمایا تمہیں نماز باجماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا، میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی، تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو خواہ تم نماز ادا کر چکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز باجماعت میں شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ اب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ تمہاری طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سلیمان مولیٰ حضرت میمونہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں ہم نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دو بار نماز نہ پڑھو (احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

(مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں اور ان کے فضائل

پہلی فصل

۱۰۹۱ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۰۹۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالےٰ جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکعتیں بعد عشاء دولت سرائے نبوی میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں اختصار کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ سرکار ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر دو رکعتیں گھر میں آکر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے

وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

۱۰۹۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۶/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۹۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۸/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں وتر شامل ہوتے۔ اور کبھی کھڑے ہو کر رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی اسی انداز سے فرماتے۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے (مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر آکر فجر کی امامت فرماتے تھے)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نوافل میں فجر کی دو سنتوں رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں (رکعتیں) دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا اس کے بعد فرمایا یہ اسکے لیے ہے جو چاہے ورنہ اس کو سنت مؤکدہ جاننا مناسب نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیئے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن اسی میں ایک اور روایت کے مطابق فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے۔

دوسری فصل

۱۰۹۹/۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۱۱۰۰/۱۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی . . . . محافظت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دے گا۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں ہیں کہ جن کے درمیان

تسليم تفتح لهن ابواب السماء۔

(رواه ابوداود وابن ماجة)

١١٠١/١١ وعن عبد الله بن السائب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح۔

(رواه الترمذي)

١١٠٢/١٢ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعا۔

(رواه احمد والترمذي وابوداود)

١١٠٣/١٣ وعن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر اربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم على الملائكة المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين۔ (رواه الترمذي)

١١٠٤/١٤ وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر ركعتين۔

(رواه ابوداود)

١١٠٥/١٥ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عمر بن ابي خثعم وسمعت محمد بن اسمعيل يقول هو منكر الحديث وضعفه جدا۔

١١٠٦/١٦ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة۔

(رواه الترمذي)

١١٠٧/١٧ وعنها قالت ما صلى رسول الله صلى الله عليه

سلام نہیں ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعت (سنتیں) قبل ظہر ادا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل اوپر چڑھیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت) ادا کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اور جو ان کے مسلمانوں اور مومنوں سے متبعین ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ حدیث عمر ابن ابی خثعم کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی خثعم نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (نفل) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے کبھی عشاء کی نماز اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لاکر چار یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۱۰۸ [۱۸] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْبَارُ النُّجُومِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَدْبَارُ السُّجُودِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادبار النجوم سے مراد دو رکعتیں قبل نماز فجر اور دو رکعتیں ادبار سجود بعد مغرب ہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۱۱۰۹ [۱۹] عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَاةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ دوپہر کے بعد ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اجر و ثواب میں ان چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکار دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ہر چیز کے سائے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ خوار ہیں (ترمذی و بیہقی در شعب الایمان)

۱۱۱۰ [۲۰] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی قضا نہیں کیں (متفق علیہ) لیکن امام بخاری کی اس طرح بھی نقل کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس نے سرکار کو اس عالم سے بلایا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا۔

۱۱۱۱ [۲۱] وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مختار ابن فلفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر کے بعد نماز کی نیت کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تھا حالانکہ ہم غروب کے بعد مغرب سے پہلے یہ سنتیں سرکار دو عالم کی حیات ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقعہ پر میں نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۱۲ [۲۲] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب موذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نمازیوں کی

الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۳/۲۳ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۱۴/۲۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۱۱۵/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۱۱۱۶/۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا۔

۱۱۱۷/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۱۱۱۸/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهٗ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

کثرت کے سبب یہ گمان کرتا تھا کہ جماعت ختم ہو گئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرثد بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ جہنی کے پاس آیا اور اس سے کہا میں آپ کو ابی تمیم کے اس عمل سے تعجب میں نہ ڈالوں کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکار دوعالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا بات ہے تو انھوں نے کہا (دنیا کی) مشغولیت۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی، سرکار نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل یا سنتیں) پڑھ رہے ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے۔ (ابو داؤد) لیکن صاحب ترمذی ونسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز (رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کر لو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرات فرماتے تھے کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت مکحول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بغیر کلام کئے دو یا چار رکعت نماز سنت یا نفل ادا کی تو اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے۔ (مکحول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بھی مذکورہ بالا انداز سے روایت کرتے ہیں اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں اور رزین نے ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے م

[illegible]

حضرت عمرو بن عطا روایت کرتے ہیں کہ جناب نافع ابن جبیر نے انھیں جناب سائب کے پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انھوں نے جناب امیر معاویہ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسکے بارے میں بتا کریں تو انھوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت امیر کے ساتھ جمعہ کی نماز

فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقصورہ دوجگہ (جہاں امیر تکبیر کہتا ہے) میں ادا کی ہے جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نوافل پڑھے۔ جب حضرت امیر معاویہ اپنے گھر پہنچے تو مجھے بلا کر فرمایا کہ جو عمل نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے اب اسکا اعادہ نہ کرنا یہاں تک کہ تم باتیں کر لو یا مسجد سے باہر نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا تو گفتگو کر کے اس میں فصل کریں یا مسجد سے باہر آ جائیں۔ (مسلم)

۱۱۱۹ / ۲۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز مکہ میں (خانہ کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اور آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن جب مدینہ طیبہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گھر جاتے اور بقیہ نماز گھر میں ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی عمل رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد آپ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت نماز کا بیان

پہلی فصل

۱۱۲۰ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر سے پہلے گیارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھتے اور اس کے سجدہ کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں تلاوت کرے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہوتا اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اور اٹھ کر دو رکعت نماز (سنت) مختصر ادا فرماتے تھے اور پھر داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور جب مکبر فجر کے لئے اقامت کہتا تو اٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

۱۱۲۱ / ۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ خود

وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٢ / ٣ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١١٢٣ / ٤ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٤ / ٥ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١١٢٥ / ٦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٦ / ٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٧ / ٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی راوی ہیں کہ رسول اللہ رات میں تیرہ رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات، نو یا گیارہ رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ محترمہ میمونہ کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اہل خانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تہائی رات یا اس سے کچھ کم باقی رہ گئی تو سرکار اٹھے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف لیل و نہار میں صاحبان عقل و شعور کے لیے نشانیاں ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو حد اعتدال سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں بھی وضو کر کے سرکار کے بائیں جانب آکر نماز کے لیے کھڑا ہوا تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور مجھے بائیں سے داہنی جانب لا کر کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آرام کرنے لیٹے

فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا۔

۱۱۲۸ ۹ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۹ ۱۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَّسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ۔

۱۱۳۰ ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سو گئے اور انکے سونے کا احساس اسطرح ہوا کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی کیونکہ جب سرکار گہری نیند سوتے تو خراٹوں کی آواز آتی تھی۔ لیکن جب جناب بلال کی اذان کی آواز آئی تو اٹھے اور بغیر تجدید وضو کے نماز ادا فرمائی۔ آپ دعا میں یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ خداوندا میرے قلب کو منور فرما میری آنکھوں کو روشنی میری سماعت کو نور بخش میرے داہنے بائیں اوپر نیچے آگے پیچھے ہر طرف نورانیت عطا فرما اور بعض مفسرین نے اضافہ بھی کیا ہے کہ میری زبان میں نور عطا فرما اور بعض روایت کے مطابق کہ میرے پٹھوں گوشت خون بالوں اور کھال میں نورانیت عطا فرما (متفق علیہ) لیکن بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اسطرح آیا ہے کہ میری جان میں نورانیت اور میرے لیے نور میں وسعت عطا فرما اور مسلم کی ایک روایت میں اسطرح ہے خداوندا مجھے نور عطا فرما۔)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب رسول خدا کے دولت سرائے اقدس میں گزاری۔ جب سرکار نیند سے بیدار ہوئے تو مسواک کی اور وضو کیا اور اسی دوران آپ نے آیت ان فی خلق السموات سے آخر سورہ تک تلاوت فرمائی اس کے بعد دو رکعت کی نیت باندھی اور طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز مکمل کی اور نماز سے فارغ ہو کر ایسی گہری نیند سو گئے کہ سوتے میں خراٹے نکلنے لگے پھر اٹھے مسواک اور وضو کیا آیت پڑھی اور طویل نماز پڑھ کر سو گئے پھر اٹھے اسطرح تین مرتبہ عمل کر کے آپ نے چھ رکعات پڑھیں پھر

[illegible]

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ میں سرکار کی رات کے وقت کی نماز کو دیکھوں گا راوی کہتے ہیں کہ سرکار جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے دو رکعتوں کی نیت باندھی جو مختصر ادا کیں اسکے بعد پھر دو رکعتیں ادا کیں جو بہت زیادہ طویل تھیں راوی نے نماز کے لمبا ہونے یعنی طویل کا لفظ تین مرتبہ استعمال کیا ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دو رکعتوں سے کم تھیں۔ اسکے بعد دو رکعتیں پڑھیں جو ان دو سے مختصر تھیں اس کے بعد پھر دو رکعتیں آخری دو سے مختصر ادا کیں۔ ان رکعات سے فارغ ہو کر وتر پڑھے اسطرح کل تیرہ رکعات پڑھیں (لیکن امام مسلم نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دو رکعتیں ان چار مرتبہ کے علاوہ تھیں۔ افراد حمیدی، مؤطا امام مالک۔ سنن ابو داؤد، جامع الاصول)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ کی عمر شریف زیادہ ہوئی اور بدن بھی بھاری ہو گیا تو اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے

(متفق علیہ)

١١٣١/١٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدر و منزلت میں ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ جمع فرماتے اور تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ان بیس سورتوں کا تذکرہ کیا جو ابتدا مفصلات سے ہیں جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سورتیں ایک رکعت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سورتیں حم دخان اور سورہ عم یتساءلون ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

١١٣٢/١٣ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ تین مرتبہ کہنے کے بعد اللہ کی بزرگی، بڑائی، ملک اور غلبہ کا ذکر کرتے اس کے بعد سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے اور آپکا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد سر مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام رب کریم کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان اتناہی وقفہ کرتے اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکعتیں پڑھتے جن میں سورہ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام کی تلاوت کرتے۔

(ابوداؤد)

١١٣٣/١٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا اس کا نام غافلین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی قرأت کے مطابق قیام کرے اسکا نام قانتین طاعت کرنیوالوں میں لکھا جائیگا اور جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اسکا نام کثرت سے ثواب حاصل کرنیوالوں میں لکھا جائے گا۔ (ابوداؤد)

١١٣٤/١٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی آہستہ قرأت کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)

١١٣٥/١٦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

١١٣٦/١٧ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ وَهُوَ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

١١٣٧/١٨ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

١١٣٨/١٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھنے والا آپ کی آواز سنتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اے ابوبکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا رہا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ میں تو سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ اس موقعہ پر سید عالم نے فرمایا اے ابوبکر تم آواز تھوڑی بلند کرو اور اے عمر تم آواز کو تھوڑا پست کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ اے خداوندا) اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت فرمائے تو تیری ذات عزت و حکمت والی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ (تھوڑی دیر) داہنی کروٹ لیٹ جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

١١٣٩/٢٠ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب عمل کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر مداومت کرنا۔ میں نے کہا کس وقت آپ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغا بانگ دیتا۔ (متفق علیہ)

۱۱۳۰ ـ ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں مصروف عبادت مگر ہم آپ کو عبادت کرتے دیکھتے اور نہیں چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔

(نسائی)

۱۱۳۱ ـ ۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور خدا کی قسم یہ چاہتا تھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں . . . . عتمہ یعنی عشاء کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کروٹ پر لیٹے بہت دیر تک آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت ہذا باطلا سے لا تخلف المیعاد تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سو گئے اور بیدار ہوئے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔

(نسائی)

۱۱۳۲ ـ ۲۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت یعلیٰ بن مملک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ کی نماز اور قرات کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا ان کی نماز پوچھ کر کیا کرو گے۔ بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر انہوں نے سرکار کی قرات کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں حرفاً حرفاً منظر کشی فرمائی۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

۱۱۲۳ ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خدایا تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق ہیں سارے نبی اور محمد مصطفےٰ بھی حق ہیں اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا۔ تیرے اوپر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع کیا تیرے لیے دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سارے کام تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوندا میرے اگلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(متفق علیہ)

۱۱۲۴ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوندا حضرات جبرئیل میکائیل واسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کے بنانیوالے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلافات میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(مسلم)

۱۱۲۵ ۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خداوندا تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوندا تو پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اللہ بڑا ہے اور عبادت کی قوت اور گناہ سے واپسی اللہ کی مدد پر منحصر ہے راوی کہتے ہیں اسکے بعد کہتے . . . . خداوندا میری مغفرت فرما راوی کہتے ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الٰہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر [illegible]

دوسری فصل

۱۱۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے۔ خداوندا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے خداوندا تیری حمد کرتا ہوں اور گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈال، اپنی طرف سے مجھ پر رحمتوں کو نازل فرما۔ بیشک تو بہت عطا فرمانیوالا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۱۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار ہو کر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۱۱۲۸ وَعَنْ شَرِيْقِ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت شریق ہوزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سب سے پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا، انہوں نے بتایا کہ سرکار شب میں بیدار ہو کر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تہلیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسبیح و تحمید کرتے، دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے دس بار لا الٰہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوندا میں دنیا کی تنگی روز قیامت کی تنگی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں اس کے بعد نماز شروع کرتے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ ۷ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثًا وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اُٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام بڑا اور تیرا مرتبہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑوں کا بڑا ہے۔ پھر اللہ سمیع و علیم کے راندہ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے وسوسوں تکبر اور سحر سکھانے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی، نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ

۱۱۵۰ ۸ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الْهَوِيَّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف کے قریب رات کو گزارتا تھا جب آپ نماز کے لیے اُٹھتے تو میں آپ سے یہ کلمات سنا کرتا۔ اللہ رب العالمین جو عالموں کا بنانے والا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی پاکی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ عبادتِ شب کی ترغیب

پہلی فصل

۱۱۵۱ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ یہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سوتا رہ لیکن جب کوئی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اُٹھتا ہے ورنہ خبیث النفس اور سست اُٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۲ ۲ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر ورم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ

هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۳ / ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ أُذُنِهٖ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۴ / ۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ أَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۵ / ۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

۱۱۵۶ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵۷ / ۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۸ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں اُٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں یا (شک راوی) دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرا کر اُٹھے اور فرمانے لگے ! پاک ہے وہ ذات جس نے آج کی شب کتنے بھلائی کے خزانے نازل فرمائے ہیں اور کتنے فتنے اترے ہیں۔ ان حجرے والیوں کو کون جگائے یعنی امہات المومنین کو تاکہ وہ نماز پڑھ لیں۔ دنیا میں کپڑے پہننے والیاں اکثر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر رات رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول (رحمت) فرماتا ہے اور جب تہائی رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسکو بخشوں (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اسطرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے؟ جو قرض دے اسکو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظالم یہاں تک

[illegible]

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان فرد مگر اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزہ خدا کو حضرت داؤد کے روزے ہیں، وہ آدھی رات سوتے تہائی رات قیام کرتے رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے، ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اول رات میں سو جاتے تھے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول (تہجد کی اذان) کے وقت غسل کی ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے ورنہ وضو کرتے اور دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹/۹ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰/۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد دشمن (اسلام) سے لڑنے کے لیے صف بندی کریں (شرح السنہ)

۱۱۶۱/۱۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے، اگر تجھ میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے)

۱۱۶۲/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو خود رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اسکے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے (ابوداؤد و نسائی)

۱۱۶۳/۱۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ (ترمذی)

۱۱۶۴/۱۴ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ.

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں۔ (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔ مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں (شعب الایمان لیکن امام ترمذی نے اس کو حضرت علی سے اس تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جس میں نرم گفتگو کی بجائے اچھی گفتگو کے الفاظ نقل کئے ہیں)

تیسری فصل

۱۱۶۵/۱۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

(متفق علیہ)

۱۱۶۶/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور یہ کہتے اے داؤد کی اولاد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور عشر وصول کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

۱۱۶۷/۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا "فرض کے بعد افضل نماز" میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔

(احمد)

۱۱۶۸/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جلد ہی نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی (احمد، بیہقی در شعب الایمان)۔

۱۱۶۹/۱۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ

حضرات ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم نے فرمایا جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ پھر

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۷۰ ۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۱۱۷۱ ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شک راوی) ہر ایک انمیں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنیوالے مردوں اور ذکر کرنیوالی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے ہیں (حفاظ یا قرآن پر عمل کرنیوالے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بیہقی در شعب الایمان)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد پچھلی رات کو اہل و عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے (ترجمہ) اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقوےٰ لوگوں کے لیے ہے۔ (مالک)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

عمل اور میانہ روی

پہلی فصل

۱۱۷۲ ۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۷۳ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۷۴ ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۷۵ ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ مہینہ بھر تک افطار کرتے اور ہمیں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے لیکن جب روزے رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب تھوڑے دن کیلئے بھی افطار نہ کریں گے اور اگر تم یہ چاہتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اعمال سے زیادہ محبوب ان پر مداومت ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تک تم ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو اور جب سستی طاری ہو تو رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

١١٧٦/٥ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نعس أحدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فإن أحدكم إذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يستغفر فيسب نفسه۔
(متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں کسل ہونے لگے تو اسکو چاہیئے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اونگھتا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بددعا کرلے۔ (متفق علیہ)

١١٧٧/٦ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الدين يسر ولن يشاد الدين أحد إلا غلبه فسددوا وقاربوا وأبشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة۔
(رواه البخاري)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین اسلام آسان ہے اور کوئی دین میں سختی نہیں کرتا مگر دین اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے لہٰذا اعتدال اختیار کرو طاقت وقوت کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البتہ) صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

١١٧٨/٧ وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه أو عن شيء منه فقرأه فيما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كأنما قرأه من الليل۔ (رواه مسلم)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کا کل وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان مکمل کرے۔ تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے بروقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

١١٧٩/٨ وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب۔
(رواه البخاري)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھ لو۔
(بخاری)

١١٨٠/٩ وعنه أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل قاعدا قال إن صلى قائما فهو أفضل ومن صلى قاعدا فله نصف أجر القائم ومن صلى نائما فله نصف أجر القاعد۔
(رواه البخاري)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

١١٨١/١٠ عن أبي أمامة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من أوى إلى فراشه طاهرا وذكر الله حتى يدركه النعاس لم يتقلب ساعة من الليل يسأل الله فيها خيرا من خير الدنيا والآخرة

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو شخص پاک وصاف حالت میں بستر پر جا کر اللہ کو یاد کرے اور اسکو نیند آجائے تو وہ رات میں کسی وقت کروٹ لیتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی سوال کر

إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

۱۱۸۲ ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلٰوتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

تو اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سُنّی کی روایت سے نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رب کریم نے دو افراد کے بارے میں تعجب کا اظہار فرمایا ہے ایک تو وہ جو سردی کے موسم میں نرم بستر اور لحاف اور اپنے اہل کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتو دیکھو یہ شخص نرم بستر لحاف اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آگیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو وہ میرے انعام کی رغبت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۱۸۳ ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸۴ ۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ أَرِحْنَا بِهَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ سرکار کے سر مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد۔

([illegible])

حضرت سالم ابن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام پاتا لوگوں کو اس شخص کی بات ناگوار معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں آرام پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

پہلی فصل

۱۱۸۵ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح کے نمودار ہونے کا خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

۱۱۸۶ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

۱۱۸۷ ۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(بخاری، مسلم)

۱۱۸۸ ۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ

حضرت سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (ازواج مطہرات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور مسواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو رات میں (نیند سے) اٹھاتا اس وقت آپ مسواک فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد و ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت مکمل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے اس کی حمد و ثنا اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب سن شریف زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ وتر کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

م کرتے دعا پڑھتے پھر [illegible] سلام پھیرتے جس کی آواز ہم سنتے تھے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے [illegible]

تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو آپ چاہتے تھے اس پر مداومت کریں، اور جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کریم ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم)

۱۱۸۹/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم)

۱۱۹۰/۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا طلوع فجر سے پہلے نماز وتر ادا کر لو۔ (مسلم)

۱۱۹۱/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہیے کہ اول رات میں وتر پڑھ لے لیکن جس کو آخر شب میں اٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے فضیلت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کیے۔ اول رات میں درمیانی اور آخری حصہ میں۔ لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۱۹۳/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کی (۲) چاشت کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر

[illegible]

دوسری فصل

۱۱۹۴/۱۰ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے اول رات میں فارغ ہوتے تھے۔ یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی اول رات

اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ آخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ)

۱۱۹۵/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشَرَةٍ ثَلٰثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُّوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۱۱۹۶/۱۲ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۹۷/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۱۹۸/۱۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

۱۱۹۹/۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہیں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کہا تعریف ہے اس رب کی جس نے دین کے معاملہ میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ نماز وتر اوّل رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کبھی اوّل رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بلند آواز سے کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جہراً تے اور کبھی آہستہ پڑھتے یہ سن کر میں نے اللہ کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ نے صرف قرأت کے حصّہ کو روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین وتر پڑھتے اور کبھی چھ رکعات کے ساتھ تین وتر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین وتر اور کبھی تین وتر اور دس رکعات پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہذا جو چاہے تو پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین پڑھ لے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی وتر پڑھو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور اس نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

۱۲۰۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۱۲۰۱/۱۷ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۱۲۰۲/۱۸ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ۔

۱۲۰۳/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا تو وہ اس کو صبح (فجر) سے پہلے پڑھ لے (اس حدیث کو امام ترمذی نے مرسلاً روایت کیا)

حضرت عبدالعزیز بن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذ تین پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد) لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو عبدالرحمان بن ابزی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور احمد نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ روایت کیا اور دارمی نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا۔)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلمات دعا سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) خداوندا مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو عافیت دی اور میرا بھی دوست بن جس طرح دوسروں کو دوست رکھتا ہے، اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما۔ بیشک تو حکم فرماتا ہے تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، اور جس کو تو دوست رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا اے ہمارے رب تو بلند رتبہ والا اور برکتیں عطا کرنے والا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز سے کہتے صاحب نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ابزی اور ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے کہتے تھے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوندا میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری عطا کردہ عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں، خداوندا میں تیری ذات کے ساتھ تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

تیسری فصل

۱۲۰۴ ۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۰۵ ۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۲۰۶ ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهٗ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

۱۲۰۷ ۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

۱۲۰۸ ۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیری تعریف و توصیف کا احصاء نہیں کر سکتا تیری ذات ایسی ہے کہ تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی رغبت ہے وہ تو ہمیشہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا وہ درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں لیکن ایک اور روایت کے مطابق ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ جناب امیر معاویہ نے عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اس وقت ان کے پاس جناب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے تو انہوں نے جا کر حضرت ابن عباس کو یہ واقعہ سنایا تو ابن عباس نے فرمایا انکے معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا (نماز) وتر حق ہے اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں اور جو ان کو نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہیں اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اس کو یاد آ جائیں تو اس وقت پڑھ لے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا کیا یہ واجب ہیں تو جناب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے اور مسلمانوں نے نماز وتر ادا کی لیکن سائل اپنے سوال پر اصرار کرتا رہا لیکن جناب عبداللہ بن عمر بھی فرماتے رہے کہ وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے اور مسلمانوں نے بھی (موطا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل میں سے نو سورتیں پڑھتے یعنی ہر رکعت میں تین سورتیں اور ان میں سے آخر سورت سورۃ اخلاص ہوتی۔ (ترمذی)

۱۲۰۹/۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید ابر تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابر صاف ہونے سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور ملالی پھر دو رکعتیں نماز (نفل) ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لی۔ (مالک)

۱۲۱۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرات کرتے اور جب قرات میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں ہیں تو کھڑے ہو کر قرات مکمل کرنے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

۱۲۱۱/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر سی ہوتیں)

۱۲۱۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

۱۲۱۳/۲۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے فرمایا شب بیداری مشکل اور دشوار ہے لہذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو جائے تو اسکے بعد دو رکعتیں پڑھے اگر رات میں اٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

۱۲۱۴/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان رکعتوں میں سورہ اذا زلزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوْتِ قنوت کا بیان

پہلی فصل

١٢١٥ / ١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔ اَلْاٰيَةَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے لیے دعا یا بددعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد کہتے خداوندا! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ خداوندا قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قحط نازل فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازوں میں اس طرح کہتے خداوندا عرب کے فلاں اور فلاں قبیلہ پر لعنت فرما آپ فلاں اور فلاں کے الفاظ سے بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ اسوقت تک قائم رہا جب تک کہ آیت لیس لک من الامر شیء نازل ہوئی

(متفق علیہ)

١٢١٦ / ٢ وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا إِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَأُصِيْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَّدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عاصم الاحول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکار دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

١٢١٧ / ٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بنو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ پر بددعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے۔

(ابوداؤد)

۱۲۱۸ / ۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۱۹ / ۵ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ أَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علی کے ساتھ کوفہ میں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ تو ابا جان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۲۲۰ / ۶ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ أَبَقَ أُبَيٌّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَسُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو جناب ابی امامت ترک کر کے تراویح گھر میں پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی بھاگ گئے (ابوداؤد) لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

۱۲۲۱ / ۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا أَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بالا بنایا اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی اور بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز نہ سن کر صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس لیے بعض صحابہ نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ جاری آواز سن کر سرکار حجرہ شریف سے باہر آجائیں۔ اس موقعہ پر سرکار نے حجرہ سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا کہ مجھے تمہاری کیفیت اور حالات سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز (تراویح) فرض ہو جاتی تو تم نہ کر سکتے

فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیے (آسانی ہے) آنحضرت سے نہ ہوتے لہٰذا اے صحابہ تم اسکو اپنے گھروں میں پڑھو انسان کی افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)

(متفق علیہ)

۱۲۲۲ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے لیکن تاکید کے ساتھ حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص عقیدت کے ساتھ حصول ثواب کے لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔
(مسلم)

۱۲۲۳ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ گھر کے لیے باقی رکھے تاکہ اس بقیہ نماز کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۲۴ ۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے لیکن پورے مہینہ آپ نے قیام لیل نہیں کیا مگر جب رمضان میں سات دن باقی رہ گئے تو ایک شب آپ نے تہائی رات تک ہمارے ساتھ قیام لیل کیا اور جب چھ راتیں باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن پانچویں رات کو آپ نے ہمارے ساتھ آدھی رات تک قیام فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار ہو جاتی ہے۔ جب رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ کیا یہاں تک کہ انتظار میں تہائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان میں تین راتیں باقی رہیں تو سرکار نے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اس موقعہ پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ راوی حدیث کہتے ہیں مجھ سے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر بقیہ

الشَّهْرِ۔

۱۲۲۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ
تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ
كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ
اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي
الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۱۲۲۶/۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ
صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

راتوں میں کئی قیام فرمایا یعنی طاق راتوں میں تکمیل کیا۔ ابن ماجہ، نسائی لیکن صاحب ترمذی

[illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے۔ تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف تجلی فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن رزین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو آگ کے مستحق ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۱۲۲۷/۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا
النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي
الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَوْ
جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ
عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ
مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ
قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا
أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ
النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبدالرحمان ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیل کرو اور خود حضرت عمر آخر شب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول رات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

۱۲۲۸/۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أُبَيَّ
بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ

حضرت سائب ابن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب اور تمیم داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت جماعت

فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹/۹ وَعَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُورِ وَفِي أُخْرَى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِينَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ۔

۱۲۳۲/۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سو آیات ہوتیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لاٹھیوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے تھے اور مسجد سے ہماری واپسی فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے۔ اور امام سورہ بقرہ آٹھ رکعت میں پڑھتے اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے نماز میں تخفیف کی ہے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام اللیل (تراویح) سے واپس ہوتے تو خادموں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ سحری نہ چھوٹ جائے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ فجر (صبح صادق) طلوع نہ ہوجائے (مالک)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ نے فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اس شب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق اترتے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر کوئی جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو سرکار نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔ میں نے عرض کیا اور آپ بھی یا رسول اللہ تو آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے (ابن ماجہ) لیکن احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ۔

کی روایت سے اس طرح نقل کیا کہ اس شب دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک مشرک دوسرا ظلم سے لوگوں کو قتل کرنے والے کی)

۱۲۳۳/۱۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف توجہ فرما کر کہتا ہے کوئی مغفرت طلب کرنیوالا ہے کہ اسکی مغفرت کروں اور کوئی رزق طلب کرنیوالا ہے کہ اس کو رزق عطا کروں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عافیت عطا کروں، اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

نماز چاشت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۳۴/۱ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی وَذٰلِکَ ضُحًی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ام ہانیؓ روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ انکے گھر تشریف لائے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (نفل) ادا فرمائیں اور یہ نماز مختصر پڑھی لیکن رکوع و سجود مکمل ادا کئے اور میں نے سرکار کو اس سے مختصر نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام ہانیؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ چاشت کی نماز تھی۔ (متفق علیہ)

۱۲۳۵/۲ وَعَنْ مُّعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاذہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے بتایا چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔

(مسلم)

۱۲۳۶/۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ وَّیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے لہذا ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے۔ بھلائی کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کی دو رکعتیں کر لیتی ہیں۔

(مسلم)

١٢٣٧/٤ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

دوسری فصل

١٢٣٨/٥ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِيْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطْفَانِيِّ وَأَحْمَدُ عَنْهُمْ۔

حضرت ابو الدرداء و ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اول حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کردوں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی نے نعیم ابن ہماز غطفانی سے اور احمد نے اُن سے روایت کیا۔

١٢٣٩/٦ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے صدقہ کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں یہ طاقت ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

١٢٤٠/٧ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔

١٢٤١/٨ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص مصلے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر مصلے سے اُٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابوداؤد) اس سے نماز اشراق مراد ہے۔

تیسری فصل

۱۲۴۲ ۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرتا ہے تو اسکے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۲۴۳ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِيْ أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دوبارہ بھی زندہ کیا جائے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں۔ (مالک)

۱۲۴۴ ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

۱۲۴۵ ۱۲ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مورق عجلی روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر سے معلوم کیا آپ چاشت پڑھتے ہیں کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہیں میں نے حضرت ابوبکر کے بارے میں معلوم کیا تو کہا نہیں میں نے رسول اللہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا مجھے خیال نہیں۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ

نوافل کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی فصل

۱۲۴۶ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جناب بلال سے دریافت کیا اے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے بلال نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں جس کے بارے میں خاص پر امید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۲۴۷ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہمیں دعائے استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوندا میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں۔ تو صاحب قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مآل کار میں بھی اس جہاں میں بھی اور آخرت میں بھی شک راوی تو اس کام کو میرے لیے مقدر اور آسان فرما اور اس میں برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے دین اور دنیا میں مناسب نہیں یا میری زندگی اور مآل کار میں بہتر نہیں (یا یہ فرمایا) کہ یہ کام اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر فرمائے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس سے مانوس کردے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۲۴۸/۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے پھر اس کی تلاوت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفوس پر ظلم کے بعد اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۱۲۴۹/۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

۱۲۵۰/۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ اِلَى

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

صَلٰوةُ التَّسْبِيحِ

۱۲۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا

کس طرح جنت میں پہنچے میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز آگے سنی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ باوضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تحیۃ الوضو لازم ہیں۔ سرکار دو عالم نے فرمایا سبقت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے کوئی ضرورت پڑ جائے تو اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا جان کیا آپ کو نہ دوں اور محروم نہ رکھوں اور آپ کو دس خصلتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے غلطی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے پوشیدہ و ظاہر چھوٹے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ آپ چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت) پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قراءت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدے

اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولھا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولھا عشرا ثم تھوی ساجدا فتقولھا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولھا عشرا ثم تسجد فتقولھا عشرا ثم ترفع راسک فتقولھا عشرا فذلک خمس و سبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیھا فی کل یوم مرۃ فافعل وان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شھر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والبیھقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ۔

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھ لیں پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں اس تسبیح کی تعداد پچھتر مرتبہ ہو جائے گی اس طرح ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ سے ممکن ہو تو نماز روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو، اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد ابن ماجہ، دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے اس روایت کو ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی[8] اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ من عملہ صلاتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر وان انتقص من فریضتہ شیئ قال الرب تبارک وتعالی انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک وفی روایۃ ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ الاعمال علی حسب ذلک رواہ ابو داؤد ورواہ احمد عن رجل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نمازیں درست ہوئیں تو بندہ کامیاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نمازیں درست نہ ہوئیں تو ناکام اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرماتے گا دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کرو اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہوگا۔ ایک اور روایت کے مطابق نماز کے بعد زکوٰۃ اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے روایت کیا ہے۔)

۱۲۵۴ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی[9] اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لعبد فی شیئ افضل من رکعتین یصلیھما وان البر لیذر علی راس العبد ما دام فی صلاتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منہ یعنی القرآن۔

(رواہ احمد والترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنکو وہ پڑھتا ہے اور بندہ جب تک مصروف نماز رہتا ہے اسپر نیکیاں برستی رہتی ہیں اور کسی بندے نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵ ۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۶ ۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منٰی میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اسوقت ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے اور حالتِ امن میں بھی تھے۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۷ ۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت یعلی بن امیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کر لو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو امن کا دور ہے۔ اسپر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تم متعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہٰذا اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

۱۲۵۸ ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو سرکار راستہ میں دو دو رکعتیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں کتنے ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔

(متفق علیہ)

۱۲۵۹ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۶۰ ۶ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ

حضرت حفص بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے

طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے خیمہ میں آگئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ نوافل ادا کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے نفل پڑھنے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکار دوعالم کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکار سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (متفق علیہ)

١٢٦١ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مجتمع فرماتے تھے۔ (بخاری)

١٢٦٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ کی سواری چلتی آپ رکوع و سجود میں ارشاد فرماتے۔ اور فرائض کے سوا رات کی نماز اور وتر سواری پر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

١٢٦٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَأَتَمَّ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے۔ (شرح السنہ)

١٢٦٤ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا سرکار نے اس موقعہ پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا تم چار رکعتیں پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ (ابوداؤد)

١٢٦٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس کے بعد عصر کی بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر و حضر میں سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں

فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں، فرض کے بعد دو سنتیں ادا کیں مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ کم نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

۱۲۶۶/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقعہ پر معمول یہ تھا کہ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے لیے کرتے اگر سورج سفر سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۲۶۷/۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے جدھر بھی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

۱۲۶۸/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب منہ کیے ہوئے مصروف نماز ہیں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۲۶۹/۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منیٰ میں دو فرض پڑھے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگر جماعت

صَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۷۰/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۷۲/۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَّالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۷۳/۱۹ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ ۔
(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

۱۲۷۴/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۲۷۵/۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے دریافت کیا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو اور خوف کے وقت ایک رکعت فرض کرائیں۔
(مسلم)

حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نماز ہیں ناقص نہیں اور وتر سفر میں سنت ہیں۔
(ابن ماجہ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف۔ مکہ و عسفان مکہ و جدہ کی مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ فرسخ کے مانند ہے۔
(موطا)

حضرت براؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوال آفتاب کے بعد قبل ظہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا
(ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادہ عبیداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں منع نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا بیان

پہلی فصل

١٢٧٦ / ١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنٰهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

١٢٧٧ / ٢ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٢٧٨ / ٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم خلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں پہلے ہونگے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں کتاب (ہدایت قرآن کریم) بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو اُنپر فرض کیا گیا یعنی جمعہ تو انھوں (کافروں) نے اسمیں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، یہود نے کل (یعنی سنیچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو (متفق علیہ) لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں) پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں ماسوا اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابوہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت اس طرح منقول ہے کہ سرکار دوعالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر ہیں لیکن قیامت کے دن حساب کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (متفق علیہا لیکن امام مسلم نے فرمایا وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ جو کھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے)۔

١٢٧٩ / ٢ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبردہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

١٢٨٠ / ٥ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّیْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِیَ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا تو میری ملاقات جناب کعب احبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع کرتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی دن دنیا میں آتارے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن واصل بحق ہوئے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی جاندار ایسا نہیں جو خوف سے جمعہ کے دن طلوع صبح کا منتظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن وانس کے اور اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ وہ اس میں کھڑا ہوا مصروف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرما دیتا ہے۔ اس پر کعب احبار نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام نے سچ فرمایا جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے توراۃ کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے جناب ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں وہ کونسی گھڑی ہے اور اس میں بخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

ابن سلام وهي آخر ساعة في يوم الجمعة قال أبو هريرة فقلت وكيف تكون آخر ساعة في يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر الصلاة فهو في صلاة حتى يصلي قال أبو هريرة فقلت بلى قال فهو ذلك رواه مالك وأبو داود والترمذي والنسائي وروى أحمد إلى قوله صدق كعب۔

۱۲۸۱ / ۹ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد العصر إلى غيبوبة الشمس۔

(رواه الترمذي)

۱۲۸۲ / ۷ وعن أوس بن أوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة فأكثروا علي من الصلاة فيه فإن صلاتكم معروضة علي قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت قال يقولون بليت قال إن الله حرم على الأرض أجساد الأنبياء رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي والبيهقي في الدعوات الكبير۔

۱۲۸۳ / ۸ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيامة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم أفضل منه فيه ساعة لا يوافقها عبد مؤمن يدعو الله بخير إلا استجاب الله له ولا يستعيذ من شيء

کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ مصروف نماز ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا سرکار نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

(ترمذی)

حضرت اوس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے اسی دن واصل بحق ہوئے اسی میں صور پھونکا جائے گا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں ہم نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی سرکار دوعالم نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں زندوں کی طرح محفوظ ہیں (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی، دعوات کبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا دن ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگ دن پر نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پناہ مانگتا مگر اللہ اس کو پناہ

إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ۔

عطا کرتا ہے (احمد) لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

١٢٨٤/٩ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابولبابہ بنت عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کا دن سید الایام ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا جو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے افضل ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے آسمان سے زمین پر اتارا۔ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اور آسمان و زمین میں کوئی مقرب فرشتہ بحر و بر اور ہوائیں ایسی نہیں مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں (ابن ماجہ۔ لیکن (نے سعد بن معاذ سے روایت کی کہ ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیں کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان کی۔

١٢٨٥/١٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن میں تمہارے باپ حضرت آدم کی مٹی تیار کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

١٢٨٦/١١ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو، راوی

قلت وبعد الموت قال إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء فنبي الله حي يرزق۔

(رواه ابن ماجة)

۱۲۸۷/۱۲ وعن عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة إلا وقاه الله فتنة القبر۔ رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب وليس إسناده بمتصل۔

۱۲۸۸/۱۳ وعن ابن عباس أنه قرأ اليوم أكملت لكم دينكم الآية وعنده يهودي فقال لو نزلت هذه الآية علينا لاتخذناها عيدا فقال ابن عباس فإنها نزلت في يوم عيدين في يوم جمعة ويوم عرفة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب۔

۱۲۸۹/۱۴ وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وكان يقول ليلة الجمعة ليلة أغر ويوم الجمعة يوم أزهر

(رواه البيهقي في الدعوات الكبير)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی، تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیا علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا اس نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے، تو حضرت (ابن عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا دوسرے وہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج) امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوندا تو ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔

(دعوات کبیر)

باب وجوبها

وجوب جمعہ کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۰/۱ عن ابن عمر وأبي هريرة أنهما قالا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على أعواد منبره لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات أو ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين

(رواه مسلم)

حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو قومیں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۹۱/۲ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

حضرت ابو جعد الضمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالے اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ لیکن مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

۱۲۹۲/۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے بغیر عذر کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی صدقہ دے۔

(احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۱۲۹۳/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ جمعہ اس پر واجب ہے جو اذان سنے

(ابو داؤد)

۱۲۹۴/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گذارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)۔

۱۲۹۵/۶ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي وَائِلٍ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچے اور مریض کے (ابو داؤد صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں بنی وائل کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

۱۲۹۶/۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے حاضر

هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں پہنچتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

۱۲۹۷ [۸] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم نے فرمایا جس نے بلا وجہ ایک بھی جمعہ کو چھوڑا اس کا نام منافقین کی اس فہرست میں لکھا جاتا ہے جو نہ تلف کی جاتی ہے اور نہ اسکو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کی جگہ تین جمعہ کہا گیا ہے۔ (شافعی)

۱۲۹۸ [۹] وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسپر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے باسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی صفات میں بے نیاز تعریف کیا گیا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۹ [۱] عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن اور غسل کر کے حسب مقدور پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس موجود تیل میں سے تیل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے معطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو نمازیوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوران خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۳۰۰ [۲] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غسل کر کے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جتنی نماز (نفل اور سنتیں) اس کے لیے مقدر ہوئیں ادا کیں پھر دوران خطبہ خاموش رہا امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی عرصہ کے علاوہ تین مزید دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

١٣٠١ ٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آ کر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیانی دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو بھی ہاتھ لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

١٣٠٢ ٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی فہرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں اوّل آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرے پھر اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجنا ہے اور جو اسکے بعد آتا ہے اسکی مثال دنبہ کی قربانی کرنیوالے اور اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال مرغی اور پھر انڈا صدقہ کرنیوالے کی ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے اپنا دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

١٣٠٣ ٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(متفق علیہ)

١٣٠٤ ٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ افْسَحُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔

(مسلم)

دوسری فصل

١٣٠٥ ٧ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو سعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اسکو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگے بغیر نوافل اور سنتیں حسب توفیق الٰہی پڑھیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو یہ عمل پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

WWW.NAFSEISLAM.COM

١٣٠٦ ٨ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دیکر خود بھی غسل کرے خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بلکہ پیدل مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سُنے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر عطا ہوتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

١٣٠٧ ٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے دو جوڑے کپڑے بنالے عام استعمال کے علاوہ۔ (ابن ماجہ اور مالک بروایت یحییٰ بن سعید)

١٣٠٨ ١٠ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں اگر امام کے قریب بیٹھو کیونکہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو سب سے آخر میں ہوگا۔"

(ابوداؤد)

١٣٠٩ ١١ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ جہنم کی طرف کے پل کو اختیار کرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

١٣١٠ ١٢ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ حبوہ کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

١٣١١ ١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی جگہ بدل لے۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۱۳۱۲ ۱۴ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِى الْجُمُعَةِ قَالَ فِى الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۳ ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۳۱۴ ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۳۱۵ ۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا۔

۱۳۱۶ ۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بیکار کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اسکے مطابق حصہ ملے گا۔ اور ایک وہ جو دعا کے لیے آیا لیکن اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیگا ورنہ نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں دیتا ہے تو یہ عمل اسکے لیے متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید تین دن تک کیلئے کفارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو وہ اس گدھے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوتی ہوں اور جو اس کو خاموش رہنے کے لیے کہے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔

(احمد)

حضرت عبید بن سباق مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی حرج نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ نے ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً روایت کیا ہے۔)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

الجمعة وليمس أحدهم من طيب أهله فإن لم يجد فالماء له طيب۔ رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث حسن۔

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں اگر نہ ملے تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (احمد۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

باب الخطبة والصلوة

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

١٣١٧/١ عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس۔ (رواه البخاري)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔ (بخاری)

١٣١٨/٢ وعن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل ولا نتغدى إلا بعد الجمعة۔ (متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

١٣١٩/٣ وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اشتد البرد بكر بالصلوة وإذا اشتد الحر أبرد بالصلوة يعني الجمعة۔ (رواه البخاري)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں عجلت فرماتے اور شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے) (بخاری)

١٣٢٠/٤ وعن السائب بن يزيد قال كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فلما كان عثمان وكثر الناس زاد النداء الثالث على الزوراء۔ (رواه البخاري)

حضرت صائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دور رسالت، دور صدیقی وفاروقی میں جاری رہا لیکن دور عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے تیسری اذان مقام زوراء پر کہلوانی شروع کرا دی۔ (بخاری)

١٣٢١/٥ وعن جابر بن سمرة قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرأ القرآن ويذكر الناس فكانت صلوته قصدا وخطبته قصدا۔ (رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسط ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

١٣٢٢/٦ وعن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن طول صلوة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فأطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة وإن من البيان سحرا۔ (رواه مسلم)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا امام کا لمبی نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی فقاہت کی علامت ہے لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں آواز بلند ہوجاتی اور غصہ کی کیفیت طاری ہوجاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لیگا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

۱۳۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى ۸ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ ونادوا یامالک لیقض علینا ربک۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۵ وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ۹ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورۃ ق والقرآن المجید مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ ۱۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ۱۱ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

۱۳۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ۱۲ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۳ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبے پڑھتے تھے اور منبر پر آکر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا میرا خیال ہے۔ موذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہوکر

يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

١٣٣٠/١٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رُخ ہوکر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضل کی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔

تیسری فصل

١٣٣١/١٥ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکار بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔ خدا کی قسم میں نے دو ہزار سے زیادہ نمازیں سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

١٣٣٢/١٦ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمان بن ام حکیم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اسکی جانب دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

١٣٣٣/١٧ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ أَنَّهُ رَأٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رویبہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بشیر بن مروان کو منبر پر ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خدا ان دونوں ہاتھوں کو بُرا کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

١٣٣٤/١٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت ابن مسعود نے سُنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آگے آجاؤ۔ (ابوداؤد)

١٣٣٥/١٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیئے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کرلے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے یا (شک راوی) ظہر پڑھے۔ (دار قطنی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

پہلی فصل

١٣٣٦/١ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا أُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی، تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دوعالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا، پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آگیا اور ایک رکعت مع رکوع و سجود کے ادا کرکے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل ہونے پر سلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کرلیں خواہ سواری پر ہو یا پا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمر نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(بخاری)

١٣٣٧/٢ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى

یزید بن رومان نے حضرت صالح ابن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی، وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف باندھی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت

فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٣٣٨/٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٣٣٩/٤ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا ہے جس کی سند اس طرح ہے جناب قاسم صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آگے بڑھے جب ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرما تھے آپ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار پر قبضہ کیا اس کو نیام سے کھینچ کر سرکار سے کہنے لگا۔ کیا آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں سرکار نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابر نے کہا صحابہ نے سرکار کے پاس آکر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار کو نیام میں کر لیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان کہی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

متفق علیہ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر سرکار سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پچھلی (دوسری) صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کر لیا اور وہ جماعت (صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد پچھلی دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوتے پھر پچھلی (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

تَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ جماعت جو سرکار کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی۔ اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب سجدہ سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتداء میں تھی اس (پچھلی صف نے) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔

(مسلم)

دوسری فصل

١٣٢٠ ٥ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں صحابہ کو ظہر کے وقت نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا دوسرا گروہ آیا تو اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

١٣٢١ ٦ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّأَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّقْسِمَ أَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَةٌ أُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا تو مشرکوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز عصر ہے وہ انہیں آباء اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان پر اس وقت یکدم حملہ کر دو۔ اس وقت جبرئیل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔

(ترمذی، نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین

پہلی فصل

۱۳۲۲ ۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عیدگاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منہ کرکے ان کو نصیحت کرتے رشد و ہدایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرتے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عیدگاہ سے واپس ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۳ ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔ (مسلم)

۱۳۲۴ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۵ ۴ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يُهْوِينَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلٰى بَيْتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بیشک ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عیدگاہ) تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اذان اور اقامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ خواتین میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور صدقہ کا حکم دیا اسوقت میں نے دیکھا کہ خواتین اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر (زیور اتار کر) بلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور بلال اٹھ کر گھر تشریف لے آئے۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۶ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں اور نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۷ ۶ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہمکو حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں اور

الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۹/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پردہ دار خواتین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور انکی دعاؤں میں حاضری کے لیے کہیں، لیکن حیض والی عورتیں مصلوں پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اڑھا دے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس سیدنا ابوبکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بعاث میں جو اشعار انصار نے پڑھے تھے وہ گا رہی تھیں، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے جناب ابوبکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے منہ کھول کر فرمایا اے ابوبکر ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تہوار ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق عدد کھجوریں نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل کر عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عید الاضحیٰ ادا کریں گے پھر عیدگاہ سے واپس ہو کر قربانی کرینگے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کیلئے ذبح کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اسکے بدلے دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی یہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

١٣٥٣/١٣ وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذبح قبل الصلوة فإنما يذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوة فقد تم نسكه وأصاب سنة المسلمين۔ (متفق عليه)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

١٣٥٤/١٣ وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذبح وينحر بالمصلى۔ (رواه البخاري)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٣٥٥/١٤ عن أنس قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الأضحى ويوم الفطر۔ (رواه أبو داود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن تہوار مناتے اور کھیل کود کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دونوں میں کھیل کود کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید یوم الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

١٣٥٦/١٥ وعن بريدة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الأضحى حتى يصلي۔ (رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ میں نہیں جاتے تھے اور قربانی کے دن نماز پڑھنے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

١٣٥٧/١٦ وعن كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كبر في العيدين في الأولى سبعا قبل القراءة وفي الآخرة خمسا قبل القراءة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي۔

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

١٣٥٨/١٧ وعن جعفر بن محمد مرسلا أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر كبروا في العيدين والاستسقاء سبعا وخمسا وصلوا قبل الخطبة وجهروا بالقراءة۔ (رواه الشافعي)

حضرت جعفر بن محمد مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے۔ (شافعی)

١٣٥٩/١٨ وعن سعيد بن العاص قال سألت أبا موسى وحذيفة كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الأضحى والفطر فقال أبو موسى كان يكبر أربعا تكبيرة على الجنائز فقال حذيفة صدق

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابوموسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے صحیح کہا

(رواہ ابو داود)

۱۳۶۰/۱۹ وعن البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم نول يوم العيد قوسا فخطب عليه۔ (رواه ابو داود)

۱۳۶۱/۲۰ وعن عطاء مرسلا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خطب يعتمد على عنزته اعتمادا۔

(رواه الشافعي)

۱۳۶۲/۲۱ وعن جابر قال شهدت الصلوة مع النبي صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدأ بالصلوة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة فلما قضى الصلوة قام متكئا على بلال فحمد الله واثنى عليه ووعظ الناس وذكرهم وحثهم على طاعته ومضى الى النساء ومعه بلال فامرهن بتقوى الله ووعظهن وذكرهن۔ (رواه النسائي)

۱۳۶۳/۲۲ وعن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره۔ (رواه الترمذي والدارمي)

۱۳۶۴/۲۳ وعنه انه اصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلوة العيد في المسجد۔ (رواه ابو داود وابن ماجة)

۱۳۶۵/۲۴ب وعن ابي الحويرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى عمرو بن حزم وهو بنجران عجل الاضحى واخر الفطر وذكر الناس

۱۳۶۵/۲۴ وعن ابي عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاءوا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم راوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم (رواه ابو داود والنسائي)

(ابوداؤد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابوداؤد)۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبے سے پہلے بغیر اذان و اقامت کے نماز شروع کی۔ ....

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب بلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی (خطبہ دیا) پھر آپ حضرت بلال کے ساتھ خواتین میں تشریف لائے اور عورتوں کو تقویٰ کی اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں پند و نصائح فرمائے (نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوگئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز عید مسجد میں پڑھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوحویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ نجران میں تھے لکھا کہ عید الاضحیٰ میں عجلت کریں، اور عید الفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انھوں نے کل عید کا چاند دیکھا تھا تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کرلیں اور کل صبح نماز کے لیے عیدگاہ جائیں گے (ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۱۳۶۶/۲۵ عن ابن جريج قال أخبرني عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد الله قالا لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى ثم سألته يعني عطاء بعد حين عن ذلك فأخبرني قال أخبرني جابر بن عبد الله أن لا أذان للصلاة يوم الفطر حين يخرج الإمام ولا بعد ما يخرج ولا إقامة ولا نداء ولا شيء لا نداء يومئذ ولا إقامة۔

(رواه مسلم)

۱۳۶۷/۲۶ وعن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الأضحى ويوم الفطر فيبدأ بالصلاة فإذا صلى صلاته قام فأقبل على الناس وهم جلوس في مصلاهم فإن كانت له حاجة ببعث ذكره للناس أو كانت له حاجة بغير ذلك أمرهم بها وكان يقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وكان أكثر من يتصدق النساء ثم ينصرف فلم يزل كذلك حتى كان مروان بن الحكم فخرجت مخاصرا مروان حتى أتينا المصلى فإذا كثير بن الصلت قد بنى منبرا من طين ولبن فإذا مروان ينازعني يده كأنه يجرني نحو المنبر وأنا أجره نحو الصلاة فلما رأيت ذلك منه قلت أين الابتداء بالصلاة فقال لا يا أبا سعيد قد ترك ما تعلم قلت كلا والذي نفسي بيده لا تأتون بخير مما أعلم ثلاث مرار ثم انصرف۔

(رواه مسلم)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں کہی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس بارے میں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبداللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہ تھی نہ تو امام کے نماز کے لیے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں اس نماز کے لیے نہ اقامت ہے نہ اس دن اور کوئی ندا اور تکبیر۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عیدگاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم کرتے یا کوئی اور کام ہوتا تو اس کے لیے احکامات جاری کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور تصدقوا، تصدقوا، تصدقوا فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین ہوتی تھیں خطبہ سے فارغ ہو کر عیدگاہ سے واپس ہوتے تھے اور یہ سلسلہ عہد نبوت اور خلفائے راشدین کے دور کے بعد عرصہ تک جاری رہا، لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنا تو میں عید کے دن میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عیدگاہ آیا۔ وہاں کثیر بن صلت نے اینٹوں کو گارے سے جوڑ کر منبر بنایا تھا۔ مروان میرا ہاتھ کھینچتا ہوا منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اس کو مصلے کی طرف لے جانا چاہتا تھا یہ دیکھ کر میں نے مروان سے کہا نماز سے ابتدا کہاں ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابوسعید جو آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقرہ تین مرتبہ کہہ کر واپس آگیا۔ (مسلم)

بَابٌ فِي الْاُضْحِيَّةِ

قربانی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد تکبیر کہی کہتے ہیں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پہلو یا منہ پر پیر رکھے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

۱۳۶۹/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو یعنی اس کا سینہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوں جب ایسا دنبہ آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اے عائشہ چھری پتھر پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لا کر دی تو آپ نے دنبہ کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے۔ خداوندا اس کو محمد (علیہ السلام) اور ان کی اولاد اور امت (محمدی علیہ التحیۃ والثناء) کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلا دی۔ (مسلم)

۱۳۷۰/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مت ذبح کرو اور اگر تم پر دشواری ہو تو ششماہی دنبہ ذبح کر دو۔

(مسلم)

۱۳۷۱/۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریوں کا ایک ریوڑ صحابہ میں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اسکی تم قربانی کر لو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیڑ کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ (متفق علیہ)

۱۳۷۲/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عیدگاہ میں ہی فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۷۳ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم الفاظ حدیث بروایت ابوداؤد)

۱۳۷۴ / ۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا یَقْلِمَنَّ ظُفُرًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ مَّنْ رَّاٰی ہِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کٹوائے اور نہ ناخن تراشے ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ ترشوائے (مسلم)

۱۳۷۵ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْہِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ہٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذوالحجہ) کے عمل سے زیادہ اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خالق و مالک کی راہ میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی مگر اس شخص کا عمل جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا اور پھر کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۷۶ / ۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّہَہُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُمَّ ہٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو چتکبرے خصی سینگ والے مینڈھے ذبح فرمائے ان کو قربانی کے لیے قبلہ رُخ لٹانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔ اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح فرمایا۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی لیکن احمد ابوداؤد، ترمذی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ۔

۱۳۷۷/۱۰ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِيْ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

۱۳۷۸/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ إِلٰى قَوْلِهٖ وَالْأُذُنَ۔

۱۳۷۹/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۰/۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۱۳۸۱/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَّنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۲/۱۵ وَعَنْ مُّجَاشِعٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۳/۱۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ ذبیحہ میری اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے ہے جسنے قربانی نہیں کی ہو)

حضرت حنش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہٰذا میں سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے اور پیچھے سے کٹے نہ ہوں اور کان نہ گول کٹے ہوں نہ پھٹے ہوئے ہوں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف آنکھ اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جو صاف معلوم ہوتا ہو۔ بیمار جانور جو واضح طور پر بیمار نظر آتا ہو۔ اور ایسا دبلا جس کی ہڈیوں کا گودا نہ رہا ہو (احمد۔ مالک۔ ترمذی۔ نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سیاہ مینڈھے کی قربانی کرتے تھے جس کا سینہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوتی تھیں اور سیاہی میں کھاتا پیتا اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ)

بنی سلیم کے ایک فرد جناب مجاشع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں ثنی کی ضرورت ہو وہاں جذع بھی کافی ہو جاتا ہے

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۴/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۳۸۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۶/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بھیڑ کا ششماہہ بچہ یعنی دنبہ اچھی قربانی ہے (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عید الاضحی آ گئی تو ہم میں سے سات افراد نے گائے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس افراد شریک ہوتے (نسائی۔ ابن ماجہ۔ لیکن ترمذی نے اس حدیث کو حسن وغریب بتایا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت عطا فرما دیتا ہے لہٰذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف بتایا ہے)

WWW.NAFSEISLAM.COM

تیسری فصل

۱۳۸۷/۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ سے نماز وسلام سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے (شک راوی) قربانی کر لی ہے وہ اب دوبارہ قربانی کرے اور جس نے اب تک نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے (متفق علیہ)

۱۳۸۸/۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْأَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحٰى۔ رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ مِّثْلُهٗ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یوم اضحیٰ کے بعد دو دن قربانی کے اور ہیں (جناب مالک نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے)

۱۳۸۹/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر سال قربانی کرتے تھے (ترمذی)

۱۳۹۰/۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قربانیوں کی وجہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو سرکار نے فرمایا ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اون کے بارے میں کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِيْرَةِ عتیرہ کا بیان

پہلی فصل

۱۳۹۱/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهٗ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں راوی کہتے ہیں فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافر بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو رجب میں بتوں کے نام پر ذبح

دوسری فصل

۱۳۹۲/۲ عَنْ مِّخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا۔ لوگو! ہر گھر والے پر سال بھر میں قربانی واجب ہے اور وہ عتیرہ

عام أضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية۔ (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب ضعيف الإسناد وقال أبو داود والعتيرة منسوخة)۔

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا کہ عتیرہ منسوخ کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

۱۳۹۳ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[٣] أمرت بيوم الأضحى عيدا جعله الله لهذه الأمة قال له رجل يا رسول الله أرأيت إن لم أجد إلا منيحة أنثى أفأضحي بها قال لا ولكن خذ من شعرك وأظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام أضحيتك عند الله۔ (رواه أبو داود والنسائي)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیحہ) جانور کے علاوہ نہ ملے تو کیا اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹواؤ اور بال کٹوا لو اور مونچھ زیر ناف صاف کر لو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی (ابوداؤد، نسائی)

باب صلوة الخسوف

سورج گرہن کے وقت نماز

پہلی فصل

۱۳۹۴ عن عائشة قالت إن الشمس خسفت على عهد[١] رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث مناديا الصلاة جامعة فتقدم فصلى أربع ركعات في ركعتين وأربع سجدات قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان أطول منه۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا کرے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اتنے لمبے رکوع و سجود نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۵ وعنها قالت جهر النبي صلى الله عليه[٢] وسلم في صلوة الخسوف بقراءته (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۶ وعن عبد الله بن عباس قال انخسفت[٣] الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو سرکار نے نماز خسوف پڑھی اور صحابہ نے آپ کی اقتدا کی اس نماز میں سرکار نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورج گرہن سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو نشانیاں سورج اور چاند ہیں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب سورج اور چاند کو گرہن میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے ہٹے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھلوں کا ایک خوشہ توڑ لوں اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا میں نے دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیوں کا کفران کرتی ہیں۔ احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی مرضی کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے ہم سے کبھی بھلائی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

۱۳۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو نماز پڑھو۔

تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور صدقہ دو۔ اسی خطبہ میں فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا باندی زنا کرے۔ اے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو کم اور گریہ وزاری زیادہ کرو۔ (متفق علیہ)

١٣٩٨ ٥ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح کہ خوف قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت و پیدائش ان پر اثر انداز نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو خوف دلاتا ہے جب تمہیں ایسا واسطہ پڑے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس سے طلب مغفرت کرو۔ (متفق علیہ)

١٣٩٩ ٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس دن سورج گرہن ہوا جس دن آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو آپ نے چھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں۔ (مسلم)

١٤٠٠ ٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں اور حضرت علی سے اس طرح منقول ہے۔ (مسلم)

١٤٠١ ٨ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُو حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ

حضرت عبد الرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کہ سورج گرہن شروع ہوا تو میں تیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر الٰہی کے کلمات ہیں اور اللہ سے مصروف دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں دو سورتیں تلاوت کیں۔

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کیا جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔ لیکن صاحب مصابیح نے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کیا۔

١٣٠٢/٩ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٣٠٣/١٠ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور قرأت میں ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی، نسائی۔ ابن ماجہ)

١٣٠٤/١١ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهٗ تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المومنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ فوراً سجدہ میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نشان دیکھو (غیر المعقول یا انوکھی بات) تو سجدہ کرو اور ام المومنین کے انتقال سے بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

١٣٠٥/١٢ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز خسوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کئے نماز سے فارغ ہو کر قبلہ رخ بیٹھے اور مصروف دعا رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا۔

(ابوداؤد)

١٣٠٦/١٣ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو دو رکعتیں نماز پڑھنی شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ ابوداؤد لیکن نسائی کی روایت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَآءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح تھی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکار تیزی کیساتھ مسجد میں آئے اور مصروف نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دور جاہلیت میں یہ تصور تھا کہ سورج اور چاند دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گہناتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے یہ دونوں مخلوقات الٰہیہ میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن لگے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

دوسری فصل

۱۴۰۷/۱ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَهٗ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

۱۴۰۸/۲ وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہ ربانی میں سجدہ کیا (دارقطنی نے اس حدیث کو مرسل بتایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۹/۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَآءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے اور جب مقام عزوزا پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدے طویل تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

چلے گئے۔ پھر دعا فرمائی اور طویل سجدہ کیا۔ آخری سجدہ سے اٹھ کر فرمایا میں نے اپنے رب سے امت کی شفاعت کی تو میرے رب نے تہائی امت کی مغفرت کی میں نے رب کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر کیا اور امت کے لئے پھر دعا کی تو رب کریم نے اس کی تعداد دو تہائی کر دی میں نے پھر سجدہ شکر کر کے دعا کی تو رب کریم نے بقیہ تہائی امت کی بھی مغفرت فرما دی میں نے رب کی بارگاہ میں پھر طویل سجدہ کیا۔

(احمد ابوداؤد)

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ — نماز استسقاء

پہلی فصل

۱۴۱۰ ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے عیدگاہ آئے دو رکعت نماز جہر کے ساتھ پڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (متفق علیہ)

۱۴۱۱ ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهٖ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور اس موقعہ پر ہاتھ اتنے بلند ہوتے تھے کہ بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔ (متفق علیہ)

[illegible]

۱۴۱۲ ۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اسوقت دونوں ہاتھوں کی

۱۴۱۳ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو دعا فرماتے خداوندا نفع دینے والی خوب بارش کر۔ (بخاری)

۱۴۱۴ ۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى أَصَابَهٗ مِنْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش ہوئی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کو ہٹایا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

المطر فقلنا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه (رواه مسلم)

پڑے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو سرکار نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے ابھی ابھی آرہے ہیں۔

دوسری فصل

١٤١٥ (٦) عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المصلى فاستسقى وحول رداءه حين استقبل القبلة فجعل عطافه الأيمن على عاتقه الأيسر وجعل عطافه الأيسر على عاتقه الأيمن ثم دعا الله۔ (رواه أبو داود)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ تشریف لائے اور نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹا اور جو سرا داہنے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے پر تھا اس کو داہنے کندھے پر الٹ لیا اس کے بعد دعا فرمائی۔

(احمد۔ابوداؤد)

١٤١٦ (٧) وعنه أنه قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه خميصة له سوداء فأراد أن يأخذ أسفلها فيجعله أعلاها فلما ثقلت قلبها على عاتقه۔ (رواه أحمد وأبو داود)

حضرت عبداللہ بن زید ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے ہوئے تھے جب وہ بھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے نیچے کنارہ کو اوپر کی جانب پلٹنا چاہا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر الٹ لیا (احمد ابوداؤد)

١٤١٧ (٨) وعن عمير مولى آبي اللحم أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند أحجار الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما رأسه۔ (رواه أبو داود وروى الترمذي والنسائي نحوه)

جناب ابو عمیر رضی اللہ عنہ جو ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے مقام پر جو زوراء کے قریب ہے باران رحمت کے لئے دعا میں مشغول دیکھا اس وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھائے ہوتے تھے جو چہرے سے بلند تھے اور سر ہاتھوں کے درمیان تھا اور سر گھوم نہیں سکتا تھا (ابوداؤد ترمذی نسائی)

١٤١٨ (٩) وعن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني في الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا۔ (رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کا پیکر بن کر نماز استسقاء کے لئے نکلے۔

(ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ)

١٤١٩ (١٠) وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا استسقى قال اللهم اسق عبادك وبهيمتك وانشر رحمتك وأحي بلدك الميت۔

(رواه مالك وأبو داود)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ آتے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو پانی عطا فرما اپنی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ زمینوں کو حیات عطا فرما۔

(مالک۔ابوداؤد)

١٤٢٠ (١١) وعن جابر قال رأيت رسول الله صلى الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دست مبارک کو دعا کے وقت اٹھا کر کہتے اے اللہ! تو ہمیں سیراب فرما ایسی بارش سے جو ہماری فریاد رسی کرے۔ ارزانی کرنے والی نفع بخش ہو اور اس کا انجام اچھا ہو ضرر رساں نہ ہو جلد آنے والی ہو تاخیر کرنے والی نہ ہو ادھر یہ دعا فرمائی ادھر آسمان پر ابر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۲۱ ۱۲ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْحَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۱۴۲۲ ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے عیدگاہ میں منبر بچھانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عیدگاہ میں مجتمع ہونے اور خود تشریف لانے کی نوید دی۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار اس وقت گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ عیدگاہ میں آکر منبر پر بیٹھے اللہ کی تکبیر و تحمید کی اس کے بعد فرمایا تم نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) کو پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اس کے بعد سرکار نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو رحمان و رحیم اور روز جزا کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے خداوندا تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خداوندا تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر باران رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک مدت تک نازل فرمائے اور اس کو ہمارے لئے فائدہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر حاضرین کی طرف پشت کرکے اپنی چادر کو پلٹا یا الٹا لیکن دست مبارک اس دوران اٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت ابر آسمان سے ظاہر ہوا جس میں گرج اور چمک (بجلی) بھی تھی پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپ عیدگاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے۔ سرکار نے جب لوگوں کو سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس وقت آپ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب

قُحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ جب قحط سے واسطہ پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے خداوندا پہلے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما راوی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے ظاہر ہوتی تھی (بخاری)

۱۴۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو لے کر نماز استسقاء کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنے پیر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دار قطنی)

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ

ہواؤں کا بیان

پہلی فصل

۱۴۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا باد صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)۔

۱۴۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور حلق کا اندرونی حصہ نظر آ جائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باراں دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)۔

۱۴۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز آندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے۔ اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جاتا تو کبھی آپ حجرہ میں جاتے کبھی باہر آتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہو جاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو محسوس کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی پریشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم عاد کے زمانے کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر برسے گا اور ایک روایت کے مطابق جب سرکار ابر کو دیکھتے تو فرماتے خداوندا اسکو رحمت بنا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۸ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۲۹ / ۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش کو نازل فرماتا ہے آخر آیت تک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شدید قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ تم پر باران رحمت کا نزول ہو۔ اور زمین میں کچھ نہ اگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۴۳۰ / ۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَاْتِیْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا۔ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۱۴۳۱ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۴۳۲ / ۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۱۴۳۳ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہٰذا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی در دعوات کبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹتی ہے (ترمذی نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوندا ہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا گیا ہو پناہ مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھ کر یہ دعائیہ کلمات کہتے خداوندا اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی حیثیت نہ دے

رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا وَّاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ۔

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

خداوندا اس کو رحمت کی ہوا (ریاح) بنا عذاب کی ہوا (ریح) نہ بنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا "ہم نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی جو بے ثمر (بانجھ) تھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھیجی جو بار آور تھی اور ہم خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتے ہیں۔ (شافعی۔ دعوات کبیر)

۱۳۳۳ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ نَاشِئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنْ مُطِرَتْ قَالَ اللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر وغیرہ تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوندا نفع دینے والی بارش برسا (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، شافعی اور الفاظ حدیث انہی کے ہیں)

۱۳۳۴ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللهم لاتقتلنا بغضبك ولاتهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذالك۔

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۳۳۵ ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے۔

سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملٰئکۃ من خیفتہ۔

(مالک)

كِتَابُ الْجَنَائِزِ کتاب الجنائز

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار پرسی اور مریض کے ثواب

پہلی فصل

۱۴۳۶ ۱ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۷ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۸ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۹ ۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں سرکار سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کا خواہاں ہو تو اس کو نصیحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (یرحمک اللہ کہو) اور جب کوئی مر جائے تو اسکے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت کریں۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ سلام کا جواب دیں۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرد) سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ ریشم۔ اطلس اور دیباج کے لباس نہ پہنیں سرخ رنگ کے نمدے کے فرش پر نہ بیٹھیں (خالص ریشم کے بنے ہوئے کپڑے) قسی نہ پہنیں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پئیں اور جس نے چاندی کے برتن میں کچھ پیا وہ آخرت میں چاندی کے برتن - کچھ نہ پیے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۰ ٥ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۱ ٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۲ ٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۴۳ ٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۴ ٩ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے جب تک عیادت میں رہتا ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پا لیتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تجھے کس طرح کھانا دیتا رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہے گا یارب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی مضائقہ نہیں بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے اعرابی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخار کی [illegible] جوا [illegible] کو قبر سے [illegible] دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہوگا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر داہنا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاءً لا یغادر سقماً۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار

مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔

۱۲۲۵/۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

۱۲۲۶/۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۷/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ بِهِمَا عَلَى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے پھنسی کی بابت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کرکے یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور دوران تلاوت موضع مرض پر ہاتھ پھیرتے رہتے۔ اور میں بھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس دوران میں سرکار کا دست مبارک جسم پر پھیرتی رہتی تھی (متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیقہ فرماتی ہیں جب سرکار کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر۔ راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد میرے بدن کا درد جاتا رہا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبریل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنیوالی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپکو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمٰعیل و اسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے (بخاری) مصابیح کے بعض نسخوں میں

۱۳۴۹/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

۱۳۵۰/۱۵ وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا أَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف، فکر اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ جو کانٹا اس کے لگتا ہے تو اس چبھن کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۱/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ أَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار شدید بخار میں تھے میں نے جسم اقدس کو ہاتھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخار ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اجر بھی دوگنا ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۲/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۱۳۵۳/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے تکیہ لگائے ہوئے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی۔ (بخاری)

۱۳۵۴/۱۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهٗ أَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم شاخ کی ہے جس کو ہوا ہلاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔

(متفق علیه)

۱۳۵۵/۲۰ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الأرزة لا تهتز حتى تستحصد۔ (متفق عليه)

۱۳۵۶/۲۱ وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أم السائب فقال ما لك تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد

(رواه مسلم)

۱۳۵۷/۲۲ وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مرض العبد أو سافر كتب له بمثل ما كان يعمل مقيما صحيحا۔

(رواه البخاري)

۱۳۵۸/۲۳ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم۔

(متفق عليه)

۱۳۵۹/۲۴ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله۔

(متفق عليه)

۱۳۶۰/۲۵ وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فأخبرني أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء وأن الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من أحد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كتب الله له إلا كان له مثل أجر شهيد۔

(رواه البخاري)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مومن مبتلائے آلام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائبہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائب سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کپکپا کیوں رہی ہو! کہنے لگیں بخار کی وجہ سے اللہ اس کو برکت نہ دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ بخار گناہوں کو اسی طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنا ہی اجر لکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلاء ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پانچ ہیں۔ طاعون سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ ڈوب کر مرنے والا کسی چیز سے دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو سرکار نے فرمایا یہ عذاب الٰہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبائی حالت میں صبر کے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرما دیا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)

۱۳۶۲/۲۶ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب الٰہی ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلی قوموں پر نازل کیا گیا تھا۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو اور طاعون کی وبا شروع ہو جائے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

۱۳۶۳/۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۶۴/۲۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے، ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مصروف دعا رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

(ترمذی، ابوداؤد)

۱۳۶۵/۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِعَيْنِيْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

۱۳۶۶/۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی اجر و ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (پیدل) سفر کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا (ابوداؤد)

۱۳۶۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے میں اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا بھی رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ

اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت ہی آگیا ہو۔ (ابوداؤد ترمذی)

۱۳۶۸/۳۲ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخار اور دوسرے درد اور تکالیف دور کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابراہیم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں)

۱۳۶۹/۳۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَّهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَاَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا بیماری کا تذکرہ کرے تو اس کو چاہیے کہ یہ پڑھے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفرلنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل جاتی ہے۔

(ابوداؤد)

۱۳۷۰/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے خداوندا اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ یہ تیرے دشمنوں کو سزا دے یا تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشایعت کرے۔

(ابوداؤد)

۱۳۷۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں جو کچھ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو شخص برا عمل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جناب عائشہ نے فرمایا جب سے میں نے اس بارے میں سرکار سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے

وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۷۲/۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۷۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ۔

۱۳۷۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ۔

رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۱۳۷۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۳۷۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب صدیقہ نے فرمایا سرکار نے فرمایا یہ بندے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عتاب ہے جس میں کہ وہ بندے کو بخار یا کسی اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ مال میں سے کچھ چیز جس کو وہ اپنی آستین میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہار افسوس کرتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جس طرح سونا بھٹی سے کندن ہو کر نکلتا ہے (ترمذی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمرہ ہے وہ اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے (ترمذی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے راستوں پر گامزن ہوتا ہے اور اس حال میں بیمار ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا ہے کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے یہاں تک کہ میں اس کو صحت سے ہمکنار کر دوں یا اپنی طرف بلا لوں (شرح السنہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اس پر مقرر فرشتے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے اعمال لکھتے ہو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہو گئی تو اس کے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پاک و صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس کو موت آ جائے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور اس پر رحم کیا جاتا ہے (شرح السنہ)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ حق میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں طاعون میں مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔ ہیضہ میں مرنے والا۔ جل کر مرنے والا اور کسی چیز سے دب کر مرنے والا اور وہ عورت جو زچگی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔

(مالک ابوداؤد نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ سختی کن نفوس پر کی گئی تو سرکار نے فرمایا انبیاء پر پھر ان کے مثل پھر ان کی مثل پر

كَانَ فِي دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ فَاِنْ كَانَ فِي دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَالِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۷۷ ۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۷۸ ۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۷۹ ۴۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۸۰ ۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۸۱ ۴۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۸۲ ۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متصلب ہے تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متصلب نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا (ابن ماجہ، ترمذی، دارمی اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب میں کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی۔ نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک ظرف میں پانی بھر کر رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوندا موت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے باز رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا اجر بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ابتلا میں ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر ہو اس کے لیے رضا الٰہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الٰہی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا (لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے)۔

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

۱۳۸۳ / ۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

۱۳۸۴ / ۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔

۱۳۸۵ / ۴۹ وَعَنْ عَامِرِ نِ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

۱۳۸۶ / ۵۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَّیُطَیِّبُ بِنَفْسِهٖ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہونا مقدر ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدن، مال اور اولاد میں سے کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا ہے جو اس کے یہاں اس کے لیے مقدر کر دی گئی تھی (احمد، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اور اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ بلائیں اس سے چوک گئیں تو بڑھاپے تک پہنچ کر مرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب مبتلائے آزمائش لوگوں کو اجر و ثواب سے نوازا جائے گا تو دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کاش ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا تاکہ آج انہیں بھی اجر مل جاتا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عامر رامی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر شفایاب ہوتا ہے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھر والے باندھتے ہیں اور بعد میں کھول دیتے ہیں اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا اور کھولا گیا اس موقع پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سرکار نے فرمایا یہاں سے اٹھ جاؤ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے غموں کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار کو مسرت ہوگی (یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی) (ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۳۸۷/۵۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کے پیٹ نے مار یعنی پیٹ کی بیماری سے مرا تو اس کو قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۱۳۸۸/۵۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ جناب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس رب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچایا (بخاری)

۱۳۸۹/۵۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک غیبی منادی ندا کرتا ہے تجھے بشارت ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک بڑا انعام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۳۹۰/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دولتکدے سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اے ابو الحسن سرکار نے کس حالت میں صبح کی ہے تو آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

۱۳۹۱/۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور پردہ باقی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس پر صبر کر کے جنت حاصل کر لو اور چاہو تو میں دعا کر دوں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پہ

(متفق علیہ)

۱۳۹۲ ۵۶ وعن یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیئا لہ ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیاٰتہ۔

(رواہ مالک مرسلا)

۱۳۹۳ ۵۷ وعن شداد بن اوس والصنابحی انھما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیاٰت وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یقول

اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذالک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح۔

(رواہ احمد)

۱۳۹۴ ۵۸ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ۔ (رواہ احمد)

۱۳۹۵ ۵۹ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل یخوض الرحمۃ حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیھا۔

(رواہ مالک واحمد)

۱۳۹۶ ۶۰ وعن ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئھا عنہ بالماء فلیستنقع فی نھر

تو صبر کروں گی لیکن دورہ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرمادیں۔

ہو کر دورہ کے وقت ستر کھل جاتا سرکار نے اس کے لیے دعا فرمادی (متفق علیہ)

حضرت یحییٰ ابن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اچانک موت آگئی تو اس پر ایک شخص نے کہا کیسا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوا اس وقت سرکار نے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا تو اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا۔ (امام مالک نے مرسلاً روایت کیا)

حضرت شداد ابن اوس اور جناب صنابحی رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا صبح کیسی گذری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقعہ پر جناب شداد نے کہا تمہیں گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی ایماندار بندے کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شاکر رہتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوگا جیسا کہ وقت ولادت تھا رب تعالیٰ نے فرشتوں سے یہ بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو مقید کیا اور مبتلائے آزار کیا ہے لہٰذا تم اس کے نامہ اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھتے رہو جو وہ اپنی صحت و عافیت کے دور میں کیا کرتا تھا۔

(احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو مبتلائے آلام کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی نہر

جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۴۹۷ ۶۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۹۸ ۶۲ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۱۴۹۹ ۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهُ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهِ بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهِ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۵۰۰ ۶۴ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهُ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ اَنْ

میں داخل ہو کر اس طرح کہے خداوند! تیرے نام سے شفا حاصل کرتا ہوں تو اپنے بندے کو شفا عنایت کر کے اپنے رسول ﷺ کی تصدیق کرا دے یہ عمل سورج نکلنے سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس نہر میں تین غوطے لگائے اگر فائدہ نہ ہو تو پانچ دن ایسا کرے اگر پانچ دن میں بھی مقصد حاصل نہ ہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہ بنے تو نو دن یہ عمل کرے اور حکم خداوندی سے نو دن سے زیادہ نہ لگیں گے (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا نہ کہو کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور مریض سے فرمایا بشارت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں دنیا میں ایماندار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے یہ نار دوزخ سے کفایت کر لے۔ (احمد، ابن ماجہ، شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے میرے عزت و جلال کی قسم میں دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاتا مگر جس کی بخشش کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے تمام گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (رزین)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہمیں دیکھ کر وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہار ناراضگی کیا تو جناب عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مرض کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کمزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے

يَمْرَضُ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

١٥٠٠/٦٥ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

١٥٠١/٦٦ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٥٠٢/٦٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

١٥٠٣/٦٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فُوَاقُ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

١٥٠٤/٦٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ أَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلٰى أَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٥٠٥/٧٠ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلٰى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ۔

اور طاقت وقوت کی حالت میں نہیں آئی ہے کیونکہ دوران علالت بندے کے نامہ اعمال میں اعمال کو ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحت کی حالت میں کیا کرتا ہے لیکن اب وہ بیماری کی وجہ سے رک گیا ہے (رزین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ، شعب الایمان)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے لیے کہو کیونکہ مریض کی دعا (قبولیت میں) ملائکہ کی دعا جیسی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے شور بڑھا تو سرکار نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

(رزین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقفہ اتنا ہے جتنا کہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے۔ (حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور دوران عیادت دریافت فرمایا کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے لیے بھیج دے اسی موقعہ پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھلانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھا کر فرمایا کاش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آئی ہوتی، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٥٠٦/٤١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٥٠٧/٤٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

١٥٠٨/٤٣ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

١٥٠٩/٤٤ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

علاوہ اور کسی جگہ انتقال کرتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے اس کی موت کی جگہ تک جتنے قدم کا فاصلہ ہوتا ہے اتنی جگہ جنت میں عطا کی جاتی ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی در شعب الایمان)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاعون سے مرنے والے کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں جھگڑیں گے طاعون سے مرنے والے ان کے بارے میں کہیں گے کہ ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح ہم مرے تھے لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کی طرح ہو جائیں تو بیشک شہدا کی طرح سے ہیں وہ ان میں سے ہیں جب ان (طاعون سے مرنے والوں) کو دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہدا کی طرح ہوں گے۔ (احمد، نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر صبر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی تمنا اور اس کی یاد

پہلی فصل

١٥١٠/١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید اپنی نیکیوں میں اضافہ کرلے اور اگر بدکار ہے تو شاید رضائے رب کے لیے توبہ کرلے۔ (بخاری)

۱۵۱۱ [۲] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱۲ [۳] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۳ [۴] وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔

۱۵۱۴ [۵] وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۵ [۶] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ موت کے بعد اس کے عمل و امید منقطع ہو جاتے ہیں اور بندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کرتا (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے پڑنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر ایسا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوندا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت عطا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص لقاء الٰہی کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا اس موقع پر حضرت عائشہ یا امہات المومنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو برا سمجھتے ہیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے جب بندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو رضائے رب اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو بندہ کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو عنقریب ملنے والی ہوتی ہے اس لیے بندہ لقاء رب کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کی وعید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکروہ چیز اس بندہ کافر کے لیے اور کوئی نہیں ہوتی اس لیے وہ اللہ کی لقاء نہیں چاہتا اور خداوند کریم بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا (متفق علیہ) اور حضرت عائشہ سے مروی حدیث میں لقاء الٰہی سے پہلے موت ہے لقاء الٰہی سے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپ نے فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پانے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے تب سرکار نے فرمایا بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور اذیتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الٰہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندے، درخت، چوپائے اور شہر پناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح [illegible]

الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گویا کہ تم مسافر یا راہ نورد ہو۔ راوی حدیث جناب ابن عمر فرماتے تھے کہ جب تم شام کر لو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غنیمت جان لو۔

(بخاری)

۱۵۱۶/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۵۱۷/۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ بتائیں تو سرکار نے فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات چاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے؟ لوگ کہیں گے خداوندا ہم تیری رحمت مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ۔ حلیہ)

۱۵۱۸/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۱۹/۱۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ (رَوَاهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس کی حمد کرتے ہیں سرکار نے فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو چاہیے کہ سر کو غیر اللہ کے سامنے نہ جھکائے اور تکبر و سرکشی نہ کرے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے نہ بھرے اور جو آخرت کو چاہتا ہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایان شان

أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۱۵۲۰ ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۱۵۲۱ ۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۲ ۱۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ۔

۱۵۲۳ ۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

طریقہ پر جیا کی۔ (احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت تحفہ ہے۔

(شعب الایمان)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غضب میں مبتلا ہونے کی طرح ہے ابوداؤد، صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غضب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے ۲

اور رحمت کا حصول ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نزع کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پاتے ہو تو مریض نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرما دیتا ہے اور جس بات سے وہ خوفزدہ ہوتا ہے اس سے محفوظ فرما دیتا ہے۔ (ابن ماجہ لیکن ۳

۳ امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

تیسری فصل

۱۵۲۴ ۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَّاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۵۲۵ ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَعِنْدِيْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ جانکنی کا موقع سخت ہے تحقیق سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرما دے۔

(احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ ہم پر رقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص رونے اور کہنے لگے کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اے سعد کیا میرے پاس بیٹھے

تتمنى الموت فردد ذلك ثلث مرات ثم قال يا سعد ان كنت خلقت للجنة فما طال عمرك و حسن من عملك فهو خير لك۔

(رواه احمد)

کہ بھی تم موت کی تمنا کرتے ہو یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا اے سعد اگر تمہاری خلقت جنت کیلئے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہوگی اور اعمال اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

(احمد)

۱۵۲۶/۱۷ وعن حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى سبعا فقال لولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يتمن احدكم الموت لتمنيته ولقد رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما املك درهما وان في جانب بيتي الآن لاربعين الف درهم قال ثم اتي بكفنه فلما رآه بكى وقال لكن حمزة لم يوجد له كفن الا بردة ملحاء اذا جعلت على رأسه قلصت عن قدميه واذا جعلت على قدميه قلصت عن رأسه حتى مدت على رأسه وجعل على قدميه الاذخر۔ رواه احمد والترمذي الا انه لم يذكر ثم اتي بكفنه الى آخره۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کے لیے گیا ان کے جسم پر سات داغ زخم لگے تھے مجھے دیکھ کر خباب نے فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں جب خباب کے پاس کفن لایا گیا اور انہوں نے اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کفن نہ تھا صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب پیر ڈھکے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر کو ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے لہذا چادر سر پر اوڑھا کر پیروں پر اذخر گھاس ڈال گئی تھی۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے کفن لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے۔

باب ما يقال عند من حضره الموت

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

۱۵۲۷/۱ عن ابي سعيد وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لا اله الا الله

(رواه مسلم)

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ پڑھ کر تلقین کرو (مسلم)

۱۵۲۸/۲ وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون۔

(رواه مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو کلمات خیر کہو کیونکہ جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(مسلم)

۱۵۲۹ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٣] مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور یہ کہے خداوندا مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کرتا ہے جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے سے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

۱۵۳۰ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٤] عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں سرکار نے ان کو بند کر کے یہ ارشاد فرمایا بیشک جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھاڑیں مار کر رونے لگے تو سرکار نے فرمایا اپنی جانوں کے لیے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا خداوندا! ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور پسماندگان میں ان کا جانشین بناوے سارے جہانوں کے رب ان کی اور ہماری مغفرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

۱۵۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٥] حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی یمنی چادر آپ کو اوڑھا دی گئی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۵۳۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٦] مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔ (ابوداؤد)

۱۵۳۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٧] اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ یٰسین پڑھو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۴/۸ وعن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان۔ (رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار حالت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا اس وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۵/۹ وعنها قالت إن أبا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت۔

(رواه الترمذي وابن ماجة)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۶/۱۰ وعن حصين بن وحوح أن طلحة بن البراء مرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال إني لا أرى طلحة إلا قد حدث به الموت فآذنوني به وعجلوا فإنه لا ينبغي لجيفة مسلم أن تحبس بين ظهراني أهله۔

(رواه أبو داود)

حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کر دو اور عجلت کرو مسلمان مردے کو گھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۵۳۷/۱۱ عن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين قالوا يا رسول الله كيف للأحياء قال أجود وأجود۔ (رواه ابن ماجة)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں سرکار نے فرمایا مناسب اور بہتر ہیں (ابن ماجہ)

۱۵۳۸/۱۲ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الميت تحضره الملائكة فإذا كان الرجل صالحا قالوا اخرجي أيتها النفس الطيبة كانت في الجسد الطيب اخرجي حميدة وأبشري بروح وريحان ورب غير غضبان فلا تزال يقال لها ذلك حتى تخرج ثم يعرج بها إلى السماء فيفتح لها فيقال من هذا فيقولون فلان فيقال مرحبا بالنفس الطيبة كانت في الجسد الطيب ادخلي حميدة وأبشري

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائکہ آتے ہیں اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں باہر آ آرام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور اپنے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ جو (تجھ سے) ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسم سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال ہوتا ہے کہ آنے والا کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان والے

بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۹ ۱۳ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۳۰ ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور رزق کی بشارت کے ساتھ اپنے رب کی ملاقات کی نوید بھی دی جاتی ہے جو ناراض نہیں ہوتا یہ بات کہی جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں رب کریم ہے اگر وہ شخص برا ہوتا ہے تو اس سے ملک الموت کہتے ہیں اے خبیث جان جو خبیث بدن میں تھی اب نکل آ اس حال میں کہ تو مذمت کے قابل ہے تیرے لیے گرم پانی، پیپ اور اسی طرح کے عذابوں کی اطلاع ہے اور یہ بات اس وقت تک کہی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں خبیث روح کو مبارک نہ ہو جو خبیث بدن میں تھی واپس چلی جا تیری مذمت کی گئی ہے تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ واپس کر دی جاتی ہے اور قبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقعہ پر جناب ابوہریرہ یا سرکار نے اس روح کی خوشبو اور مشک کا تذکرہ فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو آسمان کی طرف سے آئی ہے تجھ پر اور اس بدن پر اللہ کی رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ راوی کہتے ہیں لیکن جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث حماد فرماتے ہیں اس موقعہ پر یا آقا سرکار نے یا جناب ابوہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ بدبو روح دنیا کی جانب سے آئی ہے اس وقت بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں اس وقت سرکار نے اپنی چادر مبارک ناک کو بند کر کے اور اسی طرح جناب ابوہریرہ نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے روح جسم سے نکل آ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے آ باہر آ اللہ کی رحمت اور رزق کی جانب اور اپنے رب کی طرف جو غضبناک نہیں ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بدست

جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ
عَلَيْهِ فَيَسْأَلُوْنَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ
فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ إِلٰى أُمِّهِ
الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ
الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا
عَلَيْكِ إِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ
جِيْفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا
أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ
الْكُفَّارِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۴۱/۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ
الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّ
عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ
فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ
فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ
مَلٰٓئِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ
مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ
الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ
الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ
فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ
مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا
تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا
أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ
حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ

لے کر آسمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور معطر روح ہے جس کو لے کر تم زمین سے آئے ہو پھر فرشتے مومنوں کی روح کو آگے لے کر بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح خوشحال و شاداں ہوتے ہیں جس طرح تم اپنے کسی کھوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر مسرور ہوتے ہو پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس بندے سے زیادہ سوال نہ کرو کیونکہ یہ دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا بندہ کہتا ہے فلاں شخص تو مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت جب قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے نامراد روح نکل تجھ پر نامرادی مسلط کی گئی ہے اور اللہ کا عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد روح مردار کی بدبودار بو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اس کو زمین کے دروازوں کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شریر و بدبو ہے پھر اس روح کو کفار کی ارواح کے قریب لے جاتے ہیں۔ (احمد ونسائی)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے ان کو اب تک دفن نہ کیا گیا تھا سرکار نے ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم بھی ساکت و صامت سرکار کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے ناگہاں آپ نے سر مبارک اٹھا کر ہم سے دو یا تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن کا جب دنیا سے تعلق منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفر درپیش ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرے والے فرشتے جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ جنتی خوشبوئیں بھی ہوتی ہیں اور وہ اس مرنے والے سے حد نظر تک دور جگہ پر بیٹھتے ہیں اس کے بعد جناب عزرائیل آتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے پاک جان اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے نکل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور اس کفن سے ایسی خوشبوئیں نکلتی ہیں جن کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے ہیں پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستے میں فرشتوں کے جس گروہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے تو ملائکہ

فی ذلک الحنوط وتخرج منها کأطیب نفحة مسك وجدت علی وجه الارض قال فیصعدون بها فلا یمرون یعنی بها علی ملإ من الملٰئکة الا قالوا ما هذا الروح الطیب فیقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائه التی کانوا یسمونه بها فی الدنیا حتی ینتهوا بها الی السماء الدنیا فیستفتحون له فیفتح لهم فیشیعه من کل سماء مقربوها الی السماء التی تلیها حتی ینتهی به الی السماء السابعة فیقول الله عز وجل اکتبوا کتاب عبدی فی علیین واعیدوه الی الارض فانی منها خلقتهم وفیها اعیدهم ومنها اخرجهم تارة اخری قال فتعاد روحه فی جسده فیاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له من ربك فیقول ربی الله فیقولان له ما دینك فیقول دینی الاسلام فیقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله صلی الله علیه وسلم فیقولان له وما علمك فیقول قرأت کتاب الله فامنت به وصدقت فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة قال فیاتیه من روحها وطیبها ویفسح له فی قبره مد بصره قال ویاتیه رجل حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح فیقول ابشر بالذی یسرك هذا یومك الذی کنت توعد فیقول له من انت فوجهك الوجه یجیء بالخیر فیقول انا عملك الصالح فیقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتی ارجع الی اهلی ومالی قال وان العبد الکافر اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرة نزل الیه من السماء ملٰئکة سود الوجوه معهم المسوح فیجلسون منه مد البصر

والے فرشتے نہایت ادب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں موسوم تھا پھر آسمان دنیا کے دروازہ تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اس طرح کا کام ساتویں آسمان تک ہوتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے حکم الٰہی ہوتا ہے میرے بندہ کا نام علیین میں لکھ دو اور اس کو زمین پر واپس کر دو کیونکہ میں نے اس کو جس مٹی سے پیدا کیا اسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اس مٹی سے دوبارہ اٹھاؤں گا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال کر دیا جاتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آ کر اس کو بٹھا کر معلوم کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جو تم میں مبعوث ہوئی تو یہ بندہ (مردہ) کہتا ہے کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو بندہ کہتا ہے میں نے کتاب الٰہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرش بچھاؤ جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو جن سے جنتی معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی منتہائے نظر تک وسیع کر دی جاتی ہے راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی ہے اور اس سے کہتی ہے تمہیں ان باتوں کی بشارت ہو جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اب مسرور و شاداں ہو۔ یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو جو مجھے یہ بشارت سنانے آئے ہو؟ تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے میں تو تمہارے نیک عمل ہوں۔ اس وقت وہ بندہ (مردہ) کہتا ہے خداوندا قیامت قائم کر خداوندا قیامت قائم کر تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملاقات کروں لیکن جب کافر بندہ دنیا سے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکہ ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور منتہائے نظر تک وہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں اللہ کے عذاب کی طرف اے خبیث روح نکل یہ سن کر اس مرنے والے پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں جس طرح تر ریشم سے گرم سیخ نکالی جاتی ہے (یعنی سختی کے ساتھ) پھر فرشتے

ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِیْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِیْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِیْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِیْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِیْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِی الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِیْ سِجِّيْنٍ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ يَسُوْٓءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِیْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ

اس کو دست بدست لے کر اس ٹاٹ میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردہ سے دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر چلتے ہیں اور ان کا گزر ملائکہ کی جس جماعت پر ہوتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح ہے تو بتانے والے اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کراتے ہیں پھر اس کو آسمان دنیا کی طرف لے جا کر دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ’’ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ نکل جائے‘‘ اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر رب کریم فرماتا ہے اس مردہ کا نام سجین میں لکھو جو زمین کے نچلے ترین حصے میں ہے پھر اس کی روح کو لڑھکا دیا جاتا ہے پھر فرما کر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کہ اس کو پرندے اچک لیتے ہیں یا ہوا اس کو دور ڈال دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اس کے بعد دو فرشتے اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ اور اس کے لیے جہنم کے دروازے کھول دو جس کی وجہ سے جہنم کی تپش اور گرم تکلیف دہ ہوا آتی ہے اور اس کی قبر کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کریہ المنظر شکل آتی ہے جو نہایت خراب اور بدبودار لباس پہنے ہوتی ہے اور اس سے کہتی ہے مبارک ہو ان باتوں کے بارے میں جن کو تو اب تک برا سمجھتا رہا تھا۔ آج وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کہتا ہے تو کون ہے تیری شکل بری اور وحشتناک ہے تو وہ شکل کہتی ہے میں تو تیرے عمل ہوں اس پر وہ مردہ کہتا ہے خداوندا تو قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہوا لیکن ایک روایت میں اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے جب بندہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان و زمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا

رب لا تقم الساعة. وفي رواية نحوه وزاد فيه: إذا خرج روحه صلى عليه كل ملك بين السماء والأرض وكل ملك في السماء وفتحت له أبواب السماء ليس من أهل باب إلا وهم يدعون الله أن يعرج بروحه من قبلهم وتنزع نفسه يعني الكافر مع العروق فيلعنه كل ملك بين السماء والأرض وكل ملك في السماء وتغلق أبواب السماء ليس من أهل باب إلا وهم يدعون الله أن لا يعرج روحه من قبلهم.

(رواه أحمد)

ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر متعین فرشتے یہ تمنا کرتے ہیں کہ اس کا گزر ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزر ان کی طرف سے نہ ہو۔

(احمد)

۱۵۲۲/۱۶ وعن عبد الرحمن بن كعب عن أبيه قال لما حضرت كعبا الوفاة أتته أم بشر بنت البراء بن معرور فقالت يا أبا عبد الرحمن إن لقيت فلانا فاقرأ عليه مني السلام فقال غفر الله لك يا أم بشر نحن أشغل من ذلك قالت يا أبا عبد الرحمن أما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أرواح المؤمنين في طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت فهو ذاك. رواه ابن ماجة والبيهقي في كتاب البعث والنشور۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام بشر بنت براء بن معرور ان کے پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمن اگر آپ کی فلاں شخص سے ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہہ دینا۔ جناب کعب نے کہا اے ام بشر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول ہوں گے تو ام بشر نے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا سرکار نے فرمایا مومنوں کی ارواح سبز پرندوں کی طرح ہوں گی جو جنت کے درختوں میں لٹکی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب ام بشر نے کہا پھر یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۲۳/۱۷ وعنه عن أبيه أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما نسمة المؤمن طير تعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله في جسده يوم يبعثه. (رواه مالك والنسائي والبيهقي في كتاب البعث والنشور)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح جنت کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (مالک۔ نسائی۔ بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۲۴/۱۸ وعن محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت فقلت اقرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام.

(رواه ابن ماجة)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب جابر بن عبداللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ وہ آخری سانسیں لے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ میت کی تغسیل وتکفین

پہلی فصل

۱۵۲۵ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَّابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ڈال لو اور آخر میں کافور ڈالو یا یہ فرمایا تھوڑا سا کافور ڈالو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زیر جامہ کے طور پہناؤ۔ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین، پانچ یا سات یا طاق عدد میں غسل دو (یعنی پانی بہاؤ) اور دائیں طرف کے اعضاء وضو سے غسل شروع کرو، راویہ کہتی ہیں ہم نے ان کی چوٹی تین لٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈال دی۔

۱۵۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ أَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے بنے ہوئے دھلے تین سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)

۱۵۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

۱۵۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرے اور گردن کا منکا ٹوٹنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت وہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں پر خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھانکو یہ قیامت کے دن لبیک پڑھتے ہوئے اٹھیں گے (متفق علیہ) جناب خباب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے بارے میں ہے اس کو ان شاء اللہ جامع المناقب کے ذیل میں نقل کریں گے۔

دوسری فصل

١٥٥٠ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى [5] الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فإنها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم ومن خير أكحالكم الإثمد فإنه ينبت الشعر ويجلو البصر۔ (رواه أبو داود والترمذي وروى ابن ماجة إلى موتاكم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس ہے اسی رنگ کے کپڑے میں مردوں کو کفناؤ تمہارے لیے بہترین سرمہ اثمد ہے وہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا اور روشنی کو بڑھاتا ہے (ابوداؤد، ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے)۔

١٥٥١ وعن علي قال قال رسول الله صلى الله [6] عليه وسلم لا تغالوا في الكفن فإنه يسلب سلبا سريعا۔ (رواه أبو داود)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں فضول خرچی نہ کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

١٥٥٢ وعن أبي سعيد الخدري أنه لما حضره [7] الموت دعا بثياب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها۔ (رواه أبو داود)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آئی ہے (ابوداؤد)

١٥٥٣ وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى [8] الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الأضحية الكبش الأقرن۔ (رواه أبو داود ورواه الترمذي وابن ماجة عن أبي أمامة۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن حلہ (چادر) کا ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی ہے (ابوداؤد لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

١٥٥٤ وعن ابن عباس قال أمر رسول الله صلى [9] الله عليه وسلم بقتلى أحد أن ينزع عنهم الحديد والجلود وأن يدفنوا بدمائهم وثيابهم۔ (رواه أبو داود وابن ماجة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے لوہا اور چمڑا اتار کر ان کو بغیر غسل دیئے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

١٥٥٥ عن سعد بن إبراهيم عن أبيه أن عبد [10] الرحمن بن عوف أتي بطعام وكان صائما فقال قتل مصعب بن عمير وهو خير مني كفن في بردة إن غطي رأسه بدت رجلاه وإن غطي رجلاه بدا رأسه وأراه قال وقتل حمزة وهو خير مني ثم بسط لنا من

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر میں کفنایا گیا اگر ان کا سر ڈھکا جاتا تو پیر کھلے تھے اور اگر پیروں کو ڈھکا جاتا تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ

الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۵ ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب عبد الرحمٰن نے فرمایا جناب سید الشہداء امیر حمزہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراخ کر دی گئی راوی کہتے ہیں ہمیں یا تو فراخی کی بابت کہا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور ہمیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ ہمارا جلد دے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کی۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی (منافق) کے دفن کے وقت قبرستان آئے تو اس کو قبر میں رکھا جا چکا تھا لیکن سرکار نے اس کو قبر سے نکلوایا جب اس کو نکالا گیا تو آپ نے اس کا سر اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے منہ میں لعاب دہن لگایا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی اور یہ فرمایا اس نے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

پہلی فصل

۱۵۵۶ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۷ ۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۸ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۹ ۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف جلد پہنچا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس بوجھ کو جلد اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ کر اٹھایا جاتا ہے اگر وہ مرنے والا نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے رشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ سب مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔

(بخاری)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ کھڑے ہو گئے بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جنازہ

فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۰ ۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

۱۵۶۱ ۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۲ ۷ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۳ ۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۴ ۹ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۶۵ ۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور جب سرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گئے یہ کیفیت جنازہ کے ساتھ تھی (مسلم) لیکن امام مالک اور ابو داؤد کی روایت اس طرح ہے کہ سرکار پہلے کھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھ گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ حالت ایمان میں حصول ثواب کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔ اور قیراط اجر کا احد کے برابر ہے جو شخص نماز جنازہ کے بعد دفن سے واپس آ جاتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو اُن کے فوت ہو جانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے ساتھ عیدگاہ تشریف لا کر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں کہتے تھے (مسلم)

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی تو آپ نے نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا نماز میں آپ نے پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات ادا کیے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ

الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ
دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ
وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ
النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ
عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا
بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ
وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۷/۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ
نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا
قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ
ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ
فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ
تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ أَفَلَا
كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ
فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ
يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

۱۵۷۰/۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

ابدلہ خیرا من اہلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار راوی کہتے ہیں یہ دعا سن کر میری آرزو یہ ہوئی کاش میں ہی یہ مردہ ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس بات کو نہ مانا تو ام المومنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو لڑکوں سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس کا انتقال حالت نفاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سرکار جنازہ کے وسط میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا سرکار نے پوچھا اس کو کب دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا گزشتہ رات سرکار نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں دفن کیا اور آپ کو رات میں جگانا مناسب خیال نہ کیا یہ سن کر سرکار نے صف بندی کی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حبشیہ (سیاہ رنگ) خاتون جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں یا ایک جوان (شک راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سرکار نے فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب سرکار نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتاؤ لوگوں نے سرکار کو قبر بتائی تو آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبریں ان کے مردوں کے لیے تاریکی سے لبریز ہیں میرے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام جناب کریب ابن عباس رضی اللہ

ابن عباس أنه مات له ابن بقديد أو بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فإذا ناس قد اجتمعوا له فأخبرته فقال تقول هم أربعون قال نعم قال أخرجوه فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه.

(رواه مسلم)

۱۵۷۱/۱۶ وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له إلا شفعوا فيه.

(رواه مسلم)

۱۵۷۲/۱۷ وعن أنس قال مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار أنتم شهداء الله في الأرض. متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الأرض.

۱۵۷۳/۱۸ وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد.

(رواه البخاري)

۱۵۷۴/۱۹ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا. (رواه البخاري)

۱۵۷۵/۲۰ وعن جابر أن رسول الله صلى الله عليه

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس کے صاحبزادہ کا قدید میں انتقال ہوا تو انہوں نے جناب کریب سے فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر آکر لوگوں کو دیکھ کر جا کر جناب ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں چالیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا چالیس تو ہوں گے تو آپ نے فرمایا اب جنازہ لے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس ایسے افراد شرکت کریں جو شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (اس مرنے والے کے لئے) دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کے لیے امت مسلمہ کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اس مرنے کے لیے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر صحابہ نے مرنے والے کی تعریف کی سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس کے بعد دوسرا جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر صحابہ نے اچھے تاثرات کا اظہار نہ کیا ان تاثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس موقعہ پر جناب عمر نے دریافت کیا کیا واجب ہو گئی سرکار نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(یہ متفق علیہ اور ایک روایت کے مطابق مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بھلائی کی چار مسلمان گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی پھر ہم نے ایک آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار سے دریافت نہ کیا (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز کی جزا تک پہنچے جسکو انہوں نے پہلے بھیج دیا تھا (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى أحد في ثوب واحد ثم يقول أيهم أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير له إلى أحدهما قدمه في اللحد وقال أنا شهيد على هؤلاء يوم القيامة وأمر بدفنهم بدمائهم ولم يصل عليهم ولم يغسلوا۔

(رواه البخاري)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے شہید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے آپ اس وقت دریافت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے اور جب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپ اس کو لحد میں آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل و کفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کرایا۔

(بخاری)

۱۵۷۶ / ۲۱ وعن جابر بن سمرة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بفرس معرور فركبه حين انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله۔

(رواه مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر واپس ہوئے اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۵۷۷ / ۲۲ عن المغيرة بن شعبة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي خلفها وأمامها وعن يمينها وعن يسارها قريبا منها والسقط يصلى عليه ويدعى لوالديه بالمغفرة والرحمة رواه أبو داود وفي رواية أحمد والترمذي والنسائي وابن ماجة قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه وفي المصابيح عن المغيرة بن زياد۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل (کچا) بچے پر نماز پڑھی جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایت میں ہے سرکار نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف چاہے چل سکتا ہے اور لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور مصابیح میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے منقول ہے)۔

۱۵۷۸ / ۲۳ وعن الزهري عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر يمشون أمام الجنازة رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي وأهل الحديث كأنهم يرونه مرسلا۔

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے (احمد۔ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا محدثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں)۔

۱۵۷۹ / ۲۴ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة قال الترمذي وأبو ماجد الراوي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے جائے اور جنازہ پیروی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا (ابوداؤد۔

رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ۔

۱۵۸۰/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔

۱۵۸۱/۲۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ أَنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَبُوْ دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا۔

۱۵۸۲/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۳/۲۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۴/۲۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِيْ آخِرِهِ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابوماجد راوی مجہول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی متابعت کی اور تین مرتبہ کندھا دیا تو اس نے اپنے اوپر (جنازہ کا) جو حق تھا اس کو ادا کیا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا) شرح السنۃ میں اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو لکڑیوں پر اٹھایا)۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سواروں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے حیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور تم چارپایوں کی پشت پر سوار ہو (ابن ماجہ۔ ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث موقوف ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو مرنے والے کے لیے خلوص کے ساتھ دعاء مغفرت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد کے حوالے سے صرف انثانا تک روایت کیا اور صاحب ابوداؤد نے ایمان و اسلام تک روایت کیا البتہ یہ اضافہ کیا اور ہم کو بعد میں گمراہ نہ کر۔

۱۵۸۵ / ۳۰ وعن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم۔

(رواه ابوداؤد وابن ماجة)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی میں نے سنا آپ یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا تیرا فلاں بن فلاں بندہ تیری امان اور پناہ میں ہے اس کو فتنہ قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ کا پورا کرنے والا اور حق کرنے والا ہے خداوندا اس بندہ کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۸۶ / ۳۱ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم۔ (رواه ابوداؤد والترمذي)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کی بھلائیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۵۸۷ / ۳۲ وعن نافع ابي غالب قال صليت مع انس بن مالك على جنازة رجل فقام حيال راسه ثم جاءوا بجنازة امراة من قريش قالوا يا ابا حمزة صل عليها فقام حيال وسط السرير فقال له العلاء بن زياد هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الجنازة مقامك منها ومن الرجل مقامك منه قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وفي رواية ابي داؤد نحوه مع زيادة وفيه فقام عند عجيزة المراة۔

حضرت نافع ابوغالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو وہ مردہ کے سر کے محاذی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک قریش خاتون کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ (کنیت جناب انس بن مالک) اس خاتون کی بھی نماز جنازہ پڑھائیے اس وقت آپ جنازہ کے وسط کے محاذی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علاء بن زیاد نے معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی عورت اور کسی مرد کے اس طرح محاذی کھڑے ہوتے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہوتے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ابوداؤد نے اس اضافہ کے ساتھ فرمایا کردہ م

م خاتون کے کمر کے محاذی کھڑے ہوئے

تیسری فصل

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۵۸۸ / ۳۳ عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد قاعدين بالقادسية فمر عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما انها من اهل الارض اي من اهل الذمة فقالا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام فقيل له انها جنازة يهودي فقال اليست نفسا۔

(متفق عليه)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ جنازہ یہاں کے ایک مقامی ذمی کا تھا تو ان دونوں حضرات نے کہا کہ سرکار کے سامنے بھی ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تھے اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو یہودی کا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

۱۵۸۹ / ۳۴ وعن عبادة بن الصامت قال كان رسول

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ جَنَازَۃً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ھٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

١٥٩٠ ٣٥ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

١٥٩١ ٣٦ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَهُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

١٥٩٢ ٣٧ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ یَهُوْدِیٍّ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِهَا جَالِسًا وَکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَہٗ جَنَازَۃُ یَهُوْدِیٍّ فَقَامَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

١٥٩٣ ٣٨ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَۃُ یَهُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِیْلَ اِنَّهَا جَنَازَۃُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

١٥٩٤ ٣٩ وَعَنْ مَالِکِ بْنِ هُبَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آپ جنازے کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع پر ایک یہودی عالم نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار اسی وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا راوی بشر بن رافع قوی نہیں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن تو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسن نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہ ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے (نسائی)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ بلند ہو اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے سے یہودی نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور تمہارا کھڑا ہونا جنازہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ سے عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تو فرشتوں کے لیے کھڑے ہوا کرتے ہیں

حضرت مالک ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں

يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ أَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۱۵۹۵/۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۹۶/۴۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۵۹۷/۴۲ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا۔

۱۵۹۸/۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُورَثُ۔

۱۵۹۹/۴۴ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ۔

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین صفیں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن ہبیرہ کا معمول تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صفوں میں کھڑا کرتے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) لیکن امام ترمذی نے اس طرح روایت کیا کہ مالک بن ہبیرہ جب نمازیوں کی تعداد کم سمجھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کرتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مرنے والے پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے) (ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلہ۔

(ابوداؤد)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابوہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً ارتکاب گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انھوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم اعذہ من عذاب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خداوندا اس کو ہمارا پیش رو پیشوا ذخیرہ آخرت اور ذریعہ ثواب بنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامکمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے وہ نہ تو وارث ہوگا نہ اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ روئے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس کا کوئی وارث نہ ہوگا کے الفاظ نقل نہیں کیے)۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی (بلند) چیز پر کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہوں (صاحب دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز کے ذیل میں روایت کیا)۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۶۰۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ۱
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۰۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ۔ ۲
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۰۲ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ ۳
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۰۳ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ ۴
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ۔ ۵
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۰۵ وَعَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔ ۶
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ۔ ۷
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لحد بنانا اور اس میں اسی طرح کچی اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔
(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔
(مسلم)

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو ہان نما دیکھا ہے۔
(بخاری)

حضرت ابو الہیاج اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو نہ چھوڑوں الا اس کو مٹا دوں اور کسی بلند قبر کو دیکھوں مگر اس کو پست کر دوں (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو گچ یا پختہ کرنے اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دہکتے انگارے پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یہ اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

دوسری فصل

١٦٠٧/٨ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

١٦٠٨/٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

١٦٠٩/١٠ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ احْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَأَحْسِنُوْا۔

١٦١٠/١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ)

١٦١١/١٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

١٦١٢/١٣ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دو حضرات قبر کھودا ... ... کرتے تھے ان میں ایک لحد بناتے اور دوسرے صندوقی قبر بناتے طے کیا گیا ان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کردیں گے اتفاقاً لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے لحد تیار کی (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر دوسروں کے لیے ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو جریر بن عبداللہ سے روایت کیا)۔

حضرت ہشام ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا چوڑی اور گہری قبریں اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو رکھو جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن میری پھوپھی میرے والد کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لوٹا دو یعنی وہیں دفن کرو (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی دارمی حدیث بالفاظ ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں سر کی طرف سے لٹایا گیا۔

(شافعی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اترے تو آپ کے لیے چراغ سے قبر میں روشنی کی گئی اور آپ نے مردے کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھنے

اِسْنَادُهٗ غَرِيْبٌ -

۱۶۱۳/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِيَةَ -

۱۶۱۴/۱۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرٰهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ - (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ رَشَّ -

۱۶۱۵/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۱۶/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۶۱۷/۱۸ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِيْ -

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۶۱۸/۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى

والا تھا۔ ترمذی لیکن صاحب شرح السنۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں اتارتے تو یہ فرماتے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور ایک روایت میں علی سنۃ رسول اللہ منقول ہے (احمد۔ ترمذی و ابن ماجہ لیکن ابوداؤد میں علی سنۃ رسول اللہ مروی ہے)۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالیں اور اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے بھی رکھے (شرح السنۃ لیکن شافعی نے صرف مٹی ڈالنے تک الفاظ روایت کیے ہیں)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر گچ (یا پلاستر) کرنے اور ان پر کچھ لکھنے اور ان کو روندا جانے سے منع فرمایا ہے)۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب بلال بن رباح نے مشک سے انجام دیا سرہانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک آئے

(دلائل نبوۃ للبیہقی)

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پتھر لانے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو وہ صحابی اٹھا نہ سکے تو سرکار کھڑے ہوئے آستینیں چڑھائیں جناب مطلب کہتے ہیں جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سرکار کے بازوؤں کی سفیدی کو دیکھا سرکار نے آستین اونچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنا دیا اور میرے اہل میں جو انتقال کرے گا میں اس کو ان کے قریب دفن کروں گا۔

(ابوداؤد)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ

عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے روضۂ اقدس اور حضرت صدیق و فاروق کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجرہ مبارک میرے لیے کھولا تو میں نے دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

۱۹۱۹ / ۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں)۔

۱۹۲۰ / ۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۹۲۱ / ۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب اشکبار بیٹھے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو جناب ابو طلحہ نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے فرمایا تم قبر میں اترو چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

۱۹۲۲ / ۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سکرات موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا

۱۹۲۳ / ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں کسی کا انتقال

تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۲۴/۲۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۲۵/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۲۶/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۲۷/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تو اس کو زیادہ دیر نہ روکو اور جلد اس کو دفن کر دو اور میت کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائنتی سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرو (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کرکے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر موقوف ہے)۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبدالرحمٰن بن ابوبکر کا حبشی میں (مکہ کے قریب) انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہؓ حج کے لیے مکہ تشریف لائیں تو اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی قبر پر آکر یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

مدت دراز تک ہم دونوں جذیمہ کے دو ہمنشینوں کی طرح تھے لیکن اس موقع پر یہ کہا گیا کہ ہم ہرگز جدا نہ ہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت دراز تک اکٹھے رہنے کے بعد جدا جدا ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری تھی۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب صدیقہ نے فرمایا کہ میں اگر اس وقت (یعنی وقت انتقال) موجود ہوتی تو تم وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے مرنے کے بعد نہ آتی (ترمذی)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی جانب سے اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو سرہانے کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکیہ لگائے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو اذیت نہ دو یا اسے اذیت نہ پہنچاؤ (احمد)

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ میت کے لیے رونے کا بیان

پہلی فصل

١٦٢٨ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِیْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی دایہ کے شوہر ابی سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزع میں تھے اور سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک جاری تھے اس موقعہ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں ہیں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آنکھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم وہی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے غمگین ہیں۔

(متفق علیہ)

١٦٢٩ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جناب زینب زوجہ ابوالعاص نے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا بیٹا لب دم ہے سرکار نے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرا سلام کہہ کر کہہ دینا اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت جو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے اور واپس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے لہٰذا بندے کو چاہیے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادی نے دوبارہ اصرار کر کے بقسم سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں کے ذریعے رحم فرماتا ہے (متفق علیہ)

١٦٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ

٣ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن

مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۴] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ[۵] امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

۱۹۳۳ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۶] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۷] بِامْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ

[illegible]

بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو جناب سعد کو بے ہوشی کی حالت میں پاکر دریافت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول اللہ اس وقت سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک رواں ہو گئے صحابہ نے جب سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رونے لگے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ زبان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر عذاب کرتا ہے یا رحم فرما دیتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے معاشرے سے کوئی تعلق نہیں جو منہ پیٹے گریبان چاک کرے جاہلیت کے رونے کے طریقوں کو اپنائے یعنی میت کے لیے روئے (متفق علیہ)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بیوی ام عبداللہ چیخ کر رونے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بیوی کو روتے دیکھا تو کہا کیا تمہیں معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بری ہوں جو (سوگ میں) سر کے بال نوچے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں چار کام دور جاہلیت کے ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دوسرے کے نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوحہ کرنا اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کے کرتے میں ملبوس ہوگی۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون پر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی سرکار نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کہ آپ یہاں سے جائیے آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی ہے اس عورت پر رنج و غم کا ایسا عالم تھا

باب النبي صلى الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم أعرفك فقال إنما الصبر عند الصدمة الأولى۔ (متفق عليه)

۱۶۳۵ ۸ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يموت لمسلم ثلاثة من الولد فيلج النار إلا تحلة القسم۔

(متفق عليه)

۳۶ ۹ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنسوة من الأنصار لا يموت لإحداكن ثلاثة من الولد فتحتسبه إلا دخلت الجنة فقالت امرأة منهن أو اثنان يا رسول الله قال أو اثنان رواه مسلم وفي رواية لهما ثلاثة لم يبلغوا الحنث۔

۱۶۳۷ ۱۰ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدي المؤمن عندي جزاء إذا قبضت صفيه من أهل الدنيا ثم احتسبه إلا الجنة۔ (رواه البخاري)

کہ اس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا تو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر وہ خاتون دولت سرائے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ کاشانہ نبوت پر کوئی دربان نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا تو سرکار نے فرمایا صبر تو صدمہ کی ابتدا ہی میں ہوتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم کے لیے بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا تم میں سے کسی خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی طالب ہوتی ہے تو وہ داخل جنت ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں اگر دو بھی فوت ہوئے ہوں (مسلم اور بخاری و مسلم کی ایک روایت کے مطابق وہ فوت ہونے والے بچے اگر سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم نے فرمایا اس بندہ مومن کیلئے میرے پاس اور جزا نہیں جبکہ دنیا میں اس کی محبوب شخصیت کو موت سے ہمکنار کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرکے اجر چاہتا ہے تو اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

دوسری فصل

۱۶۳۸ ۱۱ عن أبي سعيد الخدري قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة والمستمعة۔ (رواه أبو داود)

۱۶۳۹ ۱۲ وعن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب للمؤمن إن أصابه خير حمد الله وشكر وإن أصابته مصيبة حمد الله وصبر فالمؤمن يؤجر في كل أمره حتى في اللقمة يرفعها إلى في امرأته۔ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

۱۶۴۰ ۱۳ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن إلا وله بابان باب يصعد منه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا حال بھی عجیب ہے جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس لقمہ کا بھی اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

مصعد وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله تعالى فما بكت عليهم السماء والارض۔

(رواه الترمذي)

۱۶۴۱ ۱۴ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتي لن يصابوا بمثلي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب۔

۱۶۴۲ ۱۵ وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدي فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدي فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد

(رواه احمد والترمذي)

۱۶۴۳ ۱۶ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى مصابا فله مثل اجره رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من حديث علي بن عاصم الراوي وقال ورواه بعضهم عن محمد بن سوقة بهذا الاسناد موقوفا۔

۱۶۴۴ ۱۷ وعن ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى ثكلى كسي بردا في الجنة (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۱۶۴۵ ۱۸ وعن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعي جعفر قال النبي صلى الله عليه وسلم اصنعوا

دونوں ایک دروازے سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق آسمان سے اترتا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہی ہے۔ ۱۳

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو داخل جنت کرے گا اس موقعہ پر ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا صرف ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو اس کے لیے؟ تو سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت ہوا ہو حضرت عائشہ نے ایک اور سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ ہی فوت نہ ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا مداوا میں ہوں گا۔ ۱۴

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں اے رب! رب تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے باغ کا میوہ چھین لیا فرشتے عرض کرتے ہیں بیشک اے مولیٰ رب تعالیٰ پھر دریافت فرماتا ہے پھر میرے بندے کا ردعمل کیا رہا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام ۱۵

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو علی بن عاصم کی مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور بعض محدثین نے محمد بن سوقہ سے عبد اللہ بن مسعود تک موقوف کیا ہے)۔ ۱۶

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو تو اس کو جنتی لباس پہنایا جائے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۳ [illegible] کافروں پر آسمان و زمین نہیں روئے۔ (ترمذی)

۱۷ ان کو بھی جنتی لباس پہنایا جائے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔ ۱۵ بیت الحمد رکھو (احمد و ترمذی)

لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو وہ حادثہ پیش آیا ہے جو کھانے پکانے سے روک دیتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

تیسری فصل

۱۷۲۶/۱۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس مردے پر نوحہ کیا گیا اس پر قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۱۷۲۷/۲۰ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان سے کہا گیا کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں کہ نوحہ گری کی وجہ سے مرنے والے پر عذاب نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ابوعبدالرحمٰن پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے غلط نہیں کہا ہے لیکن یا تو بھول گئے یا غلطی کی کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے جنازہ پر گزرے جس پر نوحہ گری ہو رہی تھی اس وقت سرکار نے فرمایا یہ لوگ اس مرنے والی پر رو رہے ہیں اور اس پر اس وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے (متفق علیہ)

۱۷۲۸/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہوا تو لوگ تعزیت کے لیے آئے میں بھی گیا تو وہاں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عمر کے سامنے جناب عثمان کے صاحبزادے عمرو بن عثمان بیٹھے تھے ان سے جناب ابن عمر نے فرمایا تم رونے سے کیوں باز نہیں رہتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میت کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے مردے کو عذاب کیا جاتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے ابن عباس فرماتے ہیں میں مکہ سے حضرت عمر کے ساتھ واپس ہوا جب مقام بیدا پر پہنچ کر دیکھا کہ کیکر کے درخت کے نیچے ایک قافلہ مقیم تھا جناب عمر نے مجھ سے فرمایا جا کر دیکھو یہ کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو وہ جناب صہیب تھے میں نے جا کر بتایا تو آپ نے فرمایا جا کر بلا لاؤ میں نے جا کر جناب صہیب سے کہا چلیں اور امیر المؤمنین سے چل کر ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر کو فیروز نے زخمی

فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۵۰/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَّفِيْ أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تو صہیب روتے تھے اور کہتے تھے ہائے بھائی میرے آقا یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا اے صہیب تم مجھ پر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردے پر اس کے بعض رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے ابن عباس فرماتے ہیں جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہ کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے نہیں خدا کی قسم ہرگز سرکار نے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے بلکہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے کافر پر عذاب میں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تمہارے لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقعہ پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ابن عمر نے اس وقت کچھ بھی نہ کہا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرے سے آثار رنج و غم ظاہر ہوتے تھے اور میں یہ دروازہ کی جھری یا دروازہ کی درز سے دیکھ رہی تھی اس وقت ایک صاحب آئے اور عرض کرنے لگے کہ جعفر کے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔ نوحہ کر رہی ہیں یا رو رہی ہیں سرکار نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کو جا کر روکو وہ شخص گیا اور واپس آکر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کہنا نہیں مانتیں سرکار نے حکم دیا پھر جا کر روکو وہ شخص گیا اور تیسری مرتبہ آکر عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آگئی ہیں۔ راویہ فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے یہ فرمایا ان خواتین کے منہ پر خاک ڈال حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے تو نے وہ کام نہ کیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اور نہ سرکار کو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور ابو سلمہ کا انتقال غریب الوطنی میں ہوا میں ان کے لیے اتنا روؤں گی کہ لوگ یاد کریں گے میں رونے کی تیاری میں تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آگئی اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ نکال دیا ہے یہ سن کر میں رونے سے رک گئی اور بعد میں نہ روئی (مسلم)

۱۷۵۱ / ۲۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ كَذَالِكَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ پر سکرات کے عالم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا شروع کیا اور اے پہاڑ اور ایسے ایسے تعریفی کلمات کہہ کر رونے لگیں اور جب عبداللہ بن رواحہ کی غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے بارے میں ایسا ایسا کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی نہ رویا (متفق علیہ)

۱۷۵۲ / ۲۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذَالِكَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مر جاتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے اے میرے سردار تو پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مردے پر دو فرشتے متعین فرما دیتا ہے جو اس کے سینہ پر دھکے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب بتایا۔

۱۷۵۳ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبَ مُصَابٌ وَّالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں خانوادہ نبوت میں سے کسی کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمر نے ان کو روک کر بھگانا چاہا تو سرکار نے فرمایا اے عمر انہیں چھوڑ دو آنکھیں روتی ہیں قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد، نسائی)

۱۷۵۴ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں نوحہ کرنے لگیں اس موقع پر حضرت عمر نے ان خواتین کو کوڑے سے مارا تو سرکار نے انہیں اپنے دست مبارک سے پیچھے ہٹا کر فرمایا اے عمر ٹھہرو، پھر خواتین سے فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو آپ نے فرمایا جو کچھ وہ آنکھ سے اور دل سے ہونا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

۱۷۵۵ / ۲۸ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

[illegible]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگوائے رکھا اس کے بعد اٹھا لیا اس موقع پر ایک آواز سنی گئی اے لوگو جو کچھ کھو گیا تھا کیا تم نے اس کو پا لیا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ

١٦٥٦ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا
٢٩
خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ
فَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا أَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ
تَأْخُذُوْنَ أَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ
فَأَخَذُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٦٥٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
٣٠
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٦٥٨ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ
٣١
ابْنٌ لِيْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا
قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ
الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ
حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ)

١٦٥٩ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ
٣٢
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ
بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا
مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ
مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ
امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا
حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَيْنِ
فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٦٦٠ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
٣٣

حضرت عمران ابن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سرکار نے دیکھا
کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں پھینک دیا ہیں
اور صرف کرتہ پہنے چل رہے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا کیا تم جاہلیت
کے کاموں پر عمل کرتے ہو یا یہ فرمایا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں
سے تشبہ کرتے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی بد دعا کروں کہ تمہاری
صورتیں بدل جائیں۔ راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اوڑھ لیں
اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا اتباع کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے
والی ہو۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص
نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہوا جس کا مجھے سخت صدمہ ہوا کیا تم نے اپنی محبوب
شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو ہمارے دل
کی خوشی اور تسلی کا سبب بن سکے جناب ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بچپن میں فوت ہونے والے بچے جنت
میں کھیلتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین میں سے کسی کو دیکھ کر اس کے دامن کو پکڑیں گے
اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے
(مسلم بالفاظ احمد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں
حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور حدیثیں سنتے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر
فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ ہمیں بھی اسلام کے احکام سکھائیں
جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائے ہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر
جمع ہو جانا حسب ارشاد خواتین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائے ان
احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا
تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے سے پہلے اللہ تعالیٰ
کے یہاں بھیجا ہو تو یہ بچے اس کے لیے آگ (دوزخ) سے پردہ بن جائیں گے
ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں جیسا اس نے دوبارہ
دریافت کیا تو سرکار نے بھی دو دو مرتبہ فرمایا ہاں دو بھی ہاں دو بھی (بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوِ اثْنَانِ قَالُوْا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

۱۶۶۱ / ۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۱۶۶۲ / ۳۵ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَّا تَأْتِيَ بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۶۶۳ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۶۴ / ۳۷ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ إِنْ

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا نا بالغ ہونے والا حمل بھی اپنی ماں کو اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ (مشیت الٰہی پر) صبر٭

٭ اس کو احمد لیکن ابن ماجہ نے صرف قسم تک اس حدیث کو روایت کیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے زبردست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابوذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھیجے ہیں سرکار نے فرمایا دو بھی کافی ہیں، اس وقت رئیس القراء ابوالمنذر جناب ابی بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو ذریعہ آخرت کے لیے بھیجا ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم آپ کو بھی اسی طرح محبوب رکھے جس طرح میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ دیکھا تو معلوم فرمایا کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا تو صحابہ نے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر سرکار نے اس کے والد سے فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں رکھتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے ہے٭

٭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کے لیے (احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچا بچہ رب کریم سے اس وقت جھگڑا کرے گا جبکہ اس کے والدین دوزخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اے رب کریم سے جھگڑا کرنے والے کچے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جا تو وہ فرحاں و شاداں ان کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا

صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٧٦٥ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
٣٨ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

١٧٦٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
٣٩ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

١٧٦٧ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ
٤٠ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

اگر تو پہلی مصیبت پر صبر کرکے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کروں گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد اور مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت آئے اور وہ مصیبت کو یاد کرکے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازتا ہے جتنا کہ مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔

(احمد بیہقی و شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب ابو الدرداء سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو القاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سرکار نے ارشاد فرمایا رب کریم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے عیسیٰ میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ انہیں جب ان کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور مجھ سے اجر و ثواب کے طالب ہوں گے درانحالیکہ نہ تو ان کے پاس حلم ہوگا نہ عقل (یعنی علم میں پختہ گے جناب عیسیٰ نے عرض کی یارب کیسے ہوگا کہ نہ تو ان کے پاس حلم ہوگا نہ عقل رب کریم فرمائے گا میں ان کو کرم سے اپنے حلم اور اپنی عقل سے حصہ دوں گا ان کو بخش دوں گا اس کو بحال کریں گا مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے

(شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کا بیان

پہلی فصل

١٧٦٨ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
١ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا اب جب تک اور جتنا چاہو ذخیرہ کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں نبیذ مشکیزہ کے علاوہ کسی چیز سے پینے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں سے پی سکتے ہو بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو (مسلم)

۱۷۶۹ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے وہاں جا کر خود بھی روئے اور ساتھیوں کو بھی رلایا پھر فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی اجازت طلب کی تھی جو نہ ملی اس کے علاوہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی بھی اجازت مانگی تھی وہ مل گئی سرکار نے فرمایا تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

۱۷۷۰ ۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور یہ فرماتے جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کلمات کہو (ترجمہ) اس بستی کے مسلمان اور مومن رہنے والو تم پر سلامتی ہو بیشک اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۱۷۷۱ ۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبر والو تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر سبقت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے)۔

تیسری فصل

۱۷۷۲ ۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوتی تو سرکار رات کے آخری حصہ میں قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس بستی کی ایماندار قوم تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چیز مل گئی جس کا تم سے کل تک کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں مہلت دی گئی تھی اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوندا بقیع غرقد کے مومنین کی مغفرت فرما۔

(مسلم)

۱۷۷۳ ۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مفہوم کو ادا کروں مجھے آپ زیارت قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائیں تب سرکار نے فرمایا

مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۶۴ [۷] وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

۱۷۶۵ [۸] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۶۶ [۹] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ۔

۱۷۶۷ [۱۰] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات کہو اے بستی کے مومن اور مسلمان رہنے والو خدا تم میں سے پیشروؤں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرمائے اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں (مسلم، بیہقی در شعب الایمان)

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک الفاظ حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکوکاروں میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے یاد دلانے کا سبب ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (احمد ترمذی ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن بیان کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر کی عام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد سبھی شامل ہو گئے لیکن بعض علمائے حدیث نے فرمایا سرکار نے عورتوں کے لیے قبور کی زیارت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ وہ زیادہ صابر ہوتی ہیں اور جزع و فزع میں کمی کرتی ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حجرہ میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں آتی تو اپنی اوڑھنی اتار کر رکھ دیتی تھی اور یہ کہتی کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد آرام فرما ہیں لیکن جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر چادر سے خوب ڈھک کر حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے حجرہ میں آتی تھی۔ (احمد)

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

پہلی فصل

١٧٧٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِىْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا (بد) سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔

(متفق علیہ)

ان پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں فرض کی ہے اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو بتا کہ اللہ تعالیٰ

١٧٧٩ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[2] وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَآئِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِىَ عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور اس عمل کی اس دن تکرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہو گی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو سرکار نے فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا نہ تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دوہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا تنومند کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے اور دانتوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے، یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ کی۔ رسول اللہ

إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۰ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ گایوں اور بکریوں کے متعلق کیا ارشاد ہے تو سرکار نے فرمایا اس کو سارے گلے (ریوڑ) کے ساتھ ایک ہموار میدان میں ڈال دیا جائے گا ان گایوں اور بکریوں کے سینگ سالم اور سیدھے ہوں گے وہ مالک کو سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی ان میں سے ایک روند جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آئے گا اور یہ اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے سرکار سے دریافت کیا گیا کہ گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو انسان کے لیے گناہ اور وبال کا سبب ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے لیے اجر و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جن کو انسان ریاکاری نمود و نمائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راہ خدا میں باندھا اور ان کی گردنوں اور کمروں میں اللہ کا حق نہیں بھولا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوش ہیں اور اجر و ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اعلاء کلمۃ الحق اور مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں جو کچھ بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اسی طرح ان کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر رسیوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑ لگاتے ہیں تو ان کے قدموں کی مقدار اور ان کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق اس انسان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو نہر پر پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس جگہ پانی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سرکار سے گدھوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی و وافی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے

لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷۸۱ / ۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۸۲ / ۵ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۳ / ۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔

۱۷۸۴ / ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ مال گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال والے کی دونوں باچھوں کو پکڑ کے کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی بخیل لوگ یہ گمان نہ کریں آخر آیت تک (بخاری)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ گائے یا بکری ہیں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے یہ جانور بڑے اور فربہ ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے سینگوں سے ماریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آ جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو لوٹتے وقت وہ تم سے راضی ہو۔

(مسلم)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپ فرماتے خداوندا فلاں پر رحمت نازل فرما میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا خدا آل ابی اوفیٰ پر رحمت نازل فرما (بخاری و مسلم) ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوندا فلاں پر رحمت نازل فرما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابن جمیل۔ خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جمیل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا معاملہ جناب عباس کا تو ان کی زکوٰۃ اور اس کی مثل (دو ذمہ داریوں) کا میں ضامن ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا

(متفق علیہ)

لے عار تم نہیں جانتے کہ نقصان کا چارہ اس کے لیے مزید باعث ہوتا ہے (متفق علیہ)

1685[8] وعن ابي حميد الساعدي قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم رجلا من الازد يقال له ابن اللتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدي لي فخطب النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل رجالا منكم على امور مما ولاني الله فياتي احدهم فيقول هذا لكم وهذه هدية اهديت لي فهلا جلس في بيت ابيه او بيت امه فينظر ايهدى له ام لا والذي نفسي بيده لا ياخذ احد منه شيئا الا جاء به يوم القيمة يحمله على رقبته ان كان بعيرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى راينا عفرة ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق عليه قال الخطابي وفي قوله هلا جلس في بيت امه او ابيه فينظر ايهدى اليه ام لا دليل على ان كل امر يتذرع به الى محظور فهو محظور وكل دخل في العقود ينظر هل يكون حكمه عند الانفراد كحكمه عند الاقتران ام لا هكذا في شرح السنة۔

حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ازد کے ایک شخص کو جو ابن لتبیہ کے نام سے موسوم تھے صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر فرمایا جب وہ وصولیابی سے واپس آئے تو وصول شدہ مال لا کر پیش کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم ہی سے لوگوں کو ان صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب آ کر کہتے ہیں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے؟ ایسا شخص اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھ کر کیوں نہیں دیکھتا کہ اس کو تحائف دیے جاتے ہیں یا نہیں۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا ہوگا اگر یہ (تحفہ) اونٹ ہوگا تو اس کی سی آواز ہوگی اور اگر گائے یا بکری ہوں گے تو ان کی سی آواز ہوگی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ہاتھ اتنے بلند تھے کہ ہمیں بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ نے یہ کلمات کہے خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (متفق علیہ) لیکن خطابی نے کہا کہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا کہ اس کو ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حرام کام کی جانب جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے وہ بھی حرام ہے اور ہر وہ معاہدہ جو کئی معاہدوں کو شامل ہو کیا اس کے ختم ہونے کے وقت بھی وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی یا نہیں اور اسی مفہوم کو صاحب شرح السنہ نے بھی نقل کیا ہے۔

1686[9] وعن عدي بن عميرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان غلولا ياتي به يوم القيمة۔ (رواه مسلم)

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ میں سوئی کے تاگے کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا (مسلم)

دوسری فصل

1687[10] عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاية والذين يكنزون الذهب والفضة كبر ذلك على المسلمين فقال عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت "جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں" نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کراتا ہوں

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

۱۷۸۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَإِذَا جَاؤُكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوْهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

۱۷۸۹/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

۱۷۹۰/۱۳ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

۱۷۹۱/۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۷۹۲/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔

لہٰذا انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت صحابہ پر بہت شاق ہے رسول اللہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تمہارے بقیہ مال کو پاک کرنے کے لیے فرض کی ہے اور حق وراثت اس لیے مقرر کیا ہے کہ تمہارے پسماندگان کو پہنچ سکے راوی کہتے ہیں اس وقت سرکار نے کوئی کلمہ فرمایا تھا جو انہوں نے نقل نہ کیا، راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر جناب عمر نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا اے عمر کیا میں تمہیں سب سے بہتر وہ خزانہ بتا دوں جسے کوئی شخص جمع کرے وہ نیکوکار عورت ہے پھر جب اس کو دیکھے تو مسرور ہو اور اگر اس کو کوئی حکم کرے تو عورت تابعداری کرے اور جب مرد موجود نہ ہو تو حفاظت کرے (ابوداؤد)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو اچھا نہیں سمجھا جاتا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور اگر وہ تمہارے مال سے کچھ طلب کریں تو اس جگہ کو خالی کر دو (یعنی جو طلب کریں دے دو) اگر وہ انصاف کریں گے تو ان کی جانوں کے لیے ہے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا بدلہ پائیں گے لیکن تم ان کو راضی کرو کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضامندی ہے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں (ابوداؤد)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے دیہات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے اگر ہم پر ظلم کرتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم وصولیابی کرنے والوں کو راضی رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا صدقہ وصول کرنے والوں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (ابوداؤد)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا ہم اپنے مال میں سے اتنی مقدار کم کر لیں جتنی وہ زیادہ کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں (ابوداؤد)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ صدقات کو وصول کرنے والا عامل اپنے گھر واپس آنے تک راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح سے ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زکوٰۃ دینے والا مال کو آبادی سے باہر نہ بلاؤ اور نہ زکوٰۃ دینے والا اپنی جگہ سے جائے اور صدقات

(رواہ ابو داؤد)

۱۹۹۳ 16 وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول۔ رواہ الترمذی وذکر جماعۃ انھم وقفوہ علی ابن عمر۔

۱۹۹۴ 17 وعن علی ان العباس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

۱۹۹۵ 18 وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فیہ ولا یترکہ حتی تاکلہ الصدقۃ رواہ الترمذی وقال فی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح ضعیف۔

نہ وصول کیے جائیں نگران کی جگہوں پر (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں (امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا والی و نگران بنے اور اس مال سے تجارت کرے تو اس کو اس مال میں نہ چھوڑے کہ صدقہ دینے کی وجہ سے مال مخدوش ہو جائے (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا [illegible] ضعیف ہے)۔

تیسری فصل

۱۹۹۶ 19 عن ابی ھریرۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا قال عمر فواللہ ما ھو الا رایت ان اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور عرب کے بعض لوگوں نے کفر کیا (منکرین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت) تو جناب عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اسلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یہ بات سن کر جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے روکیں گے جو کہ وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق بھی ہے (متفق علیہ)

١٧٩٧ ٢٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١٧٩٨ ٢١ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

١٧٩٩ ٢٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کریگا اور مالدار اس سے بھاگے گا اور سانپ اسکا پیچھا کریگا اور وہ شخص شدت فرط خوف سے اپنی انگلیاں اسکے منہ میں دے گا۔ (احمد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اسکے مال کو سانپ بنا کر اسکی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی تر گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر آیت تک۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نہیں شامل ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی تاریخ بخاری لیکن حمیدی نے یہ فرمایا کہ اگر تم پر صدقہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور تم اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حلال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منتقی نے کہا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی شمولیت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور تونگر ہونے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے حالانکہ اسکے لئے نہیں زکوٰۃ تو صرف فقراء کا حق ہے)۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

پہلی فصل

١٨٠٠ ١ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق کھجوروں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٧٠١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٧٠٢ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَّتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر نے مجھے بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہ زکوٰۃ (فرض صدقہ) ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملت مسلمہ پر فریضہ قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو دیا اب مسلمانوں سے جو بھی زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقدار میں سے زائد طلب کی جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس اونٹوں سے کم رکھنے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس ۲۵ سے پینتیس ۳۵ ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور چھتیس ۳۶ سے پینتالیس ۴۵ تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک سالہ اونٹنی جو گابھن ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد چھہتر ۷۶ سے نوے تک ہو جائے تو اس وقت دو یک سالہ بچے ادا کیے جائیں اور جب تعداد اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہو تو دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر چالیس کے عوض ایک سالہ اونٹنی کا بچہ ہے اور ہر پچاس پر تین سالہ مادہ بچہ اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور نہ ہو بلکہ تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساتھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر بکریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لیے جائیں۔ اور اگر کسی کے جانور مقدار نصاب تین سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس

عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ
وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ
لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ
أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ
لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ
مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ
عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا
وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ
شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ
أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ
فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ
شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ
شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ
شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا
تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ
وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي
الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے تو صدقہ وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس درہم واپس کریگا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کر کے دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو کچھ واپس نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسی بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں اور دو سو کے اوپر تین بکریاں ہیں اور تین سو کے بعد ہر سینکڑہ کے اضافہ پر ایک بکری ہے اور اگر کسی کے پاس جنگل میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک یا دو کم ہو تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر مالک زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کم قیمت اور کمزور کو کو نہ دیا جائے اور اگر صدقہ لینے والا قبول کرے تو لے سکتا ہے۔ زکوٰۃ سے بچنے کے لیے متفرق جانوروں کو نہ تو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو کچھ یا دو شریکوں کے ہیں ان کو مساوی طریقہ پر تقسیم کر کے زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہیں تو ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(بخاری)

١٤٠٣ [۴] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا اَلْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٤٠٤ [٥] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا سیم زدہ ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مویشی کا زخم معاف ہے اگر کنواں کھودنے میں یا کان کنی میں کوئی مر جائے تو معاف ہے البتہ کان اور دفینہ میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ کا) ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

١٤٠٥ [۶] عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

١٤٠٦ [۷] وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ چاندی میں ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم زکوٰۃ کا ادا کرو اگر کسی کے پاس ایک سو نوے درہم ہیں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن دو سو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے (ترمذی) لیکن صاحب ابوداؤد کی روایت کے مطابق جو حارث اعور کے ذریعے حضرت علی سے مروی ہے جو جناب زہیر ہیں کہ جناب زہیر نے کہا میرے خیال میں حضرت علی سرکار دوعالم سے روایت کرتے سرکار دوعالم نے فرمایا ہر چالیس درہم پر چالیسواں حصہ ایک درہم ادا کرو اور تم پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں اور جب یہ تعداد پوری ہو جائے تو پانچ درہم واجب ہیں اور جب اس سے زیادہ رقم ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ دی جائے بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی جائے کہ چالیس بکریوں سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو بیس سے دو سو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دو سو سے تین سو تک ہو جائے تو تین بکریاں ہیں یعنی ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد انتالیس ہو تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور گائے کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس گایوں پر ایک برس کا ایک بچھڑا اور چالیس کی تعداد ہونے پر دو سالہ دو دانت والا اور کام کرنے والے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریقہ بتایا کہ ہر تیس گایوں

مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

میں ایک سالہ بچھیا یا بچھڑا اور ہر چالیس گایوں پر دو سالہ بچہ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

۱۴۰۷/۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۴۰۸/۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ وسق یعنی بیس من نہ ہو۔ (نسائی)

۱۴۰۹/۱۰ وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب ہے جو آپ نے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اسمیں تحریر فرمایا تھا کہ گیہوں، جو منقیٰ اور کھجوروں کی زکوٰۃ وصول کی جائے (شرح السنہ)

۱۴۱۰/۱۱ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کی تشخیص میں اسیطرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک انگوروں کشمش یا منقیٰ کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھوہاروں میں لی جاتی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۴۱۱/۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۴۱۲/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْهُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو یہودیوں میں بھیجا تاکہ وہ ایسی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ پکنے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۴۱۳/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَبِيرُ شَيْءٍ۔

۱۷۱۴ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۵] فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ [۱۶] أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهُ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

۱۷۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا [۱۷] مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ)

۱۷۱۷ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى [۱۸] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۱۸ وَعَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ [۱۹] وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ

فرمایا شہد کے دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (صاحب ترمذی نے یہ حدیث مثنی ابن صباح کے حوالہ سے عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن مثنی اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں، اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں پہنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (خزانہ) کی تعریف میں آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (مالک و ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو ہم تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال بن حارث مزنی کو فرع کے علاقہ میں قبیلہ کی کانیں عطا فرما دیں ان کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے آج تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

الی الیوم۔ (رواہ ابو داؤد)

(ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۶۱۹/۲۰ عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی الخضراوات صدقۃ ولا فی العرایا صدقۃ ولا فی اقل من خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فی العوامل صدقۃ ولا فی الجبھۃ صدقۃ قال الصقر الجبھۃ الخیل والبغال والعبید۔ (رواہ الدارقطنی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو سبزیوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت کے درختوں پر زکوٰۃ فرض ہے اور نہ پانچ وسق (بیس من) سے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام کرنیوالے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جبھہ میں زکوٰۃ ہے۔ راوی حدیث جناب صقر کہتے ہیں جبھہ سے گھوڑے خچر اور غلام مراد ہیں۔ (دار قطنی)

۱۶۲۰/۲۱ وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتی بوقص البقر فقال لم یامرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشیء رواہ الدارقطنی والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گایوں کا ایک وقص لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (دار قطنی وشافعی) البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ وقص سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم ہو اور حد فریضہ تک نہ پہنچے۔

باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطر کا بیان

پہلی فصل

۱۶۲۱/۱ عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجور یا جو کا ایک صاع ملت مسلمہ کے غلام آزاد مرد وعورت چھوٹے اور بڑے پر فرض فرمایا ہے اور یہ حکم دیا کہ اس کو نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ (متفق علیہ)

۱۶۲۲/۲ وعن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوٰۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط او صاعا من زبیب (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع اور تمام جنس مثلاً جو کھجوروں پنیر اور خشک انگور سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۲۳/۳ عن ابن عباس قال في آخر رمضان أخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر أو شعير أو نصف صاع من قمح على كل حر أو مملوك ذكر أو أنثى صغير أو كبير۔

(رواه أبو داود والنسائي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو فرض فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور جو ایک صاع اور گیہوں نصف صاع ہر آزاد، غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

۱۸۲۴/۴ وعنه قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر طهرة للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين۔

(رواه أبو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، بیہودہ گوئی سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۸۲۵/۵ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة ألا إن صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر أو أنثى حر أو عبد صغير أو كبير مدان من قمح أو سواه أو صاع من طعام۔

(رواه الترمذي)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا جان سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مکہ کی گلیوں میں جا کر اعلان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آزاد و غلام بڑے اور چھوٹے پر گیہوں اور اس کے علاوہ جنس پر دو مد اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔

(ترمذی)

۱۸۲۶/۶ وعن عبد الله بن ثعلبة أو ثعلبة بن عبد الله بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر أو قمح عن كل اثنين صغير أو كبير حر أو عبد ذكر أو أنثى أما غنيكم فيزكيه الله وأما فقيركم فيرد عليه أكثر مما أعطاه۔

(رواه أبو داود)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بر یا قمح شک راوی) گیہوں ہر دو افراد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیئے جائیں اس سے تمہارے مالدار کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دیتا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۷۲۷ / ۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

۱۷۲۸ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھ لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کرو اور تھوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

۱۷۲۹ / ۳ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم)

۱۷۳۰ / ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ لانیوالے سے دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ مستحق صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالتے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱ / ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد شدہ باندی) کے لیے تین خصوصیات ہیں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) انکے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا حق ولاء انکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم حضرت عائشہ کے یہاں آئے تو ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپکے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا کیا مجھے وہ ہانڈی نہیں دکھائی جس میں گوشت پک رہا ہے تو عرض کی گئی کہ ہاں لیکن ہانڈی میں وہ گوشت ہے جو جناب بریرہ کو صدقہ کیا گیا

لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو بریرہ کے لیئے اور ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

۱۷۳۲ ۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما لیتے تو اس کے بدلہ میں کچھ عنایت فرماتے تھے۔

(بخاری)

۱۷۳۳ ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کراع میں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھے دستی ہدیہ کی دی جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

۱۷۳۴ ۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور دو ایک لقمے یا دو ایک کھجوریں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر اتنی غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں معلوم کیا جا سکے وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے نہیں اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۳۵ ۹ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اِصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولیابی کے لیے بھیجا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے (ابو رافع) اس کو جواب دیا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد شمار ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱۷۳۶ ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو تندرست صحیح اور سالم الاعضا ہو۔ (احمد، نسائی لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے)

۱۴۳۷ / ۱۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ان دو افراد نے بتایا جو رسول اللہ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ میں مالدار اور تندرست شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حق نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۴۳۸ / ۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ)

حضرت عطاء بن یسار مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنیوالا (۳) تاوان کی رقم دینے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص جس کے پڑوسی کو کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر دیا ہو۔ (مالک لیکن ابوداؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس میں مسافر کا اضافہ ہے)۔

۱۴۳۹ / ۱۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکے دست مبارک پر بیعت کی پھر آپ نے طویل گفتگو فرمائی اسی دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کے مال سے کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے علاوہ کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے واضح حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے آٹھ مصرف مقرر فرمائے اگر تم بھی ان اقسام میں سے کسی میں آتے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۴۰ / ۱۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا آپنے اس کو پیا تو آپکی عجیب کیفیت ہوئی تو آپنے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو اسنے بتایا کہ میں فلاں جگہ گیا تھا وہاں محافظ صدقہ کے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے انہوں نے اونٹنیوں کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اسمیں سے تھوڑا سا برتن میں لے لیا اور یہ وہی دودھ تھا

فأدخل عمر يده فاستقاءه۔

(رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان)

یہ سن کر جناب عمر نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کردی۔

(مالک بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں

پہلی فصل

۱۴۲۱/۱ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی ضمانت لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے اس سلسلہ میں سوال کروں میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا ٹھہر جاؤ تاکہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آ جائے تاکہ ہم تمہارے لیے کچھ حکم کریں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (۱) ضمانت کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ عدد آ جائے اس کے بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جاتا رہا ہو اس کے لیے اس حد تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کردے (۳) اور وہ شخص جو فاقوں کا مارا ہوا ہو اور اس کی تین معتمدین اور عقلمند افراد شہادت دیں تو اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قواماً من عیش یا سداداً من عیش کے الفاظ فرمائے شک راوی کا ہے۔ ان کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس طرح حاصل کرکے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

۱۴۲۲/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے وہ آگ کے انگارے طلب کرتا ہے خواہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

۱۴۲۳/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب

النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۴/۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۵/۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۴۶/۶ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۷/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۸/۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بوٹی نہیں ہوگی۔

(متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو شے تو دیتا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔

(مسلم)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی لکڑی کا گٹھا رسی باندھ کر پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے جو اسکو نفس کی سخاوت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طمع کی خاطر لیتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس حریص کی طرح سے ہے جس کا شکم کبھی سیر نہیں ہوتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپکے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بلند ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کردیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی ہوگا میں اس کو تمہارے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے احتراز کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو لاپرواہی کرتا ہے تو اللہ اس کو لاپرواہ بنا دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ اسکو توفیق صبر دیتا ہے اور کسی فرد کو صبر سے بہتر اور برتر عطیہ نہیں دیا گیا۔

(متفق علیہ)

۱۴۴۹ (9) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں یہ عرض کر دیتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو اور اس کا صدقہ دیا کرو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کر لو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۴۵۰ (10) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال زخم کی طرح ہے لوگ اپنے چہروں پر زخم لگانا چاہتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے چہروں کے زخموں کو باقی رکھیں یا چاہیں تو ختم کر دیں مگر یہ کہ انسان کسی سلطان سے سوال کرے جس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۴۵۱ (11) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنی ہو اور اتنا مال رکھتا ہو جو اس کی ضروریات کو کافی ہو پھر بھی سوال کرتا ہے تو ایسا شخص اس سوال کی وجہ سے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرہ پر زخم کے نشان ہوں گے راوی کہتے ہیں یہاں سرکار نے خموش، خدوش یا کدوح میں سے کوئی لفظ استعمال فرمایا یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی زخم ہیں) اس موقعہ پر سوال کیا گیا یا رسول اللہ اس رقم کی مقدار کیا ہے جو غنی کرتی ہو تو آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۴۵۲ (12) وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ

سہل بن حنظلیہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسکو غنی کر دے اور اسکے بعد وہ سوال کرے تو وہ اس حال سے خالی نہیں کر وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے راویان حدیث میں سے جناب نفیلی

أَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا تَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

١٧٥٣/١٣ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

١٧٥٤/١٤ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

١٧٥٥/١٥ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ أَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلٰى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِيْ بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهٖ فَأَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کی اجازت نہیں تو آپ نے فرمایا اتنا کہ صبح و شام کی غذا کی کفالت کر سکے ایک اور جگہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن و رات کے لیے پیٹ بھرنے کو کافی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء ابن یسار بنی اسد کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ یا اسکے مساوی رقم کی قدر کوئی چیز ہو اور اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے تو وہ عاجزی اور گداگری کرتا ہے (جس کی ممانعت ہے) (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا غنی اور سالم الاعضاء کے لیے حلال نہیں اور نہ فقیر کے لیے مگر شدید ضرورت کے وقت اور جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر زخم ہوں گے اور وہ جہنم کے جلتے پتھر کھائے گا۔ پس جو چاہے زیادہ کھائے یا کم کھائے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار میں سے ایک صحابی سوال کرنے کے لیے آئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے کہنے لگے کہ ٹاٹ کا ایک ٹکڑا ہے جس کا ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک حصہ اوڑھتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لیکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھ میں لیکر فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ایک صاحب نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں سرکار نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا تو ایک صاحب نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں سرکار نے وہ دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لیکر ایک درہم انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا لے کر اہل خانہ کو کھلاؤ اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ کلہاڑی لائے تو سرکار نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈال کر فرمایا جاؤ اور جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرو اور میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں یہ سن کر وہ

فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ وَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)

انصاری چلے گئے اور لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح انکے پاس دس درہم اکٹھے ہو گئے تو اس میں سے کپڑا اور کھانا خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے بجائے اسکے کہ تم دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرے پر زخم کا نشان ہوتا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت ہے وہ محتاج جو حالات سے مجبور ہو گیا ہو یا بھاری قرض سے دبا ہوا ہو جسکی ادائیگی کی کوئی شکل نہ ہو یا وہ شخص جس کو خون بہا ادا کرنا ہو (ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے)۔

۱۴۵۸ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہوا اور اسنے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا تو اللہ اس کی حاجت پوری نہ کریگا اور جو اللہ سے فریاد کریگا تو اللہ اسکی حاجت روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے گا یا بعد میں اس کو دولت عطا کردے گا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۱۴۵۹ / ۱۷ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال نہ کرو اگر سوال کرنا ضروری ہو جائے تو صرف نیکو کاروں سے سوال کرو۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۴۶۰ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجاآوری کے بعد وہ مال لاکر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے رضا الٰہی کے لیے کیا تھا اور اسکا اجر اسی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا جو تم کو دیا جا رہا ہے اسکو لیلو میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب سرکار نے مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کہا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لیلو خود استعمال کرو اور صدقہ دو۔ (ابوداؤد)

۱۴۶۱ / ۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ

حضرت علی روایت کرتے ہیں مجھے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ یوم عرفات

النَّاسَ فَقَالَ أَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

یہ بھیک مانگ رہا ہے تو عمرؓ نے کہا کہ وہ آج ایسی جگہ بندوں سے مانگ رہا ہے پھر اس کو درے سے مارا۔ (رزین)

۱۶۶۲ ۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگو طمع فقر ہے۔ اور ناامیدی غنا اور مالداری ہے اور انسان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ (رزین)

۱۶۶۳ ۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا مجھ سے کون وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی بندے سے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا ایسے شخص کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں اس وقت میں جناب ثوبانؓ نے عرض کیا کہ میں سوال نہ کرونگا وعدہ کرتا ہوں اسکے بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۶۶۴ ۲۲ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر عہد لیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ کوڑا گھوڑے سے گرجائے تو اس کو اٹھانے کیلئے بھی کسی سے نہ کہوں اور اتر کر اسے لے لوں۔ (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۶۶۵ ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے مسرت ہوگی کہ میں اسکو تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کردوں اور صرف اتنا روک لوں جتنا کہ مجھے ادائے قرض کے لیے درکار ہو۔ (بخاری)

۱۶۶۶ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے خداوندا (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما۔

(متفق علیہ)

۱۷۶۷ ۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حساب خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرماتے گا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر روک کریگا جہاں تک ممکن ہو خیرات کرو۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۸ ۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابن آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۹ ۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے اور بقدر اعتدال تک خرچ کرنے میں تمہیں برا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۱۷۷۰ ۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جن کے جسم پر لوہے کی زرہیں ہیں انکے ہاتھ چھاتیوں اور گردنوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اسکے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سکڑ جاتی ہے اور اس کے حلقے اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۷۷۱ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگا اسی طرح بخل سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر اکسایا اور انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال سمجھا۔

(مسلم)

۱۷۷۲ ۸ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَّمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نکلے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کل لے آتے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۳/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو دنیا دنی کی خواہش کرو۔ فقر سے خوف رکھو۔ دولت کی اُمید رکھتے ہو اور اس وقت کے انتظار میں نہ رہو جبکہ جان گلے میں ہو اور اُس وقت یہ کہتے ہو کہ فلاں کو اتنا دیدو فلاں کو اتنا دیدو یا یہ مال اب فلاں شخص کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۴/۱۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دیوار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے خرچ کرتے ہیں اور ایسے بہت کم ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۷۵/۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور لوگوں کے قریب اور دوزخ سے دور ہے جب کہ بخیل اللہ سے دور جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور سخی جاہل اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔

(ترمذی)

۱۷۷۶/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔

(ابوداؤد)

۱۷۷۷/۱۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے ایسی ہے جیسے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا ہدیہ کر دے (احمد نسائی)

وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۱۷۷۸ ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۷۹ ۱۵ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۸۰ ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دارمی لیکن امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایک مرد مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بد خلقی۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انسان میں دو بدترین خصلتیں ہیں انتہائی بخل اور انتہائی بزدلی۔ اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۱۷۸۱ ۱۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

۱۷۸۲ ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ امہات المومنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی بیوی کی آپ سے آخرت میں سب سے پہلے ملاقات ہوگی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں یہ سن کر امہات المومنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ ناپے تو پتہ چلا کہ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ لمبے ہاتھ ہونے سے مراد صدقہ دینے میں زیادتی تھی اور ہم میں سب سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہنے والی جناب زینب تھیں جو صدقہ دینے کو بہت محبوب رکھتی تھیں (بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ سے جلد آکر ملنے والی بیوی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں اس کے بعد ہم ایک دوسرے کے ہاتھ ناپتے تھے لیکن ہم میں لمبے ہاتھ والی جناب زینب تھیں کیونکہ وہ اپنے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں)۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کروں گا وہ صدقہ دینے کیلئے چلا اور راستہ میں صدقہ کا مال ایک چور کو تھما دیا۔ صبح کو لوگوں میں چرچا تھا کہ ایک صاحب نے چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا خداوندا تیرے لیے حمد ہے چور پر صدقہ

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

۱۷۸۲/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهٗ يَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۷۸۳/۲۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتٰى

کرتے ہیں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کا مال لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دیدیا صبح کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا خداوندا تو لائق حمد ہے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا لہٰذا وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کا مال دیا ہے تو اس شخص نے کہا اے اللہ تیری حمد ہے کہ میں نے مالدار زانیہ اور چور کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو خواب میں بتایا گیا کہ تیرا چور کو صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے، اور زانیہ زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکو اللہ نے دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔

(متفق علیہ بالفاظ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اسنے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کردو اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین پر برسا بارش کا پانی جمع ہو کر ایک نالی کے ذریعے بہنے لگا اور وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا باغ میں ایک شخص بیلچا لئے پانی کے لیے راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے باغ میں موجود شخص سے معلوم کیا اے اللہ کے بندے آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہی نام ہے (جو ابر سے سنا تھا) تو اس نے کہا جناب آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کردو اور اس نے تمہارا نام لیا تھا تم اس باغ میں کیا کرتے ہو تو باغ والے نے کہا جب تم نے یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس باغ کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی اہل وعیال کے لیے رکھتا ہوں اور بقیہ ایک تہائی بیج کے طور پر رکھتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرا اندھے کو اللہ نے آزمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَکَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ کَثِیْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی

ایک فرشتہ کو بھیجا وہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسی چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور صحتمند جلد، اور چاہتا ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اسکے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسکا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص تندرست ہو گیا پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا تمہیں کونسا مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے یا اونٹ (شک راوی) مگر کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے پسند کی تھی لہذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے اسکے بعد گنجے کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے اسنے کہا کہ میرا گنجا پن دور ہو اور سر پر اچھے بال اگ آئیں۔ لہذا فرشتے نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج جاتا رہا اور سر پر عمدہ بال اگ آئے۔ پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا گائے لہذا اس کو گابھن گائے دیدی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اسکے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا چیز محبوب ہے تو اسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو بصارت واپس مل گئی۔ فرشتے نے اس سے کہا تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا بکریاں لہذا اس کو گابھن بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پہلے والے دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اسکی بکری نے بچے دیئے اسطرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اسکا اونٹوں سے جنگل بھر گیا تو اس کا گایوں سے اور اندھے کا بکریوں سے۔ آپ نے فرمایا کہ فرشتے نے آکر پہلے تو کوڑھی سے اس کی ہیئت میں آکر کہا کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خدا کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور اونٹ دیئے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو اسنے جواب دیا کہ ذمہ داریاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث ہوا ہوں یہ سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے

الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کے بعد فرشتہ گنجا بن کر اس گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی ویسی ہی گفتگو کی تو اس نے بھی اسی طرح واپس لوٹا دیا جس طرح کوڑھی نے لوٹایا تھا اس سے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس نابینا بن کر آیا اور اس سے کہا کہ میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہو گیا اب منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کی آنکھوں میں روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں تو اس سابقہ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا امتحان لینے آیا تھا تم سے اللہ راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۴۸۳/۲۱ وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے اور میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو (احمد، ابو داؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۱۴۸۴/۲۲ وَعَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهٗ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهٗ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ میں بھیجا گیا چونکہ رسول خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہٰذا انہوں نے خادمہ سے کہا کہ اس کو رکھ دو شاید رسول خدا گوشت تناول کریں۔ خادمہ نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا۔ اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر صدا دی صدقہ دو، اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی علیہ السلام جب حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے کچھ ہے تو انہوں نے کہا، جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جا کر گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اور دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا

فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۴۸۷/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۸/۲۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقٍ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۹/۲۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ۔

۱۴۹۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔

(بیہقی فی دلائل النبوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا عبدالرحمان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے مال چھوڑا ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے خوف کی بات نہیں اس موقعہ پر جناب ابوذر نے حضرت کعب کو ڈنڈا مار کر کہا میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپنے فرمایا کہ اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے تو میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اسکو خرچ کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس میں سے چھ اوقیہ بھی باقی رہ جائے اے عثمان م میں آپ سے اللہ کے واسطے معلوم کرتا ہوں یہ فقرہ جناب ابوذر نے تین مرتبہ فرمایا کیا آپنے بھی سنا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا ہاں (احمد)

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول خدا کی امامت میں مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ جلدی سے مصلے سے اٹھے اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے امہات المومنین میں سے کسی کے حجرہ میں گئے اور فوراً ہی واپس تشریف لائے تو صحابہ آپکے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اسوقت آپنے فرمایا مجھے یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل خیر سے روکے رکھے لہذا میں نے اسکو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری) لیکن انہیں کی ایک روایت میں اسطرح ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں ر رکھا رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں ان کے میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

لیکن آپ کی علالت کی وجہ سے بھول گئی۔ پھر رسول خدا نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات دینار کا کیا کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپکی علالت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی۔ لہٰذا آپ نے انکو منگایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (علیہ السلام) نے یہ گمان بھی نہیں کیا کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے اور اُس کے پاس یہ دینار ہوں۔ (احمد)

۱۴۹۱/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا حضرت بلال کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھڑی دیکھ کر دریافت کیا اے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں جمع کی ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی حرارت اور تپش دیکھو۔ اے بلال ان کو خرچ کر دو اور صاحب عرش سے فاقہ کشی کا خوف نہ کرو۔

۱۴۹۲/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت کا ایک درخت ہے سخی اس کی شاخیں پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی اسی طرح بخل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے پس جو بخیل ہوتا ہے وہ ان شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اسکو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گی۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

۱۴۹۳/۲۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں کرتی۔ (رزین)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت

پہلی فصل

۱۴۹۴/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی اور داہنے ہاتھ سے دیئے ہوئے کو ہی قبول کرتا ہے۔

يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچہ) کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۹۵ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِّلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندہ کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹۶ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اشیاء میں سے دو چیزوں کا خرچ کرتا ہے تو اس کو جنت کے سب ہی دروازوں سے بلایا جائے گا نمازی کو نماز کے دروازے سے۔ مجاہد کو جہاد کے دروازے سے۔ صدقہ دینے والے کو صدقہ والے دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقعہ پر جناب ابوبکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

(متفق علیہ)

۱۸۹۷ / ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جنازہ میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا نے پھر سوال کیا غریب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے سرکار نے پھر سوال کیا مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقعہ پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۱۸۹۸ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی چیز کو حقیر

يُجَاوِرُهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۹۹/۶ وَعَنْ جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۰/۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۱/۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۲/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۳/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ

کھلے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرات جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا کسی ضرورتمند اور غمگین کی مدد اور تسلی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا نیکی کا حکم کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا آپ برائی سے رکا رہے اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اکبر کہے الحمدللہ کہے۔ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کانٹا یا ہڈی ہٹا دے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر ایس

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۴ ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَہْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْہَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَہَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ فِیْہَا وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَہَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۵ ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَۃُ اللِّقْحَۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً وَّالشَّاۃُ الصَّفِیُّ مِنْحَۃً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۸۰۶ ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔

۱۸۰۷ ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِاِمْرَاَۃٍ مُّوْمِسَۃٍ مَّرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَّلْہَثُ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّہَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِہَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَہَا بِذٰلِکَ قِیْلَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَہَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَّطْبَۃٍ اَجْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی جان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی تکمیل کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہوگا۔ اس طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہوگا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے۔ زیادہ دودھ والی بکری جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر کر دودھ دے کسی کو عاریت دینا صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پرندہ یا چرندہ فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (متفق علیہ لیکن مسلم کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے اس میں ہے جو چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا ہانپ رہا تھا یہ دیکھ کر اس عورت نے اپنا موزہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھی اور (کنوئیں سے) پانی نکالا اور اسکو پلایا اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی اس موقع پر صحابہ نے دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (متفق علیہ)

۱۸۰۸/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرات ابن عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کے بند رکھنے کی وجہ سے عذاب کیا گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مرگئی تھی اور وہ عورت نہ تو اسکو غذا دیتی تھی۔ اور نہ اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زمینی جانوروں سے اپنی غذا حاصل کرلیتی (متفق علیہ)

۱۸۰۹/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گزر ایسے درخت پر ہوا جس کی شاخ لٹکی ہوئی تھی اور راستہ روکتی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹادوں گا تاکہ اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنت کا سبب بنا۔ (متفق علیہ)

۱۸۱۰/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں آزادی سے گھومتا تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱/۱۸ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اتَّقُوا النَّارَ فِي بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوبرزہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یانبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے فائدہ پہنچے تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹادو۔ (مسلم صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب عدی بن حاتم کی روایت جو اتقوا النار سے شروع ہوتی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوۃ میں ذکر کریں گے)

دوسری فصل

۱۸۱۲/۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپکے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کرلیا کہ یہ چہرہ (خاکم بدہن) کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا اسوقت آپ نے سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو! اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام۔ (رواه الترمذي وابن ماجة)

۱۸۱۴/۲۱ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء۔ (رواه الترمذي)

۱۸۱۵/۲۲ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك۔ (رواه احمد والترمذي)

۱۸۱۶/۲۳ وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الرديء البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من دلوك في دلو اخيك لك صدقة (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۱۸۱۷/۲۴ وعن سعد بن عبادة قال يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاي الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد۔ (رواه ابو داود والنسائي)

۱۸۱۸/۲۵ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم كسا مسلما ثوبا على عري كساه الله من خضر الجنة وايما مسلم اطعم مسلما على جوع اطعمه الله من ثمار الجنة وايما مسلم سقى مسلما على ظما سقاه الله من الرحيق المختوم۔ (رواه ابو داود والترمذي)

رحمٰن کی عبادت کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا صدقہ ہے اسی طرح [illegible] بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا صدقہ ہے تمہارا نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے صدقہ کے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور ہڈی ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہو گیا ان کے لئے کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہٰذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور اس کو ام سعد کے نام سے موسوم کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوکے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے پیاسے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) مہر لگی شراب سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ نیکی یہی نہیں کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب پھیرا جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی میں نے پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جسکو منع کرنا جائز نہیں آپ نے فرمایا نمک میں نے پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ وَّمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھالیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(دارمی)

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو عاریتاً دودھ کا جانور یا چاندی (قرض) دی یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ

حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اسکے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مُردوں کیلئے ہے تم السلام علیک کہو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جسکو مصیبت میں پکارنے سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر خشک سالی سے واسطہ ہوتا ہے تو اس سے رجوع ہونے پر بارش ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تمہاری سواری گم ہو جائے تو اسکو پکارو وہ سواری کو واپس کر دیگا اسوقت میں نے

قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ)

۱۸۲۴ ۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

۱۸۲۵ ۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ.

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶ ۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۱۸۲۷ ۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو نبی علیہ السلام نے اسوقت فرمایا نیکی کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیکی ہے اور اپنی تہبند (پاجامہ) کو نصف پنڈلی تک اٹھاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھو اور تم پاجامہ کو لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلائے تو تم اسکی اس غلطی پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا (ابوداؤد) اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور دوسری روایت کے مطابق اسطرح ہے کہ دوسروں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں اجر ملے گا اور اس پر وبال ہوگا)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول خدا نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا بچا تو انہوں نے فرمایا صرف شانہ باقی رہا ہے تب سرکار نے فرمایا سوائے شانے کے سب کچھ بچا ہے (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہنانے والا حفظ و امن میں رہے گا۔ (احمد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ایک تو وہ جو رات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کرتا ہے اور دوسرا وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ کر کے چھپاتا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اور تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھی میدان جنگ سے بھاگ گئے لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر ڈٹا رہا (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرنے والے ہیں)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک قوم کے پاس آ کر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں کی آپس کی قرابت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائل کو کچھ نہیں دیتی

يُعْطِيْهِ إِلَّا اللهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمِثْلُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالثَّلَاثَةُ يُبْغِضُهُمْ)

۱۸۲۸/۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ۔

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے آگر اس سائل کے سوال کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جس کا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا کسی اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک قافلہ کے ساتھ مصروف سفر ہے اور رات کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب غلبہ نہیں ہوتا پھر جب لیٹتے ہیں تو سب تو محو خواب ہوتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں تضرع و زاری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے جو دشمن کے مقابلہ پر لشکر میں ہے لیکن لشکر کو ہزیمت ہوئی سب بھاگ گئے لیکن یہ تنہا ہی دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ گیا یہاں تک کہ کامیابی حاصل کی یا موت سے ہمکنار ہوا اور وہ تین جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار (ترمذی، نسائی) لیکن صاحب نسائی نے مبغوض لوگوں کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کناروں پر ٹھونک دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب ہوئے اور انہوں نے رب سے سوال کیا خداوندا کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ قوت والی ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں آگ ہے فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوندا! کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے۔ فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔ فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب معاذ سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۸۲۹/۳۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے جوڑا دو دو چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اس کو اپنے پاس کی نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

قُلْتُ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

کہ یہ کس طرح ہوگا تو سرکار دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں۔ (نسائی)

۱۸۳۰/۳۷ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی علیہ السلام کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرتا ہوگا۔ (احمد)

۱۸۳۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ. قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَالِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر کھانے میں دریا دلی کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو کھانے میں فراخی عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں ہم نے اس پر عمل کیا اور تجربہ کیا تو ہم نے ایسا ہی پایا (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ ابو سعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

۱۸۳۲/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ملتا ہے تو آپ نے فرمایا دو نا در دو نا اور اللہ تعالے کے یہاں اس سے زیادہ بھی ہے۔ (احمد)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۳۳/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهُ)

حضرات ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (بخاری اور امام مسلم نے صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)

۱۸۳۴/۲ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور امید اجر کی رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بمنزلہ صدقہ کے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۳۵ (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۳۶ (۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۳۷ (۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۳۸ (۶) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر وثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجروثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے اور بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستہ میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو اور جو کچھ بھی خرچ کروگی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگرچہ اپنے زیوروں ہی سے زینب کہتی ہیں یہ سن کر میں گھر آئی اور اپنے شوہر جناب عبداللہ بن مسعود سے کہا آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جائیں اور نبی علیہ السلام سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی ہے کہ میں آپ کے اوپر خرچ کروں ورنہ میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرو چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ بلال ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی علیہ السلام سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا ہمارے لیے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان یتیموں پر جو ہماری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہمارا نام نہ بتانا چنانچہ جناب بلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زینب ہیں تو سرکار دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زینب جناب بلال نے فرمایا عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ تب آپ نے فرمایا ان کے لیے دو اجر ہیں ایک اجر قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔

(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۸۳۹ / ۷ وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب تھا۔

(متفق علیہ)

۱۸۴۰ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

۱۸۴۱ / ۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۸۴۲ / ۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم سرمایہ والے کا کار خیر میں کوشش کرنا اور کار خیر میں اس سے ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۱۸۴۳ / ۱۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۸۴۴ / ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ
قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي
آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ
أَنْتَ أَعْلَمُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۲۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ
بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ
رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا أَلَا
أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي
بِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۶/۱۴ وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ مَعْنَاهُ)

۱۸۲۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ
وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ
وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ
تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ
قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۸۲۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو سائل نے کہا کہ دو دینار کے علاوہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ تین سے ایک اور زیادہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کر یہ سن کر اس نے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب سرکار نے فرمایا اب تمہیں اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابوداؤد نسائی)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اور اسکے بعد دوسرا بہتر شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر گوشہ عافیت اختیار کرتا ہے اور اسپر جو حقوق اللہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اور میں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سے بدترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اسکو نہ دے (ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت ام بجید روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک، نسائی، ترمذی، اور ابوداؤد نے مفہوم حدیث کو روایت کیا ہے)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو، اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اس کو پورا کر دو اور جو اللہ کے لیے تم کو بلائے تو اس کو قبول کرو، اور جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو، اور اگر بدلہ دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۸۲۹/۱۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں جناب طلحہ کے پاس سب سے

الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِيْ إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

زیادہ کھجوریں ہوتی تھیں اور جائیدادوں میں انہیں سب سے زیادہ بیرحاء والا باغ جو مسجد نبوی کے عین مقابل تھا بہت محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر اس باغ میں جا کر اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء والا باغ سب سے زیادہ پسند ہے لہٰذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا شاباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو تم نے کہا ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اس کے بعد ابو طلحہ نے اس کو اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(متفق علیہ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[18] أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔

(بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَّالِ زَوْجِهَا

خاوند کے مال سے بیوی کا خرچ

پہلی فصل

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ پر خرچ کرتی ہے اور فضول خرچی نہیں کرتی تو اسکو خرچ کے مطابق اجر ملتا ہے اور اسکے شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی وجہ سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا ہے (متفق علیہ)

۱۸۵۲/۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت مصرف خیر میں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۵۳/۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ اتنا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کہا جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۵۴/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناگہانی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۵۵/۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

۱۸۵۶/۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک طویل قامت خاتون نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے اموال میں سے کیا (خرچ کرنا) حلال ہے تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھا بھی اور ہدیہ بھی دو۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

١٨٥٧ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَالِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب عمیر مولیٰ ابی اللحم کے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے آقا نے کہا کہ میں ان کے لیے گوشت پکاؤں اسی دوران ایک فقیر آیا تو میں نے اس کو اس میں سے دیدیا میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا میں نے آکر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کیوں مارا تو انھوں نے کہا کہ یہ بغیر میری اجازت کے میرا کھانا دیدیتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں اسطرح ہے کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں صدقہ کر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا (مسلم)

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

١٨٥٨ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ [illegible] فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دیا لیکن وہ شخص اسکی حفاظت نہ کر سکا تو آپ نے اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو سستے داموں بیچ ڈالیگا لہٰذا میں نے رسول خدا سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدو چاہے وہ ایک درہم کا ہی دے کیونکہ اپنے کئے ہوئے صدقہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

١٨٥٩ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت ایک خاتون آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی لیکن ان کا انتقال ہو گیا تو سرکار نے فرمایا تمہارے لیے اجر واجب ہو گیا اور انکی موت نے تم پر میراث واپس کر دی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے واجب تھے کیا میں انکی طرف سے روزے رکھوں آپ نے فرمایا رکھ لو اس خاتون نے پھر کہا انھوں نے حج بھی نہیں کیا تھا

قط أفأحج عنها قال نعم حجي عنها۔

(رواه مسلم)

کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

كتاب الصوم

روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۶۰ ۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل رمضان فتحت أبواب السماء وفي رواية فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين وفي رواية فتحت أبواب الرحمة۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۸۶۱ ۲ وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية أبواب منها باب يسمى الريان لا يدخله إلا الصائمون۔

(متفق عليه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

(متفق علیہ)

۱۸۶۲ ۳ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(متفق علیہ)

۱۸۶۳ ۴ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر أمثالها إلى سبع مائة ضعف قال الله تعالى إلا الصوم فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من أجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک کر دیا جاتا ہے ماسوا روزہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں ایک خوشی اسکو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار

الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ فحش بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو گالی دے تو اس کو چاہئے کہ گالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنّ کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے بھلائی کو طلب کرنے والے آگے بڑھ اور برائی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ۔ احمد نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ تم پر اس مہینہ کے روزے فرض فرمائے (اس ماہ میں) آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد، نسائی)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا خداوندا میں نے اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا تھا خدا! اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ قرآن کریم کہے گا میں نے اسکو رات میں سونے سے روکے رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اللہ ان دونوں کے

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

۱۸۶۷/۸ وعن أنس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا الشهر قد حضركم وفيه ليلة خير من ألف شهر من حرمها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرها إلا كل محروم۔ (رواه ابن ماجة)

۱۸۶۸/۹ وعن سلمان الفارسي قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر يوم من شعبان فقال يا أيها الناس قد أظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من ألف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن أدى فريضة فيما سواه ومن أدى فريضة فيه كان كمن أدى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينتقص من أجره شيء قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطي الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن أو تمرة أو شربة من ماء ومن أشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له وأعتقه من النار۔

۱۸۶۹/۱۰ وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل شهر رمضان أطلق

شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو رسول خدا نے فرمایا بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرکار دوعالم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جو ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو نفل مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستر فرض ادا کیے یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے یہ غمخواری کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کروانے کا سبب ہے۔ افطار کرانے والے کے لیے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا۔ جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو دخول جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت کا درمیانی حصہ مغفرت کا اور آخری حصہ نار دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نار دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب ماہ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل

كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ۔

۱۸۷۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ[11] إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۱۸۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ[12] قَالَ يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت کو ابتدائے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حُور عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں خداوندا اپنے بندوں میں ہمیں ایسے خاوند عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں (مذکورہ بالا تینوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ چاند دیکھنے کا بیان

پہلی فصل

۱۸۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۷۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[3] إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو اسی طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابر آلود ہو تو اندازہ کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ایسی قوم ہیں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے مہینہ اسطرح

الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد عقد انامل کے طریقہ پر بتاتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انتیس دن کا اور ایک تیس دن کا۔ (متفق علیہ)

1875/4 وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کبھی ناقص یا ناکمل نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

1876/5 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کر سکتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

1877/6 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے نہ رکھو۔ (دارمی)۔

1878/7 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے معینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان سے کرو۔ (ترمذی)

1879/8 وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

1880/9 وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شک والے دن (یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

١٨٨١ (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی علیہ السلام نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! تب نبی علیہ السلام نے جناب بلال سے فرمایا کل کے روزہ کا اعلان کردو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ دارمی)۔

١٨٨٢ (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے چاند دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

تیسری فصل

١٨٨٣ (١٢) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے اتنا کسی مہینہ کی تاریخوں کا اہتمام نہ فرماتے رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر تیس کو ابر ہوتا تو تیس دن پورے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

١٨٨٤ (١٣) وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالبختری روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے جب ہم بطن نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا اس وقت بعض آدمی کہنے لگے کہ یہ تین رات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ لہٰذا ہم نے جناب ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین رات کا چاند ہے

بعض کہتے ہیں دو رات کا۔ جناب ابن عباس نے دریافت کیا کہ تم نے چاند کب دیکھا - - - - - - - ہم نے بتایا فلاں رات کو دیکھا تھا۔ اس وقت جناب ابن عباس نے فرمایا رسول خدا نے چاند دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے اور وہ اسی رات کا ہے جب تم نے دیکھا ایک اور روایت میں جناب ابوالبختری نے اس طرح نقل کیا ہے کہ ہم نے ذات عرق میں دیکھا تو ہم نے معلومات کیلئے جناب ابن عباس کے پاس ایک شخص کو بھیجا تو اس شخص

ہوئے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ رسول خدا نے اس کے دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے لیکن جب ابر تمہیں چاند نظر آنے نہ دے تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

۱۸۸۵ / ۱ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسحروا فان في السحور بركة۔

(متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۶ / ۲ وعن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر۔

(رواه مسلم)

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(مسلم)

۱۸۸۷ / ۳ وعن سهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر۔

(متفق عليه)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۸ / ۴ وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم۔

(متفق عليه)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرلے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۹ / ۵ وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال في الصوم فقال له رجل انك تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلي اني ابيت يطعمني ربي ويسقيني۔

(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (لگاتار روزوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب سرکار دوعالم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۹۰ / ۶ عن حفصة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له۔ رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي وقال ابو داود وقفه على حفصة معمر و

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی، لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر، زبیدی ابن عیینہ یونس ایلی سب نے اس حدیث کو

الزبيدي وابن عيينة ويونس الأيلي كلهم عن الزهري۔

۱۸۹۰/۷ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمع النداء أحدكم والإناء في يده فلا يضعه حتى يقضي حاجته منه۔

(رواه أبو داود)

۱۸۹۱/۸ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى أحب عبادي إلي أعجلهم فطرا۔ (رواه الترمذي)

۱۸۹۲/۹ وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر فإنه بركة فإن لم يجد فليفطر على ماء فإنه طهور۔ (رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فإنه بركة غير الترمذي) في رواية أخرى

۱۸۹۳/۱۰ وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل أن يصلي على رطبات فإن لم تكن رطبات فتميرات فإن لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء۔

(رواه الترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب)

۱۸۹۴/۱۱ وعن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما أو جهز غازيا فله مثل أجره۔

(رواه البيهقي في شعب الإيمان ومحيي السنة في شرح السنة وقال صحيح)

۱۸۹۵/۱۲ وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله تعالى۔ (رواه أبو داود)

ام المومنین حضرت حفصہ تک موقوف کیا ہے۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرلے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں سے ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، لیکن برکت کا لفظ صرف صاحب ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ملتیں تو خشک کھجور (چھوارہ) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی موجود نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابوداؤد و صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو سامان جنگ دیا تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا (جتنا کہ ان دونوں کو (بیہقی در شعب الایمان اور محی السنۃ نے شرح السنہ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے پیاس جاتی رہی رگیں تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگیا۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
۱۳
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذ بن زہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے (دعا) اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔ (اسے ابوداؤد نے مرسلاً روایت کیا۔

تیسری فصل

۱۸۹۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۱۴
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۸۹۸ وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ
۱۵
عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوعطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے) ام المومنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں عجلت کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسولِ خدا کا عمل بھی یہی تھا۔

(مسلم)

۱۸۹۹ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِيْ
۱۶
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابوداؤد، نسائی)

۱۹۰۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۷
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔

(ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱ ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے (بخاری)

۱۹۰۲ ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تقبیل بھی فرماتے اور ملاست بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۳ ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت احتلام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۴ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی اور روزہ کی حالت میں بھی پچھنے لگوائے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۵ ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہئے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۶ ۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس وقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی ہے۔ سرکار نے فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا دو مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہو کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بیٹھے رہے ہم بھی وہیں حاضر ہے اسی دوران نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے یہ سن کر رسول خدا اس طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۰۷ ۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کے ساتھ تقبیل فرماتے اور ان کی زبان بھی چوس لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۹۰۸ ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ فَاِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ ملامست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمادیا کیونکہ جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)

۱۹۰۹ ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطراری طور پر قے آجائے تو اسپر قضا لازم نہیں اور جو شخص خود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

۱۹۱۰ ۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ

حضرت معدان بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق میں نے جناب ابوالدرداء سے سنا ہے کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں قے ہوئی تو آپ نے روزہ افطار کرلیا راوی کہتے ہیں میری ملاقات جناب ثوبان سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی تو میں نے ان سے

إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

1911/11 وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

1912/12 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِيْ أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

1913/13 وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

1914/14 وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ)

1915/15 وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

کہا کہ جناب ابوالدرداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خدا نے قے کی اور روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے درست فرمایا میں نے ہی علیہ السلام کو وضو کرایا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا لوں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے)

صحابہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا یا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (مالک، ابوداؤد)

حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگوا رہا تھا یہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کے روزے ٹوٹ گئے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ شیخ الاسلام محی السنہ نے فرمایا کہ جو لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور لگوانے والا دونوں افطار کے در پے ہوتے ہیں سینگی لگوانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے اور لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیٹ میں چلا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر روزے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، اور امام بخاری نے اس حدیث کو مقدمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوالمطوس

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا أَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے)

۱۹۱۶ ۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ إِلَّا الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ إِلَّا السَّهَرُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ملتا (دارمی اور لقیط میں صبرہ کی حدیث وضو کی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۹۱۷ ۱۷ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا لگوانے قے آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۸ ۱۸ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سینگی لگوانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف کمزوری کی وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۹ ۱۹ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سینگی لگواتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا تھا اور رات کو سینگی لگواتے تھے۔

۱۹۲۰ ۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهٗ أَنْ يَزْدَرِدَ رِيْقَهٗ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ إِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کے لیے منہ میں پانی لیکر پھینک دے تو یہ عمل اسکے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس بقیہ پانی کو نگل دے اسی طرح روزہ کی حالت میں مصطگی نہ چبائے اور اگر اسکا لعاب نگل لے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ افطار کرے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا ہے۔ (امام بخاری نے مقدمۃ الباب میں نقل کیا ہے)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی جو کثرت سے روزہ رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو رکھو اور چاہو افطار کرو۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۲ ۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہم میں بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا روزہ رکھنے والوں نے نہ رکھنے والوں پر اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی اعتراض کیا۔ (مسلم)

۱۹۲۳ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ اژدہام دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں (متفق علیہ)

۱۹۲۴ ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُونَ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے روزے تھے بعض کے نہیں ایک گرمی کے دن جب ہم نے پڑاؤ کیا تو روزہ دار گر پڑے اور روزہ نہ رکھنے والے کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہی خیمے لگائے سواریوں کو پانی پلایا اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۵ ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ عسفان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ افطار کر لیا۔ پھر آپ مکہ آ گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے لہٰذا جو چاہے روزہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رکھے اور جو چاہے افطار کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد افطار کیا)

دوسری فصل

۱۹۲۶/۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف نماز معاف فرما دی مسافر، حاملہ عورت اور بچہ کو دودھ پلانے والی کے لیے روزہ کو معاف کر دیا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۹۲۷/۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ إِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَدْرَكَهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۹۲۸/۸ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب کراع الغمیم تک پہنچے تو صحابہ نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ گنہگار ہیں۔ (مسلم)

۱۹۲۹/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مقیم کے لیے روزہ نہ رکھنا۔

(ابن ماجہ)

۱۹۳۰/۱۰ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں کیا مجھے گناہ ہوگا تو نبی علیہ السلام نے

فمن أخذ بها فحسن ومن أحب أن يصوم فلا جناح عليه۔ (رواه مسلم)

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت یعنی اجازت ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو محبوب رکھتا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزہ کی قضا کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۱ ۱ عن عائشة قالت كان يكون علي الصوم من رمضان فما أستطيع أن أقضي إلا في شعبان قال يحيى بن سعيد تعني الشغل من النبي أو بالنبي صلى الله عليه وسلم۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں صرف شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲ ۲ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه ولا تأذن في بيته إلا بإذنه۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی کو شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے۔ (مسلم)

۱۹۳۳ ۳ وعن معاذة العدوية أنها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلاة قالت عائشة كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة۔ (رواه مسلم)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزہ کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

۱۹۳۴ ۴ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صوم صام عنه وليه۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۳۵ ۵ عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام شهر رمضان فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين۔ (رواه الترمذي وقال والصحيح أنه موقوف على ابن عمر)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

تیسری فصل

۱۹۳۶/۶ عن مالک بلغہ ان ابن عمر کان یسأل ھل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد۔

(رواہ فی الموطا)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفل روزوں کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۷/۱ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شھر اکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایۃ قالت کان یصوم شعبان کلہ وکان یصوم شعبان الا قلیلا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور اگر افطار کرتے یعنی روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال ہونے لگتا کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے آپ کو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اسی طرح شعبان کے مہینے میں سب سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینہ میں کم ہی کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۸/۲ وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ۔

(رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورے مہینے روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل بحق ہوئے۔ (مسلم)

۱۹۳۹/۳ وعن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سألہ او سأل رجلا وعمران یسمع فقال یا ابا فلان اما صمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین۔

(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یا تو میں نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے کسی سے فرمایا اے فلاں کے بیٹے کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لینا۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۰/۴ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے ہیں

اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

اور فرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی نماز ہے۔ (مسلم)

۱۹۳۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَہٗ عَلٰی غَیْرِہٖ اِلَّا ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَھٰذَا الشَّھْرَ یَعْنِیْ شَھْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشورا کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲/۶ وَعَنْہُ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس دن کی تو یہود ونصاریٰ عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

۱۹۳۳/۷ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَھَا یَوْمَ عَرَفَۃَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ ھُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَھُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِہٖ بِعَرَفَۃَ فَشَرِبَہٗ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ یوم العرفہ کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارہ میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ ہے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا آپ اسوقت میدان عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۴/۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:- کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

۱۹۳۵/۹ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ غَضَبَہٗ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ یُرَدِّدُ ھٰذَا الْکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ

حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اسکی بات سے اسوقت آپکے چہرہ پر غصے کے آثار نمودار ہوئے جب حضرت عمر نے حضور کے انداز کو دیکھا تو فوراً یہ کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کی وہ بار بار تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپکا غصہ دور ہو گیا تب جناب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سارے سال روزہ رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ تو اسنے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسنے روزہ بھی نہیں رکھا اور افطار بھی نہیں کیا۔ پھر راوی

ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّ
يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ
كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ
اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ
فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَ
السَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۶/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ
اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۷/۱۱ وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ
اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ
اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُّبَالِیْ مِنْ
اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۸/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۹/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۰/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِیْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے۔ حضرت عمرؓ نے پھر معلوم کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے آپ نے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اسکی طاقت مل جاتی۔ اسکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے (پورے مہینے کے) یہ سارے سال کے روزوں کے برابر ہیں اور یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ اس کی وجہ سے ایک سال پہلے اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں امید ہے کہ اسکی وجہ سے سال گزشتہ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی آئی۔ (مسلم)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دوبارہ سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپ یہ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن کون سے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی ممانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔

(متفق علیہ)

۱۹۵۱/۱۵ وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۲/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۳/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۴/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۵/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اس سے بعد والے دن کا بھی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب ہائے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔ اور دنوں میں روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے معمولات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور ہر مہینے کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور ایک ماہ میں قرآن پڑھ کر ختم کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو صوم داؤد ہیں یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۵۶ / ۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی، نسائی)

۱۹۵۷ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔

(ترمذی)

۱۹۵۸ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تم روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی، نسائی)

۱۹۵۹ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔

۱۹۶۰ / ۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

۱۹۶۱ / ۲۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۹۶۲ / ۲۶ وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی اور نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (شوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

اَلدَّهْرَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اگر ان دونوں میں تم نے روزے رکھے گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

1963/27 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نو ذی الحجہ کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

1964/28 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن جناب صماء سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن روزہ مت رکھو اگر تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی ہی مل جائے تو اس کو چبالو۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

1965/29 وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

1966/30 وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ۔

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر محنت و مشقت کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جناب ابوہریرہ کی حدیث مامن ایام احب الی اللہ والی قربانی کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

1967/31 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام نے شکر الٰہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ نے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

۱۹۶۸ / ۳۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ اَکْثَرَ مَا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ وَیَقُوْلُ اِنَّھُمَا یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَھُمْ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

۱۹۶۹ / ۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَحُثُّنَا عَلَیْہِ وَیَتَعَاھَدُنَا عِنْدَہٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا عَنْہُ وَلَمْ یَتَعَاھَدْنَا عِنْدَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے ترغیب دلاتے اور ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۷۰ / ۳۴ وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔
(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ چار عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے، عاشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (نو دن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت نماز کی ادائیگی۔ (نسائی)

۱۹۷۱ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔
(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کبھی افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

۱۹۷۲ / ۳۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ زَکٰوۃٌ وَزَکٰوۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔
(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
(ابن ماجہ)

۱۹۷۳ / ۳۷ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰہُ فِیْھِمَا لِکُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا ھَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْھُمَا حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوئے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو اس وقت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں۔ (احمد و ابن ماجہ)

۱۹۷۴ / ۳۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے

جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کوا اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (احمد، اور بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۷۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّيْ إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد) پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں حیس ہدیہ میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ کی حالت میں کی تھی اس کے بعد آپ نے حیس کھایا۔ (مسلم)

۱۹۷۶/۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَإِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور گھی کو اس کی مشک میں واپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ نے مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل) نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے ام سلیم اور ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ (بخاری)

۱۹۷۷/۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو بلانے والے کیلئے دعا برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

دوسری فصل

۱۹۷۸/۴ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

۱۹۷۹ ۵ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

۱۹۸۰ ۶ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ إِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

جب کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو خادمہ ایک برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن جناب ام ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اسکے بعد کہنے لگیں یا رسول اللہ میں نے تو افطار کر لیا حالانکہ میں تو روزہ سے تھی۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا یہ روزہ قضا کا تھا ام ہانی نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں ام ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ کو مکمل کرے یا افطار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزے سے تھیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھا لیا اس پر جناب حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھا لیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بعد کو اسکی قضا کر لینا (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حفاظ حدیث کی ایک جماعت کے حوالہ سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل نے حضرت عروہ اور ام المومنین حضرت عائشہ کے حوالہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کیلئے کھانا منگا لیا نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اسکے لئے انکے فارغ ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۱۹۸۱ ۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رسول خدا

صلى الله عليه وسلم يتغدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغداء يا بلال قال إني صائم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نأكل رزقنا وفضل رزق بلال في الجنة أشعرت يا بلال أن الصائم تسبح عظامه ويستغفر له الملائكة ما أكل عنده۔

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ تو جناب بلال نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال تمہیں معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح میں مصروف رہتی ہیں، اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔

(شعب الایمان)

باب ليلة القدر

شب قدر کا بیان

پہلی فصل

١٩٨٢ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان۔
١

(رواه البخاري)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

١٩٨٣ وعن ابن عمر قال إن رجالا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أروا ليلة القدر في المنام في السبع الأواخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرى رؤياكم قد تواطأت في السبع الأواخر فمن كان متحريها فليتحرها في السبع الأواخر۔
٢

(متفق عليه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔ اس سلسلہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے خوابوں میں مماثلت دیکھتا ہوں تم میں سے شب قدر کا متلاشی شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

١٩٨٤ وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال التمسوها في العشر الأواخر من رمضان ليلة القدر في تاسعة تبقى في سابعة تبقى في خامسة تبقى۔
٣

(رواه البخاري)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (خصوصیت کے ساتھ) پچیسویں، ستائیسویں، اور انتیسویں راتوں میں۔

(بخاری)

١٩٨٥ وعن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتكف العشر الأول من رمضان ثم اعتكف العشر الأوسط في قبة تركية ثم أطلع رأسه فقال إني اعتكفت العشر الأول ألتمس هذه
٤

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر درمیانے عشرہ کا اعتکاف چھوٹے خیمہ میں کیا اس اعتکاف کے دوران سر مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا تو میں لیلۃ القدر کو

اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۶ ۵ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۷ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۸ ۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ نے آ کر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اب جو میری سنت کے اتباع میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گیلی کیچڑ جیسی زمین میں سجدہ کر رہا ہوں لہٰذا تم لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کیچڑ ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ امام مسلم کی روایت میں صرف عشرہ اواخر تک کا ذکر ہے اور کل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے اور جناب عبداللہ بن انیس کی روایت میں یہ مذکورہ تیئسویں رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زر ابن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپکے بھائی جناب عبداللہ ابن مسعود یہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزانہ شب بیداری کرتا ہو وہ لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا ہے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بھی آخری عشرہ میں اور ستائیسویں شب کو ہے تو لوگ صرف اسی رات کو عبادت کریں گے پھر جناب ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ ستائیسویں شب ہے راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ اے ابو المنذر اتنے یقین سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کی وجہ سے یا نشانی کی وجہ سے (شک راوی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اس دن سورج اسطرح طلوع ہوتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کر باندھ لیتے اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

1989 8 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑھو۔ (احمد، ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

1990 9 وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں یا ستائیسویں، انتیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

1991 10 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابو اسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوفاً روایت کیا)

1992 11 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُوْنُ فِيْهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک رات بتا دیں تا کہ اس رات میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیئیسویں تاریخ کو مسجد میں آیا کرو۔ (راوی کہتے ہیں) جب جناب عبداللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پاتے اور اس [illegible] (ابوداؤد)

تیسری فصل

1993 12 عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حجرہ سے باہر

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۵ ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِىْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِىْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِىْ عَبِيْدِىْ وَاِمَائِىْ قَضَوْا فَرِيْضَتِىْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وَكَرَمِىْ وَعُلُوِّىْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِىْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں کے جھگڑے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب ممکن ہے کہ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو لہٰذا اب اس کو پچیسویں یا ستائیسویں اور انتیسویں میں تلاش کرو

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبریل ملائکہ کے جلو میں آتے ہیں اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے فخر و ناز سے فرماتا ہے اے فرشتو اس مزدور کے لیے کیا ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اسکا صلہ پوری مزدوری ہے جو اسکو ادا کی جائے، تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور بندیوں نے اپنے اوپر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے پکارتے اور دعا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور علو مرتبت کی قسم میں انکی دعا قبول کروں گا اسوقت اللہ فرماتا ہے واپس ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے، اس بات کو نقل کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

پہلی فصل

۱۹۹۶ ۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۹۷ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِىْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِىْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرنے لگیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو خصوصیت کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریل رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چلتی ہوئی تیز ہوا سے زیادہ ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۹۸ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دو مرتبہ ہوا اور آپ ہر سال رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

۱۹۹۹ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَأْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں کنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

۲۰۰۰ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۰۰۱ ۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد) لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

۲۰۰۲ ۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۰۰۳ ۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

٢٠٠٤ ٩ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ مجامعت کرے نہ اس کے ساتھ ملامست کرے نہ قضائے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

٢٠٠٥ ١٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ أَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (مسجد میں) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ)

٢٠٠٦ ١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکو کار کہ اس کی نیکیاں ہی جاری رہتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کے فضائل

پہلی فصل

٢٠٠٧ ١ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

٢٠٠٨ ٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلٰى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ پر بیٹھے تھے اسوقت آپنے فرمایا تم میں سے کون بڑے کوہان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور زبردستی کے حاصل کی گئی ہوں ان پر وادی عقیق یا بطحان روزانہ جانا چاہتا ہے؛ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی دو آیتوں کی تلاوت کرتا ہے یا دو آیتیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دو اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے

مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۹ ۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۰ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۱ ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۲ ۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ۔

بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ اونٹنیوں کے صدقہ سے بہتر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں صحابہ نے عرض کیا بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آیتوں کی تلاوت نماز میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترتیل اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں سے غبطہ حسد کرنا جائز ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) وہ جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس سنگترہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبو رکھتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کڑوا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سنگترہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے)

۲۰۱۳/۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۴/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا أَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَى السَّمَآءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ إِلَى السَّمَآءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

۲۰۱۵/۹ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَّقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر عدم تعمیل ای کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اسید بن حضیر ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا سامنے بندھا ہوا تھا اس نے کودنا شروع کر دیا جب جناب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی رک گیا جناب اسید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کودنے لگا جب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا پھر رک گیا۔ اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب اسید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا بیٹے پر نہ گر جائے جس سے بچے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب اسید نے آکر سارا واقعہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے جناب اسید نے کہا مجھے یہ ڈر ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو نہ روند ڈالے کیونکہ میرا بچہ یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا لہٰذا میں نے اس کو سرکا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں اس طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب اسید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ (حدیث بالفاظ بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ایک جملہ بڑھا ہوا ہے)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی سورہ کہف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب دو رسیوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)

۲۰۱۶/۱۰ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُوْتِيْتُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۱۷/۱۱ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۸/۱۲ ـ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَإِنَّهٗ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۹/۱۳ ـ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ

حضرت ابوسعید بن معلی روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں مصروف نماز تھا اس لیے حاضر نہ ہوا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرے سا نہ بناؤ اور جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور چمکتی ہوئی دو سورتیں بقرہ آل عمران کی تلاوت کرو۔ یہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح سایہ فگن ہوں گی۔ پرندوں کی مانند دو صف بستہ ٹکڑیاں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھگڑا کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطل پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن قرآن کریم کے ساتھ پیش کیا جائے گا اور سورہ بقرہ اور آل عمران اس کے آگے چلتی ہوں گی اور وہ سرخی یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دمک ہوگی یا وہ صف بستہ پرندوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

كَثِيرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۰ ـ ۱۴ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۱ ـ ۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

کے لیے جھگڑا کریں گی۔

(مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ قرآن کریم کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا! اے ابو منذر! کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ آیت الکرسی۔ پس میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔ اے ابو منذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کر دیا لیکن میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا کہ میں غریب عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا، دوسری صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیالداری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس نے تم سے یقیناً جھوٹ بولا وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہٰذا میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے ہی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ زاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے آ گیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا رحم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا تمہاری رات قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیالداری سخت ضرورت اور حاجتمندی کا اظہار کیا میں نے رحم کھا کر چھوڑ دیا یہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا لہٰذا میں پھر اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کیا تو میں نے اسکو پھر پکڑ

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا آخر ثلاث مرات أنك تزعم لا تعود ثم تعود قال دعني أعلمك كلمات ينفعك الله بها إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية الكرسي الله لا إله إلا هو الحي القيوم حتى تختم الآية فإنك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح فخليت سبيله فأصبحت فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل أسيرك قلت زعم أنه يعلمني كلمات ينفعني الله بها قال أما إنه صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاث ليال قلت لا قال ذاك شيطان۔

(رواه البخاري)

۲۰۲۲/۱۶ وعن ابن عباس قال بينما جبريل عليه السلام قاعد عند النبي صلى الله عليه وسلم سمع نقيضا من فوقه فرفع رأسه فقال هذا باب من السماء فتح اليوم لم يفتح قط إلا اليوم فنزل منه ملك فقال هذا ملك نزل إلى الأرض لم ينزل قط إلا اليوم فسلم وقال أبشر بنورين أوتيتهما لم يؤتهما نبي قبلك فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما إلا أعطيته۔

(رواه مسلم)

۲۰۲۳/۱۷ وعن أبي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الآيتان من آخر سورة البقرة من قرأ بهما في ليلة كفتاه۔

(متفق عليه)

۲۰۲۴/۱۸ وعن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حفظ عشر آيات من أول سورة

اور کہا کہ آج تو ضرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وعدہ کرتا ہے کہ نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے یہ تیسری مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایک محافظ مل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات تو اس نے سچ کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل نے ایک آواز سن کر آسمان کی جانب توجہ کرکے کہا کہ یہ آسمان کے اس دروازہ کھلنے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ اس فرشتے نے بارگاہ نبوی میں آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا آخری رکوع۔ ان دونوں میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب ملے گا یا دعا کو قبول کیا جائے گا۔

(مسلم)

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات

الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۵ ۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ)

۲۰۲۶ ۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۷ ۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

۲۰۲۸ ۲۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۹ ۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ

یاد کر کے تلاوت کریں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ...... ایک رات میں تہائی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورۂ اخلاص کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے (مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا یہ صاحب نمازوں میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرات میں سورۂ اخلاص پڑھتے۔ جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے آکر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت مرغوب ہے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورۂ قل ہو اللہ احد کو محبوب رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائیگی (ترمذی لیکن امام بخاری نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں ان جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورۂ فلق اور ناس کی ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے

يَدَيْهِ اَيْدِيْهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

جہاں تک ہاتھ جاتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰ / ۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے حجت کریگا اور قرآن کی ظاہری اور باطنی حیثیات ہیں۔ دوسری امانت تیسری صلہ رحمی۔ امانت ندا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا (امانت نہ دی) اللہ تعالیٰ اسکو قطع کرے (شرح السنہ)

۲۰۳۱ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی تلاوت کر اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت کرے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۲۰۳۲ / ۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ (دل) ویران گھر کی مانند ہے۔

(دارمی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

۲۰۳۳ / ۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّآئِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہوں اور کلام الٰہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی، بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی

وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب

۲۰۳۴ ۲۸ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف وميم حرف۔

(رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب اسنادا۔)

۲۰۳۵ ۲۹ وعن الحارث الاعور قال مررت في المسجد فاذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت على علي فاخبرته فقال او قد فعلوها قلت نعم قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا انها ستكون فتنة قلت ما المخرج منها يا رسول الله قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم هو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم هو الذي لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا يشبع منه العلماء ولا يخلق عن كثرة الرد ولا تنقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن اذ سمعته حتى قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعا اليه هدي الى صراط مستقيم۔

(رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث اسناده مجهول وفي الحارث مقال۔)

۲۰۳۶ ۳۰ وعن معاذ الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القران وعمل بما

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور غریب ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی۔ اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد کی طرف سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیکار باتوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ معاملہ حضرت علی کے سامنے رکھا تو آپ نے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے میں نے کہا بیشک تو جناب علی نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فتنہ واقع ہوگا اسوقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس سے خلاصی کس طرح ممکن ہے تو آپ نے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پچھلوں کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارے درمیان مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی بری بات نہیں جس متکبر نے اس قرآن کو چھوڑا اسکو اللہ ہلاک کرے گا اور جس نے اسکے علاوہ کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اسکو گمراہ کریگا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات باطل کی طرف ملتفت نہیں ہوتیں جس سے زبانیں ملتفت نہیں ہوتیں اور نہ اس سے علماء سیر ہوتے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پرانا نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں نے اسکو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور بے ساختہ کہہ اٹھے ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اسپر ایمان لائے جسنے اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا۔ اور جسنے اسپر عمل کیا وہ اجر و ثواب پائے گا اور جسنے اسکے مطابق فیصلہ دیا اسنے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھے راستہ کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں مجہول ہیں اور راوی حارث کا حال محل نظر ہے)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

بِهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

۲۰۳۷ ۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۳۸ ۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

۲۰۳۹ ۳۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهٗ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۰۴۰ ۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ

قیامت کے دن اس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد و ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر قرآن کریم کو چمڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر یاد رکھا اور اس کے احکام کے مطابق حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کے ایسے دس افراد کے بارے میں اسکی شفاعت مقبول ہوگی جو شخص دوزخی تھے (احمد۔ ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسکے راوی حفص بن سلیمان قوی الحدیث نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا تم نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو تو انہوں نے سورۂ فاتحہ سنائی نبی علیہ السلام نے ان سے سورۂ فاتحہ سن کر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تورات انجیل زبور اور قرآن کریم میں اس جیسی اور کوئی سورت نازل نہیں ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ اس قرآن کریم میں دوبارہ نازل ہوئی جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(دارمی میں صرف تورات و انجیل تک روایت ہوئی اور اس میں ابی بن کعب کا تذکرہ نہیں ہے لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سیکھو اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم کو سیکھنے اسکی تلاوت کرنے اور اسکے ساتھ قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جیسے طرح مشک کی تھیلی کو مکان میں جتنی مرتبہ لایا جاتا ہے تو اسکو معطر کر دیتی ہے اسکی مثال

تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۲۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلٰى إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۲۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۲۳/۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۰۲۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۲۵/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰئِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا، تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک کی تھیلی پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی کی صبح تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کی تلاوت کی وہ فتنہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یٰسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس مرتبہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

(دارمی لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یٰسین اور طٰہٰ کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورتوں کو سنا تو کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوں گی اور

يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

٢٠٤٦ [٢٠] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

٢٠٤٧ [٢١] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ)

٢٠٤٨ [٢٢] وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

٢٠٤٩ [٢٣] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٠٥٠ [٢٤] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

مبارک ہیں وہ شکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ جاری ہوں گی۔

(دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدخان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عمر بن خثعم ضعیف الحدیث ہے اور امام بخاری نے فرمایا یہ شخص منکر حدیث ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے)۔

حضرت عرباض ابن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک آیت ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد، دارمی بحوالہ خالد ابن معدان مرسلاً لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورہ تبارک الذی ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر بغیر جانے بوجھے خیمہ نصب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آئی کہ سورہ تبارک الذی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیمہ لگانے والے صحابی نے آکر ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

یہ سورت اللہ کے عذاب کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۲۰۵۱ / ۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک الم تنزیل السجدہ اور سورہ تبارک الذی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

(احمد، دارمی لیکن امام ترمذی نے اور محی السنہ نے شرح السنہ میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مصابیح میں اس حدیث کو غریب بتایا گیا ہے)۔

۲۰۵۲ / ۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر سورہ اخلاص ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کافرون ربع یعنی چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

۲۰۵۳ / ۲۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن بھر صبح سے لگا تار مغفرت اور اس کے لیے طلب خیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کو اس دن موت آ جائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۰۵۴ / ۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی کا قرض نہ ہو۔ (ترمذی)

وَفِي رِوَايَةٍ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)

۲۰۵۵/۴۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۰۵۶/۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۰۵۷/۵۱ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۵۸/۵۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۰۵۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق پچاس مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور اس میں قرض کا تذکرہ نہیں ہے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص جب سونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ دائیں کروٹ لیٹے اور سو بار سورہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا واجب ہو گئی میں نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس چیز کی بابت بتائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ کافرون کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر میں تھا اس دوران آندھی اور جھکڑ چلنے لگے تو آپ نے سورہ فلق اور ناس پڑھنی شروع کیں اور مجھ سے بھی فرمایا اے عقبہ تم بھی ان کے وسیلہ سے گناہ سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ حاصل نہیں کی۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شدید بارش اور اندھیری میں حضور علیہ السلام کی تلاش میں باہر نکلے جب آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص اور معوذتین کی صبح و شام تین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ تمہارے

تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۰۶۰/۵۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورۃ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

(احمد۔ نسائی۔ دارمی)

تیسری فصل

۲۰۶۱/۵۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی و مطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔

۲۰۶۲/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت عام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ (نفل) روزہ سے بہتر ہے حالانکہ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

۲۰۶۳/۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَلْفَيْ دَرَجَةٍ.

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجر کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

۲۰۶۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ. (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح نمی کی وجہ سے لوہا زنگ پکڑتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی (قلبی زنگ دور کرنے) کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا (مذکورہ بالا چار حدیثوں کو امام بیہقی نے شعب الایما

شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ أَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۰۶۷/۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ۔

۲۰۶۸/۶۲ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۶۹/۶۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

۲۰۷۰/۶۴ وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

میں روایت کیا ہے)۔

حضرت ایفع بن عبد الکلاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کی کونسی سورت مرتبہ کے اعتبار سے عظیم ہے تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص سائل نے پھر معلوم کیا کہ کونسی آیت مرتبہ میں اعلیٰ ہے تو آپ نے فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اس کے بعد سائل نے ایک اور سوال کیا کہ آپ کی ذات اور امت مسلمہ کو پہنچنے والی کونسی آیت کو محبوب رکھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا سورہ بقرہ کا آخری رکوع کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانوں میں سے ہے جو اس نے اس امت کو عطا فرمائے اور اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔

(دارمی)

حضرت عبد الملک بن عمیر سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے (دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس نے رات کے وقت سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی تلاوت کی اس کیلئے پوری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا (دارمی)

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے (دارمی)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ کا ایسی دو آیتوں پر اختتام فرمایا ہے اور مجھے یہ دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے عطا کی گئی ہیں ان آیتوں کو تم بھی سیکھو کیونکہ وہ آیتیں رحمت، قرب الٰہی کا سبب اور دعا بھی ہیں (اس حدیث کو دارمی نے مرسلاً روایت کیا)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن سورہ ہود کی تلاوت کرو۔

(دارمی)

۲۰۷۱/۶۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۰۷۲/۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۷۳/۶۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

۲۰۷۴/۶۸ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يٰسٓ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ

[illegible]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجات دلانے والی سورۃ الم تنزیل کی تلاوت کرو کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص اس سورۃ کی کثرت سے تلاوت کرتا تھا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا اور یہ شخص بڑا گنہگار تھا اس سورت نے اس پر اپنے پر پھیلا کر رب تعالیٰ سے عرض کیا خداوندا اس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ میری کثرت سے تلاوت کرتا تھا اللہ اس کی شفاعت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے درجات کو بلند کرو۔ راوی نے یہ فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قبر میں بھی جھگڑے گی اور اللہ تعالیٰ سے کہے گی خداوندا اگر میں تیری کتاب کا ایک جزو ہوں تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اس سے محو فرما دے راوی فرماتے ہیں کہ یہ سورہ جانور پرندے کی طرح سے ہو گی اور اپنے پڑھنے والے کو اپنے پروں میں چھپائے گی اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرے گی راوی نے سورہ ملک کے بارے میں بھی وہی کہا جو سورہ الم تنزیل کے بارے میں کہا تھا خود راوی حدیث کا معمول یہ تھا کہ وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے جناب طاؤس فرماتے ہیں کہ دونوں سورتوں کو قرآن کریم

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں سورۃ یٰسین کی تلاوت کرے گا اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(دارمی مرسلاً)

حضرت معقل بن یسار مزنی روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے تم اس سورۃ کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۷۶/۷۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ۔

۲۰۷۷/۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۲۰۷۸/۷۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۰۷۹/۷۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۰۸۰/۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقْرَأَ

کوہان ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورہ بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل (سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآن کریم کا حسن و جمال سورہ رحمٰن ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا راوی حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا الرٰ سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا حٰم سے ہوتی ہے لیکن اس نے وہی عذر کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورۃ بتا دیں تو نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہہ کر پشت کر کے روانہ ہو گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

(احمد و ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیتوں کو تلاوت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کس میں یہ استطاعت ہوگی

اَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ سورہ الھٰکم التکاثر کی تلاوت کرے۔

(شعب الایمان)

۲۰۸۱/۴۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ مرسلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو تیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے۔ اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بے پایاں ہے۔

(دارمی)

۲۰۸۲/۴۶ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص درمیانی شب میں دو سو آیتوں کی تلاوت کرے گا اس کے لیے پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ اس کو ہزار سال تک روزانہ صبح کو ایک قنطار کے برابر ثواب ملے گا لوگوں نے معلوم کیا قنطار کیا ہے تو آپ نے فرمایا بارہ ہزار۔

(دارمی)

آدَابُ التِّلَاوَةِ

تلاوت کے آداب

پہلی فصل

۲۰۸۳/۱ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْاِبِلِ فِي عُقُلِهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینے سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ رسی سے گردن نکالتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۰۸۴/۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

۲۰۸۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۳] قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۶ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ[۴] اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۷ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ[۵] النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۸۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى[۶] اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۷] مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۸] لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہے میں فلاں آیت کو بھول گیا بلکہ اس کے بجائے یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا قرآن کا ورد رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینے سے نکلنے میں اتنا ہی تیز ہے جتنا کہ اونٹ رسی تڑوا کے (بخاری) اور امام مسلم نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹ رسی بندھے ہوئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی سی ہے جس نے اس کو رسی سے باندھ رکھا ہے اگر وہ اس کی خبر گیری کرتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو (تلاوت کرنے سے) کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام ترتیل کے ساتھ طویل قرأت فرماتے اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے اسی طرح رحمن و رحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ نبی کی تلاوت قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۰۹۱ ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۲ ۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۳ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز تھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں لہٰذا میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کافروں کا کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (یعنی ہر امت کا نبی) اور تمہیں ان پیغمبروں کا گواہ بنائیں گے" یہ آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا بس اتنا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف جو نظر کی تو اس وقت چشم مبارک آبدیدہ تھیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا ذکر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس وقت فرط مسرت سے جناب ابی رونے لگے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا حکم ربی ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی علیہ السلام نے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقہ میں سفر سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ اطمینان نہیں کہ کہیں وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

دوسری فصل

۲۰۹۴ ۱۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب مہاجر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے مائیگی اور نامناسب اور پھٹے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام تعریفیں اس

سَمْعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهٰجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۲۰۹۵ / ۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۶ / ۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۷ / ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۹۸ / ۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۹۹ / ۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

۲۱۰۰ / ۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ

خدائے عزوجل کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن کے بارے میں مجھے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس روکوں (یعنی ان کے پاس بیٹھوں) پھر آپ ہماری نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں یکسانیت پیدا ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح حلقہ بنا لو لہٰذا سب حلقہ بنا کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا اے مہاجرین کے غریب گروہ تمہیں قیامت کے دن کی مکمل نورانیت مبارک ہو تم مالداروں سے نصف یوم پیشتر جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور وہ نصف یوم

جو یوم پانچ سو سال کا ہوگا (ابوداؤد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت دو۔ (یعنی حسن قرأت اختیار کرو) (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے بحالت جذام میں ملے گا۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں ختم کیا وہ اس کو کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ علی الاعلان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ صاحب ترمذی نے نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ

سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حرفاً حرفاً نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقف فرماتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کیا جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے جو اوپر درج کی گئی ہے)۔

تیسری فصل

۲۱۰۲/۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں دیہاتی اور عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھ رہا ہے۔ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس اجر کو آخرت تک موخر نہیں کریں گے (ابوداؤد۔ شعب الایمان)

۲۱۰۳/۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گویوں اور اہل کتاب یعنی تورات و انجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن گویوں اور نوحہ خوانوں کے انداز میں پڑھے گی اور ان کا حال یہ ہو گا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان رزین)

۲۱۰۴/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۵
۲۳
وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَالِكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۶
۲۴
وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔ (دارمی)

طاؤس سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں حسن صوت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے راوی کہتے ہیں جناب طلق میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق کے مطابق تلاوت کرو خواہ رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ اچھی آواز سے تلاوت کرو مضامین قرآن پر غور کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب نہ کرو کیونکہ یہ (تاخیر) بڑے اجر کا سبب ہے۔ (شعب الایمان)

اختلاف قرأت کا بیان

پہلی فصل

۲۱۰۷
۱
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں ان سے فوراً مواخذہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو مہلت دی اور قرأت سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کی گردن میں چادر ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے؟ میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اسی طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

فقرأت فقال هكذا أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه۔

(متفق عليه واللفظ لمسلم)

۲۱۰۸ ۲ وعن ابن مسعود قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ خلافها فجئت به النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية فقال كلاكما محسن فلا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا

(رواه البخاري)

۲۱۰۹ ۳ وعن أبي بن كعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ قراءة أنكرتها عليه ثم دخل آخر فقرأ قراءة سوى قراءة صاحبه فلما قضينا الصلاة دخلنا جميعا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن هذا قرأ قراءة أنكرتها عليه ودخل آخر فقرأ سوى قراءة صاحبه فأمرهما النبي صلى الله عليه وسلم فقرءا فحسن شأنهما فسقط في نفسي من التكذيب ولا إذ كنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد غشيني ضرب في صدري ففضت عرقا فكأنما أنظر إلى الله فرقا فقال لي يا أبي أرسل إلي أن اقرأ القرآن على حرف فرددت إليه أن هون على أمتي فرد إلي الثانية اقرأه على حرفين فرددت إليه أن هون على أمتي فرد إلي الثالثة اقرأه على سبعة أحرف ولك بكل ردة رددتكها مسألة تسألنيها فقلت اللهم اغفر لأمتي اللهم اغفر لأمتي وأخرت الثالثة ليوم يرغب إلي الخلق كلهم حتى إبراهيم عليه السلام۔

(رواه مسلم)

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قرأتوں اور سات حروف پر نازل ہوا لہٰذا تمہیں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

(بخاری۔ مسلم الفاظ حدیث بحوالہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرأت کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کیا تو آپ کے چہرہ مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپ نے فرمایا تم دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلی امتوں نے بھی قرأت میں اختلاف کیا تھا اور ہلاک ہو گئے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ میرے علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے جو تلاوت کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب ہم دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو ہم تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے آکر اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی تو میرے دل میں جھوٹ یا دو اتہام کا خیال آیا جس کا مرتکب میں زمانہ قبل اسلام میں بھی نہ ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف الٰہی مجھ پر طاری ہوا اور میں اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سرکار نے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس فرشتہ قرآن لے کر آیا کہ میں اس کو ایک قرأت سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں رب سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قرأتوں میں پڑھنے کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو تین قرأتوں کی آسانی میسر ہوئی اس کے بعد سات قرأتوں میں پڑھنے کی آسانی میسر کی گئی اور یہ اس طرح تھا کہ میں ہر مرتبہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا کہ ہر بار کے بدلے سوال کرتا ہے تو مجھ سے مانگ لو۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خداوندا میری امت کو بخش دے خداوندا میری امت کو بخش دے تیسرے سوال کو میں نے اس دن تک موخر کر دیا جبکہ لوگ حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف شفاعت کے لیے توجہ کریں گے (مسلم)

٢١١٠ [٤] وعن ابن عباس قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أقرأني جبريل على حرف فراجعته فلم أزل أستزيده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف قال ابن شهاب بلغني أن تلك السبعة الأحرف إنما هي في الأمر يكون واحدا لا تختلف في حلال ولا حرام۔

(متفق عليه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے تکرار کی تو وہ انداز قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھواتے رہے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

٢١١١ [٥] عن أبي بن كعب قال لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم جبريل فقال يا جبريل إني بعثت إلى أمة أميين منهم العجوز والشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط قال يا محمد إن القرآن أنزل على سبعة أحرف رواه الترمذي وفي رواية لأحمد وأبي داود قال ليس منها إلا شاف كاف وفي رواية للنسائي قال إن جبريل وميكائيل أتياني فقعد جبريل عن يميني وميكائيل عن يساري فقال جبريل اقرأ القرآن على حرف قال ميكائيل استزده حتى بلغ سبعة أحرف فكل حرف شاف كاف۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبریل! میں ایک امی (ان پڑھی) امت کی جانب مبعوث ہوا ہوں جن میں بوڑھے بھی ہیں اور بوڑھیاں بھی بڑے بھی اور بچے بچیاں بھی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے، جناب جبریل نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے (ترمذی) لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قرأتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی ووافی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل و میکائیل میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبریل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قرأتوں سے پڑھئے جن کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی ووافی ہے)۔

٢١١٢ [٦] وعن عمران بن حصين أنه مر على قاص يقرأ ثم يسأل فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فإنه سيجيء أقوام يقرءون القرآن يسألون به الناس۔

(رواه أحمد والترمذي)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر ایک قصہ گو پر ہوا جو تلاوت قرآن کر کے بھیک مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کر کے اللہ سے مانگو اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

(احمد و ترمذی)

تیسری فصل

۲۱۱۳/۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

۲۱۱۴/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

۲۱۱۵/۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہ سے روایت ہے کہ ہم حمص میں تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ . . . . . . نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی علیہ السلام نے میرے پڑھنے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخاطب کے منہ سے شراب کی بو آئی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الٰہی کی تکذیب کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر حد جاری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

۲۱۱۶/۱۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جناب ابوبکر صدیق نے یمامہ کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر مجھے بلایا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب صدیق نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قاری شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اسی طرح قاری شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا بہت حصہ جاتا رہے گا ان کا اصرار ہے کہ میں جمع قرآن کا انتظام کروں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمر کہتے ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور ضروری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کرچکے ہیں جس کی وجہ سے انشراح صدر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب اس سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

[illegible]

إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢١١٧۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ

ہے حضرت زید فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا تم جوان اور عقلمند انسان ہو معاشرہ کے صالح فرد ہو کوئی تمہیں کسی طرح متہم نہیں کرتا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت وحی کرتے رہے ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کام قرآن کریم جمع کرنا میرے لیے مشکل معلوم ہوا میں نے جناب صدیق سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہت بہتر کام ہے پھر جناب ابوبکر مجھے اس کام کے لیے مجبور کرتے رہے یہاں تک کہ میرا بھی انشراح صدر اللہ رب العالمین نے کر دیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر و عمر کا کیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا جو کھجور کی چھالوں پر اور لوگوں کے سینوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورہ توبہ کا آخری حصہ مجھے جناب ابوخزیمہ انصاری سے ملا جو مجھے کسی دوسرے سے نہیں ملا تھا۔ وہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم (آخر سورہ تک) یہ مجموعہ قرآن وقت وفات تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد یہ مجموعہ قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے بعد جناب حفصہ کی تحویل میں رہا۔

(بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حذیفہ بن یمان حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب عثمان شام اور عراق آرمینیا آذربائیجان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے جناب حذیفہ کو اختلاف قرأت کے خوف نے پریشان کر رکھا تھا اس لیے انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیرالمومنین اس امت کی ابھی سے خبر لیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قرأت کا شکار ہو جائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہلوایا کہ آپ ہمیں وہ نسخہ قرآن (جو زید بن ثابت نے جمع کیا تھا) دے دیں ہم اس کی نقول کرا کر آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہ نے وہ مجموعہ جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرات زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن زبیر سعید بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة إذا اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فإنما نزل بلسانهم ففعلوا حتى إذا نسخوا الصحف في المصاحف رد عثمان الصحف إلى حفصة وأرسل إلى كل أفق بمصحف مما نسخوا وأمر بما سواه من القرآن في كل صحيفة أو مصحف أن يحرق قال ابن شهاب فأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت أنه سمع زيد بن ثابت قال فقدت آية من الأحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فألحقناها في سورتها في المصحف۔

(رواه البخاري)

نقول تیار کریں جب عثمان نے تینوں قریشیوں سے کہا جب تم اور زید بن ثابت کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا تلفظ لغت قریش کے مطابق کرو کیونکہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کاتب حضرات نے اسی طرح نقول تیار کیں اور اصل نسخہ جناب حفصہ کو واپس کر کے نقول صوبوں کے گورنروں کو بھجوا دیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منتشر اور متفرق اوراق کو نذر آتش کر دیا جائے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے جناب خارجہ نے کہا کہ میرے والد کو سورہ احزاب کی ایک آیت ان صحائف میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تلاش کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے ملی وہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ یہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں شامل کر دی (بخاری)

۲۱۱۸
۱۲
وعن ابن عباس قال قلت لعثمان ما حملكم على أن عمدتم إلى الأنفال وهي من المثاني وإلى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو تنزل عليه السور ذوات العدد وكان إذا نزل عليه شيء دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فإذا نزلت عليه الآية فيقول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے سورہ انفال اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثانی میں سے اور سورہ برأت مئین (وہ سو آیت والی) سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے جو آیات قرآن کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں مضمون کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔ جبکہ سورہ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ برأت نزول کے اعتبار سے آخری سورۃ ہے اور ان دونوں کے مضامین آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں حضور انور علیہ السلام نے اپنی حیات

ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَّكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

مقدس کے آخری دور تک یہ فرمایا کہ سورہ انفال اور سورہ براءت دونوں ایک سورۃ ہیں اس لیے دونوں کو جمع تو کر دیا گیا (لیکن ان کی انفرادیت برقرار رکھی) اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ — دعاؤں کا بیان

پہلی فصل

۲۱۱۹ ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کو خصوصیت عطا کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسلہ میں عجلت کی لیکن میں نے اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک موخر کر دیا ہے اب اس دعا میں انشاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا)

۲۱۲۰ ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی خداوندا میں نے تیری بارگاہ میں دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوندا میں لباس بشری میں ہوں میں نے تیرے جس بندے کو ایذا دی اس کو برا کہا اس پر لعنت کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب بنا دے (بخاری و مسلم)

۲۱۲۱ ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اور تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کرتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں (بخاری)

۲۱۲۲ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے بلکہ یقین اور رغبت کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔

(مسلم)

۲۱۲۳ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب تک گناہ قطع رحم اور جلدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا یہ کہے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہوتا دیکھ کر تھک کر بیٹھ جائے۔ (مسلم)

۲۱۲۴ (۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ متعین کر دیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی وہی دعا کی قبولیت کی دعا کرتا ہے (مسلم)

۲۱۲۵ (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں اموال اور اولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی ساعت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔ (مسلم اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث جس میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے)۔

دوسری فصل

۲۱۲۶ (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۱۲۷[۹] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۲۸[۱۰] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۱۲۹[۱۱] وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۰[۱۲] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۱۳۱[۱۳] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۲[۱۴] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۱۳۳[۱۵] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۴[۱۶] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز قضا کو تبدیل نہیں کرتی اور عمر کی زیادتی کا سبب سوائے نیکی کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اے اللہ تعالیٰ کے بندو خود پر دعا کو لازم کرو۔

(صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلا کو رفع فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت وسعت اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (جامع ترمذی نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ وما سئل اللہ شیئا یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ۔

(رواہ الترمذی)

٢١٣٥/١٧ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء۔

(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

٢١٣٦/١٨ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ۔

(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

٢١٣٧/١٩ وعن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسألوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم۔

(رواہ ابو داود)

٢١٣٨/٢٠ وعن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا۔

(رواہ الترمذی وابو داود والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

٢١٣٩/٢١ وعن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح بہما وجہہ۔

(رواہ الترمذی)

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ وہ وسعت اور فراخی کے عالم میں اللہ سے کثرت کے ساتھ طلب کرے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیئے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دلوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو ہتھیلیوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھو اور ہاتھوں کی پشت تمہارے چہرہ کی جانب نہ ہو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیر لو ایک اور روایت جو جناب ابن عباس سے مروی ہے اس طرح ہے کہ اللہ سے دعا ہاتھوں کے اندرونی حصہ کی طرف سے مانگو اور ہاتھوں کے بیرونی رخ سے طلب نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب حیی و کریم ہے جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس کر دے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دعوات کبیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے۔

(ترمذی)

۲۱۳۰/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۱۳۱/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۱۳۲/۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا تَنْسَنَا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اجازت دے کر فرمایا بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا اور ہمیں نہ بھولنا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جملہ سے زیادہ اور کوئی جملہ مسرت نہیں دیتا تھا۔ (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف نہ بھولنا تک روایت کیا ہے)

۲۱۳۳/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی دعا جو وہ افطار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی ضرور مدد کروں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

۲۱۳۴/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۳۵/۲۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے ربّ سے حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مرسلاً جناب ثابت بنانی کی روایت کو اس

حتى يسأله شسعه إذا انقطع۔

(رواه الترمذي)

۲۱۴۶/۲۸ وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض إبطيه۔

۲۱۴۷/۲۹ وعن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يجعل إصبعيه حذاء منكبيه ويدعو۔

۲۱۴۸/۳۰ وعن السائب بن يزيد عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه۔ (رواه البيهقي الأحاديث الثلاثة في الدعوات الكبير)

۲۱۴۹/۳۱ وعن عكرمة عن ابن عباس قال المسألة أن ترفع يديك حذو منكبيك أو نحوهما والاستغفار أن تشير بإصبع واحدة والابتهال أن تمد يديك جميعا وفي رواية قال والابتهال هكذا ورفع يديه وجعل ظهورهما مما يلي وجهه۔

(رواه أبو داود)

۲۱۵۰/۳۲ وعن ابن عمر أنه يقول إن رفعكم أيديكم بدعة ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا يعني إلى الصدر۔

(رواه أحمد)

۲۱۵۱/۳۳ وعن أبي بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ذكر أحدا فدعا له بدأ بنفسه۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب صحيح)

۲۱۵۲/۳۴ وعن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يدعو

طرح نقل کیا کہ نمک کی طلب بھی اللہ تعالیٰ سے کرے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور بعد میں ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے (مذکورہ بالا تینوں احادیث بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہیں)۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا ان کے قریب تک اٹھاؤ۔ اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرو دعا میں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لمبا کرو ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ عاجزی کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سینے سے اونچے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

بدعوة ليس فيها إثم ولا قطيعة رحم إلا أعطاه الله بها إحدى ثلاث إما أن يعجل له دعوته وإما أن يدخرها له في الآخرة وإما أن يصرف عنه من السوء مثلها قالوا إذا نكثر قال الله أكثر۔

(رواه أحمد)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (احمد)

۲۱۵۳ ۳۵ وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس دعوات يستجاب لهن دعوة المظلوم حتى ينتصر ودعوة الحاج حتى يصدر ودعوة المجاهد حتى يقعد ودعوة المريض حتى يبرأ ودعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب ثم قال وأسرع هذه الدعوات إجابة دعوة الأخ بظهر الغيب۔

(رواه البيهقي في الدعوات الكبير)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا جو بدلے کے طور پر ہو۔ حاجی کی دعا جب وہ حج کر کے واپس آتا ہے مجاہد کی دعا جب وہ جنگ سے بیٹھے ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر آپ نے فرمایا ان میں جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے کی ہو۔

(بیہقی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔)

باب ذكر الله عز وجل والتقرب إليه

ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی

پہلی فصل

۲۱۵۴ ۱ عن أبي هريرة وأبي سعيد قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله إلا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده۔ (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ و ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الٰہی کے لیے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون و اطمینان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

۲۱۵۵ ۲ وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جمدان فقال سيروا هذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا والذاكرات (رواه مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کے راستے میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا جلد چلو یہ جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مفردون پیش قدمی کر گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مرد جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

۲۱۵۶ ۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَيِّتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۵۷ ۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۵۸ ۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَآ اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۹ ۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآءَتَهٗ وَلَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اجتماع میں میرا تذکرہ کرتا ہے تو میں اس سے بہتر اجتماع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جو شخص ایک نیکی کرے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اس کے مساوی دیتا ہوں یا اس کی بخشش کر دیتا ہوں اور جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں اور جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے برابر اس کی جانب سبقت کرتا ہوں اور جو میری جانب قدم بقدم آتا ہے تو میں تیزی سے اس کی جانب آتا ہوں اور جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گناہوں کے ساتھ آتا ہے اور اس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کی مقدار کے مساوی بخشش کے ساتھ اس سے ملاقات کروں گا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جس نے میرے دوست کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں مجھے سب سے پیارے فرائض ہیں جو میں نے اُس پر لازم کیے ہیں اور وہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرے قرب کے حصول میں کوشاں رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو محبوب کیا اور جب میں نے اس کو محبوب بنا لیا تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ سنتا ہے اور بصارت بنتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے اور پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب مغفرت کرتا ہے تو میں اس کی مغفر

بُدَّ لَهُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ

کرتا ہوں اور کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں کرتا میرا تردد اس مؤمن کے بارے میں ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا میں اس کی ناپسندیگی کو پسند نہیں فرماتا ہم

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی ذکر کرنے والے مل گئے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا نبی علیہ السلام نے فرمایا تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی علیہ السلام فرماتے تھے رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگ رہے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے

الدُّنْيَا قَالَ فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْأَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

۲۱۶۱ ۸ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت فرما دی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے (بخاری) لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی مجلس ملتی ہے تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں بھر جاتے ہیں اور جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال سے کلی واقف ہوتا ہے فرشتو تم کہاں سے آرہے ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو تیری تسبیح۔ تہلیل تحمید اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول تھے اور تیرے سامنے سوال کر رہے تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت مانگ رہے تھے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بقیہ بر صفحہ ۴۰۹)

حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت فرمایا اے حنظلہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا سبحان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ حنظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ و جنت کی بابت بتاتے ہیں اس وقت ہماری حالت یہ ہوتی ہے گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب ہم بارگاہ نبوی سے اہل و عیال میں آتے ہیں تو ہم اہل و عیال زمینوں اور باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں۔ جناب ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابوبکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کیونکر؟ حنظلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت پر رہو جیسا کہ میرے پاس ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہو تو فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول اللہ نے فرمایا اے حنظلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۱۶۲ ۹ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَّقَفَهٗ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور زر و مال کے خرچ سے بھی بہتر ہیں اور اس جنگ سے بھی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیں تو آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

(مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن مالک نے اس حدیث کو ابوالدرداء پر موقوف کیا ہے)۔

۲۱۶۳ ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ خوش قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

(احمد۔ ترمذی)

۲۱۶۴ ۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

۲۱۶۵ ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے اس کی یہ نشست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

(رواہ ابو داود)

٢١٦٦/١٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً۔ (رواہ احمد وابو داود)

٢١٦٧/١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

(رواہ الترمذی)

٢١٦٨/١٥ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی هذا حدیث غریب)

٢١٦٩/١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي۔

(رواہ الترمذی)

٢١٧٠/١٧ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

خسارے کی جگہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مردہ گدھے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو انکو عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے وبال ہے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں ملتا سوائے نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے اور ذکر الٰہی کے۔

(ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الٰہی سے خالی ہونا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیۃ والذین یکنزون الذھب والفضۃ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین دولت یاد الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۷۱
۱۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَةً لَکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَةً لَکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَةَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۱۷۲
۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

۲۱۷۳
۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَةً

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے بیٹھے ہوئے ہو تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کھائی ہے میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ذکر الٰہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو اس کے سوا اور کسی چیز نے اکٹھا نہیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تہمت دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل امین نے آکر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تم لوگوں پر ملائکہ کے مجمع میں فخر کرتا ہے (مسلم)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے مجھ پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتا دیں جس پر میں تکیہ کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔ (ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے اور قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں۔ سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری تلوار ٹوٹ جائے اور تم خون میں لتھڑ جاؤ تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔

(احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۷۴ — ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

۲۱۷۵ — ۲۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۲۱۷۶ — ۲۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۷۷ — ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۷۸ — ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسے ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھاگنے والوں کے پیچھے جہاد کرنے والا مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ۔ ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں سبز درخت اور اندھیرے گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی ہی میں اس کا جنتی مقام دکھا دیتا ہے اور ذکر الٰہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

(رزین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الٰہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الٰہی کے (مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الٰہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا اور ذکر الٰہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الٰہی سے صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی۔ حتیٰ کہ لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔ (بیہقی دعوات کبیر)

كِتَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اسمائے الٰہی کا بیان

پہلی فصل

۲۱۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ سو میں ایک کم جو ان کی مواظبت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا۔ دوسری روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۸۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کی محافظت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا وہ ایسا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مہربانی فرمانے والا بخشش فرمانے والا مالک حقیقی۔ بے عیب۔ بے حد پاک سلامتی دینے والا۔ امن عطا کرنے والا۔ نگہبان۔ بے نہایت۔ درست کرنے والا۔ بے حد بزرگ۔ عدم سے وجود میں لانے والا۔ صورت بنانے والا۔ بے حد بخشش والا۔ رزق دینے والا۔ خلقت کرنے والا۔ حکم دینے والا۔ مواخذہ کرنے والا۔ وسعت عطا کرنے والا۔ بلند و پست کرنے والا۔ عزت و ذلت عطا کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا حکم کرنے والا۔ انصاف فرمانے والا۔ حقیقت پر نظر فرمانے والا۔ دلوں کا حال جاننے والا۔ بردبار۔ بزرگ۔ بخشش کرنے والا۔ قدر دان۔ بلند مرتبہ۔ بڑا۔ حفاظت کرنے والا۔ بڑا سخی۔ نگہبانی کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ وسیع علم والا۔ کاموں کو درست کرنے والا۔ دانا۔ دوست رکھنے والا بزرگ شریف اٹھانے والا۔ حاضر۔ ثابت رکھنے والا۔ قوت والا۔ تمام کاموں میں مدد کرنے والا جس کی تعریف کی گئی۔ گھیرنے والا۔ پہلی بار پیدا کرنے والا دوبارہ تخلیق فرمانے والا۔ زندہ کرنے والا۔ مارنے والا۔ زندہ۔ قائم۔ غنی۔ بزرگ۔ تنہا۔ ایک بے پروا۔ مقدرت والا۔ قدرت کا اظہار کرنے والا۔ کام میں سبقت کرنے والا اور اس کا اختتام کرنے والا۔ سب سے پہلے سب سے آخر۔ ظاہر۔ پوشیدہ۔ کارساز۔ بلند مرتبہ۔ احسان کرنے والا

اَلْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

توبہ کو قبول کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ معاف کرنے والا۔ نہایت مہربان کائنات کا مالک۔ بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا۔ جمع کرنے والا۔ بے پروا۔ بے پرواہ کرنے والا۔ راہ دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا باقی۔ کائنات کا وارث۔ راہ نما۔ بردبار۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۸۱ [۳] وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا اور بے نیاز ہے نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا تیرا کوئی ہمسر نہیں رسول خدا نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرما دیتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۱۸۲ [۴] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے دعا میں کہا خداوندا میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کیونکہ تو تمام تعریفوں کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اے زندہ اور خبرگیری کرنے والے میں تیرے سامنے دست بدعا ہوں رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے واسطے سے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے جب اس کے واسطے سے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جب اس کے ذریعے کوئی سوال کیا جائے تو مقصد بر آری ہوتی ہے (ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

۲۱۸۳ [۵] وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ان الفاظ میں تھی خداوندا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(احمد، ترمذی)

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَآءً فَاِذَا رَجُلٌ یَّقْرَاُ وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَآءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِیْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ یَقْرَاُ وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَتَسَمَّعُ لِقِرَآءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى یَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَنْتَ الْیَوْمَ لِیْ اَخٌ صَدِیْقٌ حَدَّثْتَنِیْ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص ریاکار تو نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بریدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابوموسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابوموسیٰ مصروف دعا ہوئے اور ان الفاظ میں دعا کی۔ خداوندا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے نہ کسی کو جنا اور نہ تو جنا گیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو یکتا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابوموسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگنے والا ہمیشہ دیا جاتا ہے اور اس کے واسطے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتا دوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تب میں نے سب سے پہلے جناب ابوموسیٰ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر و ثواب

پہلی فصل

۲۱۸۶ (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَفِي رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے چار ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، ولا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر کہنا اور دوسری روایت کے مطابق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی حرج کی بات نہیں۔ (مسلم)

۲۱۸۷ (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تسبیح و تحمید تہلیل و تکبیر کہنا مجھے مخلوق کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ (مسلم)

۲۱۸۸ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

۲۱۸۹ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔ (متفق علیہ)

۲۱۹۰ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سبحان اللہ العظیم ہیں (متفق علیہ)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
۶
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ
اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ
جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ
مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ
اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ
الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ
الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ
الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا
فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی اس عمل سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روز کمائے حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روز حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (رشک راوی) صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ جہنی کی روایتوں میں معاف کرنے کے الفاظ ابوبکر برقانی سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابوعوانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے جو روایت کی اس میں ہزار کا لفظ نہیں ہے اور یہی حمیدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے

۲۱۹۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
۷
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللهُ
لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا کلام سب سے بہتر وافضل ہے تو آپ نے فرمایا وہ جس کو اللہ اور فرشتوں نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

۲۱۹۳ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۸
خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا
ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى
الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ
كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ
مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَ
مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ سے نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصلے پر تھی لیکن جب چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو مجھے مصلے پر پاکر فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصلے پر ہی ہو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت سے یہیں ہوں آپ نے فرمایا یہاں سے جانے کے بعد میں نے چار ایسے کلمات پڑھے ہیں اگر تمہاری سارے دن کی عبادت کا ان سے موازنہ کیا جائے تو وہ کلمات وزن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ہیں۔

(مسلم)

۲۱۹۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
۹
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے نامہ اعمال

عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام تک کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور کسی کا عمل اس پڑھنے والے کے عمل سے فوقیت حاصل نہ کر سکے گا مگر سوائے اس شخص کے جس نے کہ ان کلمات کو بڑھ کر پڑھا ہو۔

(متفق علیہ)

۲۱۹۵/۱۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهٗ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ قَالَ أَبُو مُوسٰى وَأَنَا خَلْفَهٗ أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِي نَفْسِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دیا تو سرکار نے فرمایا لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو تم ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو بہری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سمیع وبصیر ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تو تم سے تمہاری سواریوں کی گردن کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہے راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھی اس وقت سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع نہ کر دوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور مجھے اس سے آگاہ فرما دیں تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۹۶/۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

۲۱۹۷/۱۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے جب صبح کرتے ہیں تو فرشتہ کہتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔

(ترمذی)

۲۱۹۸/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تذکروں یا اذکار میں سے افضل ترین

الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [۱۴] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ۔

۲۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [۱۵] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ [۱۶] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهٖ وَأَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا إِنَّمَا أُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ قَالَ يَا مُوْسٰى لَوْ أَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْأَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ [۱۷] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ذکر اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں بلایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تنگی میں اللہ کی حمد کرتے رہے ہیں مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا خداوندا مجھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) میری وحدانیت کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ کہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتائیے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر ساتوں آسمان اور جو ان کے آباد کرنے والے ہیں (یعنی بسنے والے) اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلڑا دوسرے پلڑے پر [illegible]

حضرت ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق ستائش اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لیے ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے پھیرنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری اطاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے پھیرتا ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے بیماری میں یہ کلمات کہے . . . اور اس کو موت آگئی تو اس کو آگ نہ جلائے گی (ترمذی ابن ماجہ)

۲۲۰۳/۱۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَةٍ وَّبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گیا تو وہاں ان کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو بہتر یا اس سے آسان ہو وہ تسبیح یہ ہے اللہ رب العالمین کے لیے تسبیح ہے آسمان میں پیدا شدہ اشیاء کے مطابق یا زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح جہان دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان اشیاء کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان چیزوں کے مطابق جن کی اس نے تخلیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان کے مطابق اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان کے مطابق وہ اپنی شان کے مطابق وہی تحویل فرماتا ہے اور اپنی شان کے مطابق رکھتا ہے (ابوداؤد۔ جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۲۰۴/۱۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰی مَا قَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گویا اس نے سو حج کیے ہیں اور جو شخص صبح و شام اللہ کی حمد کرتا ہے گویا وہ اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرتا ہے اور جو شخص صبح و شام لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح و شام اللہ کی تکبیر بلند کی اس کے برابر کسی کو سوائے اس شخص کے جس نے تکبیر بلند کی ہو ثواب نہ ملے گا یا اس سے زیادہ مرتبہ اللہ اکبر کہا ہو (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۲۲۰۵/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَؤُهٗ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح میزان عدل کا نصف وزن رکھتی ہیں اور تحمید اس وزن کو مکمل کر دیتی ہے اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے حجابات کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ بندہ بارگاہ الٰہی میں رسائی حاصل کر لیتا ہے (جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔ اس کی سند قوی نہیں۔

۲۲۰۶/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

۲۲۰۷ [۲۲] وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زرخیز ہے اور مسطح ہے وہاں کا پانی میٹھا ہے اور اس میں شجر کاری سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔

(جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۲۰۸ [۲۳] وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

جناب یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرات میں سے ہیں روایت کرتی ہیں کہ ہم سے رسول خدا نے فرمایا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انہیں انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور تم ان سے غافل نہ رہو ورنہ رحمت الٰہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۲۰۹ [۲۴] عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا أَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا سے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کہتا رہوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی راوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے عافنی فرمایا یا نہیں۔

(مسلم)

۲۲۱۰ ۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۲۲۱۱ ۲۶ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۲۲۱۲ ۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً أَيْسَرُهَا الْهَمُّ۔

۲۲۱۳ ۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۲۲۱۴ ۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنے سے بندہ کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مکحول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ راوی حدیث جناب مکحول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے ستر دروازے دور فرما دیتا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے (جامع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب مکحول کی سماعت حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۹۹ ننانوے بیماریوں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ غم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے سے آیا ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ کلمہ شکر ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے اور اللہ اکبر کا اجر آسمان اور زمین کے درمیان خلا کو پر کرتا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(رزین)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ — توبہ واستغفار کا بیان

پہلی فصل

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بخاری)

۲۲۱۶ وَعَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر حجابات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ

حضرت ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی کے بارے میں فرمایا رب کریم فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر جس کو میں ہدایت سے نوازوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں غذا فراہم کروں لہٰذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کے گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! نہ تو تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور نہ مجھے نفع دے سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب سے پہلا اور سب سے آخری انسان

فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسألته ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر یا عبادی انما هی اعمالکم احصیها علیکم ثم اوفیکم ایاها فمن وجد خیرا فلیحمد الله ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسه۔

(رواه مسلم)

۲۲۱۹[۵] وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی بنی اسرآئیل رجل قتل تسعة وتسعین انسانا ثم خرج یسأل فاتی راهبا فسأله فقال أله توبة قال لا فقتله وجعل یسأل فقال له رجل ائت قریة کذا وکذا فادرکه الموت فناء بصدره نحوها فاختصمت فیه ملئکة الرحمة وملئکة العذاب فاوحی الله الی هذه ان تقربی والی هذه ان تباعدی فقال قیسوا ما بینهما فوجد الی هذه اقرب بشبر فغفر له۔ (متفق علیه)

۲۲۲۰[۶] وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لو لم تذنبوا لذهب الله بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون الله فیغفر لهم۔

(رواه مسلم)

۲۲۲۱[۷] وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یبسط یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء

اور تمام انس و جن اگر قلب خاشع کے ساتھ آئیں تو کوئی بھی میرے ملک میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور آخری یا تمام جن و انس مل کر برے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ مانگیں اور کچھ دریافت کریں تو میں ان کے سوالات کو پورا کروں گا اور اس سے میرے خزانہ میں کوئی کمی نہ ہو گی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہو گی جیسا کہ سوئی کو دریا میں بھگو یا جائے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہیئے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا پھر وہ توبہ کے لیے ادھر ادھر مارا پھرا ایسا ہوا کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو مار ڈالا۔ اس قاتل نے پھر ایک شخص سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن راستہ میں ہی اس کو موت آ گئی لیکن اس کا منہ اسی گاؤں کی طرف تھا اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کو حکم دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا کہ تو اس سے دور ہو جا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپو جب فاصلہ دیکھا گیا تو وہ جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت کم تھا لہٰذا اس بنا پر اس کی بخشش کر دی گئی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم ارتکاب گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لائیگا جو ارتکاب گناہ کر کے اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اسی طرح دن کو دست قدرت دراز کرتا ہے تاکہ

اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [۸] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [۹] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [۱۰] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى [۱۱] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک (تا قیام قیامت) جاری رہے گا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بندہ جب گناہ کا اعتراف کرکے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا رہے گا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے، جب تم میں سے کوئی توبہ کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو کھو جائے اور وہ اس کی بازیابی کی امید کھو کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے پڑ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو دیکھے کہ میری سواری کھڑی ہے اور فرط مسرت سے اس کی مہار پکڑ کر یہ بھی کہہ دے خداوندا تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں اور خوشی کی زیادتی میں غلط کلمات ہی کہہ دے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر بندے نے گناہ کرکے یہ کہا خداوندا مجھ سے صدور گناہ ہوا ہے میری مغفرت فرمادے رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا پروردگار بخشش فرمانے والا ہے جو گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے لہٰذا میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے زندگی کے لمحات گزارتا رہتا ہے لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کی مغفرت فرمادے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہ پر مواخذہ کرتا ہے اور مغفرت بھی کر دیتا ہے لہٰذا میں نے اس کو بخش دیا پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک زمانہ گزرتا ہے پھر اس بندے سے گناہ صادر ہوتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا میری مغفرت فرمادے رب تعالیٰ پھر فرماتا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے

* اور اس کو بخش دیتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اب وہ جو چاہے کرے (متفق علیہ)

٢٢٢٦ ١٢ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن رب کریم نے فرمایا ہے کون شخص یہ گمان کرتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی اور اس شخص کے اس کہنے پر اس کے عمل ضائع کر دیئے (مسلم)

٢٢٢٧ ١٣ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوندا تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر ان الفاظ میں یقین کامل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی مستحق جنت ہے

(بخاری)

دوسری فصل

٢٢٢٨ ١٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے جب بھی پکارا اور مجھ سے رجوع کیا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بلند ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں (احمد) لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے۔

٢٢٢٩ ١٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

٢٢٣٠/١٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٢٣١/١٧ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

٢٢٣٢/١٨ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

٢٢٣٣/١٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

٢٢٣٤/٢٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٢٣٥/٢١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي

کی مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا وظیفہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے (ترمذی۔ ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ زنگ ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان کے بندوں کے اعمال نے ان کے قلوب کو زنگ آلود کر دیا ہے۔

(احمد ابن ماجہ۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ سانس کا ڈورا باقی رہتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ روح ان کے جسموں میں ہے بہکاتا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۲۲۳۶/۲۲ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۷/۲۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۲۳۸/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۲۲۳۹/۲۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لمبائی ستر برس کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا اور یہ کلام الٰہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب کریم کی جانب سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایمان سے مشرف نہ ہوا ہوگا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے جن میں سے ایک تو عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار عابد اپنے دوست سے کہتا کہ تو گناہ کم کر دے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو بہت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے حال پر رہنے دے کیا تو میرا نگران ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تیری ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا اور تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا جب دونوں روحیں بارگاہ الٰہی میں پیش ہوئیں تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا فرشتو اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا

اللهِ اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُوْلُ بَدَلَ يَقْرَاُ)

۲۲۴۰ — (۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللهِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

۲۲۴۱ — (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَّعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرمانے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے (احمد جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب شرح السنہ نے تلاوت کی بجائے القول کا لفظ استعمال کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللمم کے بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوندا اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو کل کبیرہ معاف فرما تیرا وہ کونسا بندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو راہ دکھاؤں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جس کو میں غنی کردوں، مجھ سے مانگو میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عافیت عطا کروں پس تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے (بندوں میں سے) اگلے اور پچھلے زندہ اور مردہ، تر اور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو میرے ملک و اقتدار میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک و تر میرے شقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار سے ایک مچھر کے پر کے برابر کمی نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے خشک و تر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو اُن کی خواہش کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سوئی کو ڈالے تو اس کے سرے میں جتنا پانی لگے گا اور یہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور بزرگ ہوں اور وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں ہوجا تو وہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۴۲/۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انسؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے میری شان کے لائق یہ ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں اور جس کے دل میں میری خشیت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۲۲۴۳/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کو سو مرتبہ شمار کر لیا کرتے تھے آپ کہتے۔ خداوندا میری توبہ کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ بیشک تو توبہ کو قبول فرمانے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے (احمد ترمذی، ابوداؤد ابن ماجہ)

۲۲۴۴/۳۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ لٰكِنَّهُ عِنْدَ أَبِيْ دَاوٗدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت بلال بن یسار بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا جس نے یہ کلمات کہے میں اس رب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی ذات حی و قیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو (صاحب ابوداؤد نے بلال کی بجائے ہلال نام کہا ہے جبکہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

تیسری فصل

۲۲۴۵/۳۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کہتا ہے پروردگار مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے

(احمد)

۲۲۴۶/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قبر میں مردہ کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے ہو یا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا و ما فیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک رب کریم

عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

٢٢٣٧ / ٣٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)

٢٢٣٨ / ٣٤ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

٢٢٣٩ / ٣٥ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَّفْسِهٖ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَأَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا أَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِيْ أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَأَنَامُ حَتّٰى أَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ

دنیا والوں کی دعائیں مُردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور زندوں کا اپنے مُردوں کی طرف تحفہ ان کے لیے مغفرت کی طلب ہوتی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی (ابن ماجہ نسائی نے اپنی کتاب عمل یوم ولیلۃ میں نقل کیا)۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے، خداوندا مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے خوش ہوں اور برائی کر کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں (ابن ماجہ دعوات کبیر)

حضرت حارث بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں ایک کی نسبت تو رسول خدا کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ یہ ہیں مومن اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے اشارہ سے ناک سے اڑا دیا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم کی حدیث اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا رب کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے بہت خوش ہوتا ہے بمقابلہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اترا کہ اس کے ساتھ سواری اور کھانے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہو گیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہ میں تھا لوٹ کر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے لہٰذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار میں لیٹ گیا لیکن جب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھانے

هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوٰى مُسْلِمٌ اَلْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ حَدِيْثَيْنِ وَرَوٰى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔

۲۲۵۰ ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔

۲۲۵۱ ۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

۲۲۵۲ ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۲۲۵۳ ۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

۲۲۵۴ ۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰى عَنْهُ مَوْقُوْفًا

پینے کا سامان جس پر موجود تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو بندہ مومن کی توبہ سے اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے پر نہیں ہوتی (امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا تک پہنچایا اور امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک موقوف کیا ہے۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (احمد)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم میری رحمت سے ناامید ہو۔ آخر آیت تک۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا ہو یہ سن کر نبی علیہ السلام نے سکوت فرمایا لیکن بعد میں فرمایا ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا (احمد)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے جب تک کہ پردہ حائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کو حالت شرک میں موت آئے۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پہاڑ کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس سے صدور گناہ نہ ہوا ہو (ابن ماجہ شعب الایمان میں بیہقی نے روایت کر کے یہ کہا کہ یہ روایت صرف نہرانی سے منقول ہے جو مجہول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے موقوف ذرائع پر روایت منقول ہے راوی نے فرمایا ندامت بھی توبہ کی طرح ہے اور

قَالَ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے صدور گناہ نہ ہوا ہو۔

بَابٌ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ

وسعت رحمت الٰہی

پہلی فصل

٢٢٥٥ ١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ إِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٥٦ ٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

٢٢٥٧ ٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ أَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ أَحَدٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٥٨ ٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٢٥٩ ٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ..... فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف ایک رحمت نازل فرمائی جو انسانوں جنوں درندوں اور پرندوں کے درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے یہ سب آپس میں محبت اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے رکھی ہوئی ہیں اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالے سے فرمایا کہ اس ایک رحمت سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ..... نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ تمہاری جوتی کے تسمے سے زیادہ قریب ہیں۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيْهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۰/۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۱/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۲/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کبھی بھلائی نہیں کی اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور میری نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف کو دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا تو مجھے ایسا عذاب ہوگا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ جب وہ شخص مر گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو میرے حال سے خوب واقف ہے اس کی عرض داشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی (متفق علیہ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خوار بچہ نظر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ پلاتی تھی اس موقعہ پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکے گی ہم حاضرین نے عرض کیا جب تک اس کا بس چلے گا وہ ایسا نہ کرے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی صحابہ نے عرض کیا نہ آپ کو یا رسول اللہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہٰذا اپنے کردار و گفتار کو درست کرو، طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد (ثواب و نجات) حاصل کر لو (متفق علیہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نار دوزخ

الجنة ولا يجيره من النار ولا أنا إلا برحمة الله

(رواه مسلم)

سے بچائے گا صرف رحمت الٰہی میری بھی (معاون ہوگی)

(مسلم)

۲۲۶۳ وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله[9] عليه وسلم إذا أسلم العبد فحسن إسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد القصاص الحسنة بعشر أمثالها إلى سبع مائة ضعف إلى أضعاف كثيرة والسيئة بمثلها إلا أن يتجاوز الله عنها۔ (رواه البخاري)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ یقین کامل اور اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اور اگلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے اعمال خیر کا ایک سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے دوگنا اجر عطا فرماتا ہے لیکن اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرماتا ہے۔ (بخاری)

۲۲۶۴ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى[10] الله عليه وسلم إن الله كتب الحسنات والسيئات فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فإن هم بها فعملها كتبها الله له عنده عشر حسنات إلى سبع مائة ضعف إلى أضعاف كثيرة ومن هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فإن هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة۔

(متفق عليه)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ . . . . . . صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور گناہ مقرر کر دیئے ہیں جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا تو اس کو اس ارادہ کا ایک اجر ملتا ہے اور اگر ارادہ پر عمل بھی کرے تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیوں سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرماتا ہے اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کو ایک نیکی کا اجر ملتا ہے لیکن اگر برائی کا ارادہ کر کے اس کا ارتکاب کیا تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۶۵ عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى[11] الله عليه وسلم إن مثل الذي يعمل السيئات ثم يعمل الحسنات كمثل رجل كانت عليه درع ضيقة قد خنقته ثم عمل حسنة فانفكت حلقة ثم عمل أخرى فانفكت أخرى حتى تخرج إلى الأرض۔

(رواه في شرح السنة)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس شخص کی جو برائیوں میں پکڑا ہوا ہو اور پھر وہ نیکیوں کی [illegible] ایسی [illegible] ہے جیسے کسی کے بدن پر تنگ [illegible] باعث اذیت زرہ ہو جب وہ نیکیاں کرتا ہے تو اس کے حلقے کھلنے لگتے ہیں اور آخر میں وہ کھل کر زمین پر گر جاتی ہے۔

(شرح السنہ)

۲۲۶۶ وعن أبي الدرداء أنه سمع النبي صلى[12] الله عليه وسلم يقص على المنبر وهو يقول ولمن خاف مقام ربه جنتان قلت وإن زنى وإن سرق

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جو شخص بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں راوی کہتے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَآءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۲۲۶۷ ۱۳ وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَآءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَآئِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَآئِيْ فَهُنَّ اُولَآءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

پس میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چوری یا زنا کا ارتکاب کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ ولمن خاف مقام ربہ جنتن کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکار نے اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

(احمد)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کمبل پوش صاحب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کمبل میں چھپی ہوئی تھی انہوں نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پرندوں کی آوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا لیکن ان بچوں کی ماں آکر میرے سر پہ اڑنے لگی تو میں نے کمبل کو کھول دیا تو وہ بھی کمبل میں آگئی تو میں نے اس کو بھی چھپا لیا اب یہ سب میرے کمبل میں ہیں نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہٰذا اس نے سب کو کمبل سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں چمٹانے لگی اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا تعمیل ارشاد میں وہ شخص ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۲۶۸ ۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَةٌ تَحْصِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپیٹ اٹھتی تو وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ بَلٰى قَالَتْ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا قَالَ بَلٰى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵
إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِيْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ إِلَى الْأَرْضِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۷۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
۱۶
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! پھر اس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ان بہت زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں اور اس کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں پر۔ (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جناب جبرئیل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ فگن ہے پھر جناب جبرئیل اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہے تو حاملان عرش اور ان کے گرد اگرد جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کچھ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

پہلی فصل

۲۲۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں اس رات میں جو بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے تکبر اور برائی بڑھاپے سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے ہم پر صبح نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی دوسری روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوندا میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

۲۲۷۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى فَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر کہتے :۔ خداوندا تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں (یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے :۔ اس رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف لوٹنا ہے (بخاری) لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے

۲۲۷۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بستر پر جائے تو چاہیے کہ پہلے اسے چادر سے جھاڑے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر کیا گرا پڑا ہے پھر بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے خداوندا تیرا نام لے کر میں نے بستر پر کروٹ لی ہے اور تیرے ہی حکم سے بستر سے اٹھوں گا اور اگر نیند میں تو میری

أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصّٰلِحِينَ
وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ
لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ
أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا۔

۲۲۶۴ [۴] وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ
نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ
أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ
رَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ
اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي
أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ
الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى
قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ
عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۵ [۵] وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ
لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۶۶ [۶] وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى
وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ

جان لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر داہنی کروٹ لیٹے پھر مذکورہ دعائیہ کلمات کہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو اپنے لباس (کی چادر) سے تین مرتبہ جھاڑے اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو داہنی کروٹ لیٹ کر کہتے: خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے تمام کام تیرے سپرد کر دیے اپنی پیٹھ کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے۔ کوئی جائے پناہ اور چھڑانے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا (خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت و رسالت پر ایمان لازم تھا، اشعۃ اللمعات) نبی علیہ السلام نے فرمایا ان کلمات کو کہنے کے بعد اگر کسی کو اسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب براء نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو نماز کا سا وضو کرو پھر داہنی کروٹ لیٹ کر کہو خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا الخ مذکورہ دعا سے اَرْسَلْتَ تک کے کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر زندگی میں صبح کی تو بھلائی ملے گی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیہ کلمات فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہماری مدد فرمائی ہمیں پناہ دی کہ ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا اور کوئی ٹھکانا دینے والا نہیں

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے نشانات کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے گئیں کیونکہ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت عائشہ سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت ہمارے گھر تشریف لائے جب ہم بستروں پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا لیٹے رہو پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی ٹھنڈک محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز نہ بتلا دوں جو تم نے مجھ سے طلب کی ہے جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھو یہ وظیفہ تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے (متفق علیہ)

۲۲۷۷/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ایک خادم کا سوال کرنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۲۷۸/۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوندا تیری توفیق سے ہم نے صبح وشام کی۔ تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف ہمیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوندا تیری توفیق کے مطابق ہم نے شام وصبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۷۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهٗ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دوعالم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح وشام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو خداوندا! ظاہر و باطن کو جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے

وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں شیطان کے مکر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعائیہ کلمات صبح و شام اور رات کو سوتے وقت پڑھا کرو (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۲۸۰ وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ[۱۰] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ماجد سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا اس خالق و مالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا جناب ابان کو فالج ہو گیا تو ایک شخص رات کے وقت عیادت کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے، حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پر مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا (ترمذی، ابن ماجہ لیکن سنن ابوداؤد میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا)۔

۲۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۱۱] كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے تھے، ہم نے اور مملکت خداوندی نے شام کی ہے تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش ہے اور اس کے لیے اقتدار اعلیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں آج کی شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور آج کی رات اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں سستی بڑھاپے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میں بڑھاپے تکبر و دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت دعا میں صبح کا تذکرہ کرتے اور شام کے وقت دعا میں شام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد لیکن جامع ترمذی میں کبر کے ساتھ کفر کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۲۲۸۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۱۲] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضور کی ایک صاحبزادی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے

يُعَلِّمُهَا يَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهُمَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۲۸۳/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ كَذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۲۸۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۸۵/۱۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ

پاک اور لائق حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذات قوت و اقتدار اسی کے پاس ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظہرون . . . تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت کیں تو یہ دن کے گزر جانیوالے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام کو تلاوت کیں تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

حضرت ابو عیاشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ۔ اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے جیسا ثواب ملتا ہے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے خواب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابو عیاشؓ آپ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو عیاشؓ نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد ۔ ابن ماجہ)

حضرت حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت

أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِنْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستے فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو خداوندا مجھے نار دوزخ سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت واقع ہو گئی تو آتش دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد پڑھو اور اسی دن میں موت آجائے تو نار دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۶/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ اللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے دین ودنیا میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دینی ودنیاوی امور میں اپنے اہل ومال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوندا میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوندا تیری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۷/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہو خداوندا ہم نے صبح کی تیری ذات کو تیرے حاملان عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے سرزد ہونے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس رات میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(ابوداؤد لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۸۸/۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ کلمات

وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

٢٢٨٩/١٩ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ)

٢٢٩٠/٢٠ وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

٢٢٩١/٢١ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

٢٢٩٢/٢٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

٢٢٩٣/٢٣ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر اسلام کے دین پر حق ہونے اور محمد مصطفےٰ کی رسالت پر راضی ہوا" (احمد۔ ترمذی)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹتے پھر کہتے: ۔ خداوندا مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو اٹھائے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے براء سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لیے لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات تین مرتبہ ادا فرماتے تھے۔ خداوندا تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تیری ذات پاک سے اور تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اپنے رب کریم میں اس شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی تو پیشانی پکڑ کر کھینچ لیتا ہے خداوندا تو گناہوں اور قرض کو دور کرتا ہے اور تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی دولتمند کو اس کی دولت نہیں بچا سکتی پاک ہے تیری ذات اور تو ہی لائق ستائش ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ یا ریگستان کے ریت کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں ان کی مغفرت فرما دیتا ہے وہ دعا یہ ہے میں اس ذات سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يأخذ
مضجعه بقراءة سورة من كتاب الله الا وكل
الله به ملكا فلا يقربه شيء يؤذيه حتى يهب
متى هب۔ (رواه الترمذي)

۲۲۹۴ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال
۲۴
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلتان لا
يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة الا وهما
يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله في دبر
كل صلوة عشرا ويحمده عشرا ويكبره عشرا
قال فانا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعقدها بيده قال فتلك خمسون ومائة باللسان
والف وخمس مائة في الميزان واذا اخذ مضجعه
يسبحه ويكبره ويحمده مائة فتلك مائة باللسان
والف في الميزان فايكم يعمل في اليوم والليلة
الفين وخمس مائة سيئة قالوا وكيف لا يحصيها
قال يأتي احدكم الشيطان وهو في صلوته فيقول
اذكر كذا اذكر كذا حتى ينفتل فلعله ان لا يفعل
ويأتيه في مضجعه فلا يزال ينومه حتى ينام
رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وفي رواية
ابي داؤد قال خصلتان او خلتان لا يحافظ
عليهما عبد مسلم وكذا في روايته بعد قوله
والف وخمس مائة في الميزان قال ويكبر اربعا
وثلاثين اذا اخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين
ويسبح ثلاثا وثلاثين وفي اكثر نسخ المصابيح عن
عبد الله بن عمر۔

۲۲۹۵ وعن عبد الله بن غنام قال قال رسول
۲۵
الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح
اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد من
خلقك فمنك وحدك لا شريك لك فلك الحمد

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جاگنے تک کوئی اذیت دینے والی چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان داخل جنت ہوگا متوجہ ہو کہ وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر ترازو میں باعتبار وزن ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری بات یہ کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۳ بار تسبیح کرے ۳۳ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۴ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد تو سو ہوتی ہے مگر میزان میں ایک ہزار نیکیاں ہے تم میں کون ایسا ہو جو شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں ہر شخص کے پاس حالت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منعطف کرتا ہے اسی طرح رات کو سوتے وقت بھی اس کو سلا دیتا ہے (اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا ہے) ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابوداؤد نے اس طرح روایت کیا ہے دو خصلتیں یا دو عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ تعداد ایک سو پچاس ہیں کے بعد فرمایا۔ جو اللہ اکبر چونتیس بار کہے جائیں اور بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے چونتیس بار تکبیر اور تینتیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں ۴

حضرت عبداللہ بن غنام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملی ہے تیری ذات واحد سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے

---

۴ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے)۔

وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ أَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات شکر ادا کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۶/۲۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے۔ خداوندا! آسمانوں، زمینوں اور ہر چیز کے خالق، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی مخفی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے)

۲۲۹۷/۲۷ وَعَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوندا میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کرا دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

۲۲۹۸/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَأَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِيْ أَعْطَانِيْ فَأَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَإِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق ومالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پلایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حال میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والے سب کے معبود میں تجھ سے نار دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

۲۲۹۹/۲۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو تو دعا کرو۔ خداوندا ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر زیادتی کرنے والے کی زیادتی اور ظلم سے محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری ثنا سب سے بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن ظہیر کی روایت کردہ حدیث کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

تیسری فصل

۲۳۰۰ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۳۰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ إِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوندا میں آج کے دن کی فتح و نصرت نور و برکت اور ہدایت طلب کرتا ہوں۔ میں آج کے دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح شام کے وقت کہے۔

(ابوداؤد)

۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ
۳۱ لِأَبِيْ يَا أَبَتِ أَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ کلمات پڑھتے ہیں: خداوندا تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت عطا فرما تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابوداؤد)

۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ كَانَ
۳۲ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے۔ خلق، امر اللہ کے لئے ہیں شب و روز اور ان دونوں میں جو آرام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں خداوندا اس دن کی ابتداء نیکی کا سبب درمیانی حصہ کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اے سب رحم کرنیوالوں کا زیادہ رحم کرنیوالے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کے حوالے سے نقل کیا ہے)

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ
۲۳
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابزیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے "ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر جو مشرکوں میں نہ تھے صبح کی۔

(احمد۔ دارمی)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

پہلی فصل

۲۳۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
۱
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ خداوندا ہمکو مامون رکھیں جو اولاد عطا فرمائے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شوہر کی اس مقاربت سے جو بچہ پیدا ہوگا اسکو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔ عظیم اور حلیم خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ
۳
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ

حضرت سلیمان ابن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں

جُلُوْسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں جس کو غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میں مجنون نہیں ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالےٰ سے فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت، تین بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوندا ہم اس سفر میں بھلائی اور تقوے اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہو۔ خداوندا اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی درازی کو مختصر فرما دے خداوندا تو سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سفر کی مشقتوں برے حالات اور اہل وعیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے ہم واپس ہونے والے توبہ کرنے والے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسکی حمد کرنے والے ہیں (مسلم)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کی مشقتوں واپسی کے مصائب سے نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپسی پر اہل وعیال کو بری حالت میں اور غربت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

وَالْمَالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۰ / ۷ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۱ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۲ / ۹ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۳ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ

(مسلم)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، جو کسی منزل پر اُترے اور یہ کلمات کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں کل مخلوق کے شر سے۔ تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اُس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھو نے کاٹ لیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اُس کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سننے والے نے سنی اور اس بہتر نعمت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمائی۔ خداوندا تو ہماری محافظت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش دوزخ سے پناہ حاصل کرنے کے لئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو تنہا شکست دی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: اے کتاب کے نازل فرمانے والے جلد

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حساب لینے والے معبود و خداوندا الکفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما انہیں شکست دے اور انکے پائے ثبات میں لغزش ڈال دے (متفق علیہ)

۲۳۱۵ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان ہوئے ہم نے آپکی خدمت میں کھانے کی چیزیں بشمول ملیدہ پیش کیں اسکے بعد آپکی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپنے انمیں سے کچھ کھائیں اور گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان دبا لیا۔ اور ایک روایت میں اسطرح منقول ہے کہ کھجور کی گٹھلیوں کو اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا اسکے بعد آپکی خدمت میں پانی لایا گیا جو آپنے پیا۔ راوی کہتے ہیں میرے والد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے تھے نبی علیہ السلام سے التجا کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں تو آپنے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوندا انہیں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۳۱۶ ۱۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیا) چاند دیکھتے تو دعائیہ کلمات اس طرح کہتے: خداوندا امن۔ ایمان۔ سلامتی اور اسلام کے ساتھ (ہر سایہ) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اے چاند تمہارا ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

۲۳۱۷ ۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پہ بزرگی عطا فرمائی۔ اس دعا کو پڑھنے سے وہ مبتلائے آلام نہیں ہوگا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا کیونکہ عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے)

۲۳۱۸ ۱۵ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ۔

۲۳۱۹/۱۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۰/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۳۲۱/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اسکے دست قدرت میں بھلائی ہے اور ہر چیز پر اسکا اقتدار ہے۔ بس اللہ تعالیٰ نے اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ برائیاں اسکے نامۂ اعمال سے مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں گھر بن جائے گا (ابن ماجہ) لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں بازار کی بجائے سوق جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید و فروخت ہوتی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا اے خداوندا میں تجھ سے پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت سے کیا مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعائیہ کلمے سے میں بھلائی کی توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد دخول جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا کرنے والے سے سنا وہ ذوالجلال والاکرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تیری دعا قبول ہوگئی۔ اب مانگ لے۔ نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو اسطرح دعا کرتے سنا خداوندا میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر بیکار باتیں کی ہوں تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی دعوات کبیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے میں نے

قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

٢٣٢٢/١٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ۔

٢٣٢٣/٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٢٣٢٤/٢١ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

٢٣٢٥/٢٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت کرنے والا نہیں یہ کلمات کہہ کر جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲ طلب کرتا ہے تو رب کریم خوش ہوتا ہے اور اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

[illegible] کی مغفرت

(احمد، ترمذی - ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا دوسری روایت میں اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں (ترمذی لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعائے برکت فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے اس میں کچھ زیادتی فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

[illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا خشیت الٰہی خود پر لازم کر لو اور ہر بلند جگہ

اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۷/۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۸/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۹/۲۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَّزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۲۳۳۰/۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوندا! اسکے سفر کے بُعد کو کم فرما اور سفر کو اسکے لئے آسان فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اندر جو برائی ہے اس سے اور تجھ پر جو چلتے ہیں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں شیر کالے ناگ سانپ، بچھو، شہر میں رہنے والوں، پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقعہ پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا تو میرا قوتِ بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے سہارے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوندا ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے اللہ کے نام کیساتھ جس پر میں نے بھروسہ کیا خداوندا ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم لغزش میں پڑیں یا ہمیں گمراہ کرنے کی کی کوشش کی جائے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ لیکن ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں کج روی کروں یا راہ سے بھٹکایا جاؤں۔ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جائے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُوْلُ شَيْطَانٌ اٰخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُ الشَّيْطَانُ)

۲۳۳۱/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۳۳۲/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۴/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۳۳۵/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے۔ میں اللہ کا نام لے کر اسکے بھروسے پر نکلا ہوں۔ اسکے سوا نہ تو گناہ سے پھرنے اور نہ نیک عمل کرنے کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جاتا ہے تیری راہ راست کی جانب رہنمائی کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ اب تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی حفاظت ہو گئی اور تو شر سے بچا لیا گیا (ابوداؤد لیکن جامع ترمذی نے صرف شیطان کی دوری تک روایت کیا)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اسی پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرماتے اللہ تعالیٰ تجھے برکتیں عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگتا ہوں اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت زدہ کے لئے دعائیہ کلمات یہ ہیں خداوندا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قبضہ نہ دے اور میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد)

۲۳۳۶
۳۳
وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى)

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ غموں کا مارا اور قرضوں کے بوجھ سے نڈھال ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جو تمہارے غموں کو دور کرکے قرض سے نجات دلائے! اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائیے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح و شام یہ دعا پڑھو خداوندا میں تجھ سے غم اور تفکرات سے عجز اور سستی سے بزدلی اور کنجوسی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح و شام ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے غموں کو بھی دور کیا اور قرض سے بھی نجات عطا فرمائی (ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک مکاتب (غلام) نے آکر کہا کہ میں اپنی کتابت (شرائط آزادی) سے عاجز آگیا ہوں میری مدد کریں۔ جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تمہیں وہ کلمات بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائے تھے اگر تم پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کر دے گا۔ تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے حلال کا رزق عطا فرما اور حرام روزی سے بے پروا کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

(ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اذا سمعتم نباح الکلاب فی باب تغطیۃ الاوانی انشاء اللہ تعالیٰ کے ذیل میں نقل کریں گے)

تیسری فصل

۲۳۳۷
۳۴
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گی تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے اس پر مہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کرو گی تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے وہ کلمات اس طرح ہیں رب کریم تیری ذات پاک ہے تو لائق حمد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (نسائی)

۲۳۳۸
۳۵
وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس

بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۹ / ۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجِلَاءَ هَمِّي وَغَمِّي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَجًا۔

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

۲۳۴۰ / ۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۴۱ / ۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ)

۲۳۴۲ / ۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيحِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۳۴۳ / ۴۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس خدا کی حمد ہے جو ماہ گزشتہ کو لے لیا گیا اور یہ مہینہ عطا فرمایا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے خداوندا میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں تیرے زیر اقتدار ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے مجھ پر تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے خود کو مسمی کیا یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے بندوں میں سے کسی کو بتایا یا پردہ غیب میں جو اختیار کیا کہ قرآن کریم کو میرے قلب کی بہار میرے غموں کا مداوا بنا دے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسائیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(رزین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے حی وقیوم میں تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور غیر محفوظ بتایا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو دل گردن تک آ گئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس طرح دعا کرو خداوندا ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابوسعید خدری فرماتے ہیں۔ ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا نے دشمن کو شکست دیدی۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ کا نام لیکر میں یہاں آیا ہوں

یہ [illegible] اوندا! ہم اس [illegible] ار اور جو کچھ اس [illegible] ے [illegible] طلب کرتے

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو یہاں پہنچنے والی ہو۔

(بیہقی دعوات کبیر)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

۲۳۴۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۱] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت۔ بدبختی آنے۔ تقدیر کی برائی اور دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۲] يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تفکرات۔ غم۔ بیچارگی۔ سستی۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ قرض اور دشمنوں کے غلبے سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۳] يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے سستی طول عمر قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دوزخ کے عذاب آگ کے نقصانات۔ قبر کے فتنہ اس کی برائیوں۔ دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ خداوندا میرے دل کو پاکیزہ کردے جس طرح کہ میلا کپڑا صابن سے صاف ہوجاتا ہے۔ خداوندا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا ہی بُعد پیدا کردے جیسا کہ تُو نے مشرق و مغرب میں بُعد رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ[۴] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے بیکسی۔ سستی۔ بزدلی۔ بخل۔ طول عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوندا

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو بہترین تزکیہ فرمانے والا کارساز اور مالک مطلق ہے۔ خداوندا میں تجھ سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ[۵] رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوندا میں تجھ سے نعمت کے زائل ہونے سکون کے ختم ہونے۔ ناگہانی عذاب اور تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۶] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

۲۳۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ[۷] وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا میں نے تیرے اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع ہوا تیری مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوندا میں تیری عزت وجلال کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن وانس کو موت آئے گی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى[۸] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں ان چار باتوں سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو ایسے نفس سے جسکو کبھی سیری نہ ہو۔ اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، جامع ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا اور نسائی نے دونوں راویوں سے روایت کیا ہے)

۲۳۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۹] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ بری عمر، سینہ

وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

۲۳۵۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [۱۰] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

۲۳۵۴ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۱] كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

۲۳۵۵ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۱۲] كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [۱۳] وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

۲۳۵۷ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى [۱۴] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ [۱۵] قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِيِّیْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ)

۲۳۵۹ وَعَنْ اَبِی الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [۱۶] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فقر معاشی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے اختلاف نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فاقہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری عادت ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں برص۔ جذام۔ جنون اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا میں برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس کا میں ورد کروں تو آپ نے فرمایا (اس طرح دعا کرو) خداوندا میں اپنی سماعت بصارت۔ نطق۔ قلبی اور مادہ مردمی کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے پناہ

الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَمِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَالْغَمِّ)

٢٣٦٠ / ١٧ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

٢٣٦١ / ١٨ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٣٦٢ / ١٩ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٢٣٦٣ / ٢٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ

طلب کرتا ہوں کہ میں کسی چیز سے دب کر مروں۔ بلند جگہ سے گرنے غرق ہونے اور جل کر مرنے سے . . . . خداوندا میں طول عمر سکرات کے وقت شیطان کے بہکانے۔ میدان جنگ سے بھاگ آنے اور سانپ کے ڈسنے کی موت سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد لیکن صاحب نسائی نے غم کے لفظ کا بھی اضافہ کیا ہے)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو نقصان کی طرف لے جاتا ہو۔

(احمد، بیہقی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ یہ پوشیدہ ہونے کے بعد تاریکی کا سبب بنتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا تم دن میں کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو تو میرے والد نے کہا سات کی جن میں سے چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم امید اور خوف میں کس سے رجوع ہوتے ہو۔ میرے والد نے کہا آسمان والے سے نبی علیہ السلام نے فرمایا اے حصین اگر تم اسلام قبول کرو تو میں تمہیں ایسی دو باتیں بتاؤں جو تمہارے لیے منفعت بخش ہوں گی۔ میرے والد نے جب اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے وہ باتیں بتا دیں جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا یہ دعا کرو خداوندا میرے دل میں ہدایت ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ (ترمذی)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد اور [illegible] روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو وہ اس طرح دعا کرے: — میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر اور اپنی ذات پر شیطانوں کے تسلط اور ان کی اپنے پاس موجودگی

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وُّلْدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ)

سے پناہ طلب کرتا ہوں ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ جناب عبداللہ بن عمرو دعائیہ کلمات اپنے بچوں کو یاد کراتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

(ابوداؤد الفاظ حدیث بحوالہ ترمذی)

۲۳۶۴ / ۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت یہ التجا کرتی ہے خداوندا اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ درخواست کرتی ہے۔ خداوندا اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی۔ نسائی)

تیسری فصل

۲۳۶۵ / ۲۲ عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب احبار کہتے تھے کہ اگر میں یہ چار کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا ڈالتے جب ان سے معلوم کیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انھوں نے بتایا "میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع و مانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک و بد کوئی تجاوز نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جنکو میں جانتا ہوں یا انکا علم نہیں رکھتا۔ اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسکو اللہ نے پیدا [illegible]

۲۳۶۶ / ۲۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَبِيْ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت مسلم بن ابی بکرہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں کفر۔ فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں مسلم کہتے ہیں کہ میں بھی یہ دعائیہ کلمات پڑھنے لگا تو انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے (نسائی) لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد کا تذکرہ کیا ہے)

۲۳۶۷ / ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوندا میں کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں

وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرض کو برابر سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دوسری روایت کے مطابق یہ دعا اس طرح منقول ہے خداوندا میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعائیں

پہلی فصل

۲۳۶۸ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے خداوندا میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں اسراف اور میری کمزوریوں کو جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کو بخش دے خداوندا میری بیجا کوششوں بیہودہ گوئی قصداً اور بلاقصد مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرمادے۔ خداوندا میرے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو جن کو تو خوب جانتا ہے معاف فرمادے تیری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۶۹ ۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا دین کو میرے لئے بہتر اور آسان فرما، جو میرے کاموں کا نگران ہے اور دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی میں ہر کار خیر کی زیادتی فرما اور میری موت کے ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔

(مسلم)

۲۳۷۰ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری حرام روزی سے باز رہنے اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۲۳۷۱ ۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے ہدایت عطا فرما مجھے سیدھا رکھ آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستہ کا تصور کرو اور سیدھا رکھنے سے تیر کی راستی کا تصور رکھو۔ (مسلم)

۲۳۷۲ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔
۵

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس سے فرماتے کہ ان الفاظ سے دعا کرو" خداوندا میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

(مسلم)

۲۳۷۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
۶

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوندا ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ۔
۷

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر کسی کو غلبہ نہ دے۔ میرے لئے تدبیر فرما میرے مقابل کی تدبیر میں مدد نہ کر مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور جو مجھ سے بغاوت کرے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما اے میرے رب تو مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی جانب رجوع ہونے والا۔ تجھ سے عاجزی کرنیوالا اور تجھ سے تضرع کرنیوالا بنا۔ خداوندا میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے گناہوں کو دھو ڈال۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما میری بات کو سچا کر میرے قلب کو ہدایت عطا فرما اور میرے قلب کی سیاہی کو دور فرما۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۳۷۵ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
۸

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوتی۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا۔

۲۳۷۶ ۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَآءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَآءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا)

۲۳۷۷ ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَآئِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۷۸ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے کاموں میں معافی طلب کر۔ اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دیکر فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات مل گئی تو تمہیں فلاح حاصل ہوگئی۔

(ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے خداوندا مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے عطا فرما خداوندا تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنا دے اور اے پروردگار میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جسکو تو محبوب رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کردے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین (صحابہ) کے لئے دعا فرماتے۔ خداوندا تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرمائے اور ہمیں اتنا یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوندا زندگی میں ہمیں اچھی سماعت بصارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپسی پر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کردے اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے و ہمارے علم کے لئے مرکز آزمائش نہ بنا اور جو ہم پہ رحم نہ کرے اس کو ہم پہ

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

(رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

۲۳۷۹/۱۲ وعن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال وأعوذ بالله من حال أهل النار۔

(رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب إسنادا)

۲۳۸۰/۱۳ وعن عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه الوحي سمع عند وجهه دوي كدوي النحل فأنزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا وأعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وأرضنا وارض عنا ثم قال أنزل علي عشر آيات من أقامهن دخل الجنة ثم قرأ قد أفلح المؤمنون حتى ختم عشر آيات۔

(رواه أحمد والترمذي)

علیہ نہ عنایت کر۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا جو علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما میرے علم میں زیادتی کر اور مجھے علم نافع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی سی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوندا ہم میں افزائش فرما کمی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے۔ دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگا۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے بعد قد افلح المؤمنون سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۳۸۱/۱۴ عن عثمان بن حنيف قال إن رجلا ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ادع الله أن يعافيني فقال إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فأمره أن يتوضأ فيحسن الوضوء ويدعو بهذا الدعاء اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة إني توجهت بك إلى ربي ليقضي لي حاجتي هذه اللهم فشفعه في۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کردوں اور چاہو تو اس پر صبر کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے میں آپ کے ذریعہ اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ حاجت کو پورا فرما دے خداوندا نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمالے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَيٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنّٰى عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے۔ خداوندا میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرا دے۔ اے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات، مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ جناب داود بہت زیادہ ع[illegible]ت کرنیوالوں پر [illegible] (جامع [illegible] یث حسن غریب [illegible])

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز ادا کی . . . تو نہایت مختصر نماز پڑھی تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی۔ جناب عمار نے فرمایا کوئی بات نہیں میں نے اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کھڑے ہوئے تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور آ کر اپنی قوم کو وہ دعا بتائی (الفاظ دعا) خداوندا میں تیرے عالم الغیب ہونے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت دے دینا جب تک تیرے علم میں تیرے لیے موت بہتر ہو اے اللہ میں غیب و شہادت میں تیرے خوف کا سوال کرتا ہوں اور غم و سرور میں تجھ سے کلمہ حق کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں مالداری اور غربت میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔ اور قضاء کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت طلب کرتا ہوں تیری لقاء شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ میں نہ تو فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوندا ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما۔ اور ہمیں سیدھا چلنے والوں کا راہنما بنا (نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوندا میں تجھ سے

نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۳۸۵/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ۔

۲۳۸۷/۲۰ وَعَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۳۸۸/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۸۹/۲۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

نفع دینے والے علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد، ابن ماجہ، بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوندا مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد رکھوں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے صحت عفت (پرہیزگاری) حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ (دعوات کبیر)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوندا میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو ریاکاری سے میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے محفوظ فرما دے اے مالک و مولیٰ تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو جانتا ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طویل العمری کی وجہ بہت کمزور اور پرندہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں رب کریم کی بارگاہ میں دعا کرتا تھا خداوندا اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوندا تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کر اور ہمیں نار دوزخ سے محفوظ فرما راوی کہتے ہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جسکی طاقت نہ

فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

(ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی در شعب الایمان جامع ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

۲۳۹۰/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ [illegible] عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ [illegible] أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا تعلیم فرمائی [illegible] ظاہر کو آراستہ کر [illegible] وہ بہتری طلب کرتا ہوں جو تو لوگوں کے مال و منال میں مرحمت فرماتا ہے جو نہ گمراہ ہوتے ہیں اور نہ گمراہ کرتے ہیں۔

(ترمذی)

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

ارکانِ حج کا بیان

پہلی فصل

۲۳۹۱/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا؟ یا رسول اللہ ہر سال؟ یہ سن کر نبی علیہ السلام خاموش رہے تو اس نے اپنے سوال کا تین مرتبہ اعادہ کیا، بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔ آپ نے فرمایا جس بات سے میں صرف نظر کروں تو اس پر اصرار مت کرو پہلے زمانوں کے لوگ اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات

۲۳۹۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان۔ سائل نے معلوم کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کی گئی کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

۲۳۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کیلئے حج کیا اور اسکے درمیان کوئی فحش اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت تھا (متفق علیہ)

۲۳۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۴] اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۵] اِنَّ عُمْرَةً فِىْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ[۶] رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ[۷] يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۸] فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۹] لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحاء میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرائض میں ایک فریضہ حج میرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں انکی طرف سے حج کر دوں تو آپ نے فرمایا ہاں راوی کہتے ہیں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کرو اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تخلیہ میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو فلاں فلاں غزوہ کے لئے مقرر ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

۲۳۰۰ ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۰۱ ۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن کا سفر نہ کرے۔

(متفق علیہ)

۲۳۰۲ ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) ذوالحلیفہ (موجودہ نام بیر علی) شام والوں کے لئے جحفہ نجد والوں کیلئے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لئے ہیں جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر علاقوں سے ان کی جانب گزر کر آئیں اور ان کی حدود سے باہر رہتے ہوں ان کی حدود میں رہنے والا شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کیلئے اسکا گھر میقات ہے اور یہ حکم تمام مواقیت کیلئے ہے یہاں تک کہ مکہ کے رہنے والے بھی وہیں سے احرام باندھیں گے (متفق علیہ)

۲۳۰۳ ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستہ سے ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے عراقیوں کے لئے میقات ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یلملم ہے۔

(مسلم)

۲۳۰۴ ۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوتے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ کے لئے جعرانہ سے جنگ حنین کے بعد اموال غنیمت کی تقسیم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے یہ تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(متفق علیہ)

۲۳۰۵ ۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۴۰۶/۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُہَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِہَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جناب اقرع بن حابس نے کھڑے ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمر میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

۲۴۰۷/۱۷ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَہُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَّذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّفِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَّہِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَجْہُوْلٌ وَّالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی سواری کا مالک ہو جو اسکو خانہ کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اخراجات سفر ہوں اسکے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر ارشاد ربانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو زادراہ کی کفالت کر سکیں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اسکی سند محل نظر ہے کیونکہ ہلال ابن عبداللہ مجہول اور حارث ضعیف الحدیث ہیں)

۲۴۰۸/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرورت نہیں ہے (صاحب حیثیت کے باوجود حج و نکاح نہ کرنا) (ابوداؤد)

۲۴۰۹/۱۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو پورا کرنے میں عجلت کرے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۲۴۱۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّہُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جسطرح بھٹی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی۔ نسائی) جبکہ احمد اور

أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)

۲۲۱۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۱۲/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ)

۲۲۱۳/۲۳ وَعَنْ أَبِي رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۲۱۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخٌ لِيْ أَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۱۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

۲۲۱۶/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۱۷/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ

ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے صرف لوہے کے میل تک روایت کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کے اسباب کیا ہیں تو آپ نے فرمایا سامان سفر اور سفر کی سہولت کا موجود ہونا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حاجی اور حج کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا بغیر خوشبو لگائے سر کے بالوں کو پراگندہ رکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کونسا حج افضل ہے آپ نے فرمایا بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا اسی دوران ایک اور سائل نے کھڑے ہو کر سوال کیا، قرآن میں سبیل سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا زادراہ اور سواری (شرح السنہ) لیکن صاحب ابن ماجہ نے آخری الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ہیں اور نہ تو سواری پر سوار ہو سکتے ہیں نہ حج وعمرہ کر سکتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج وعمرہ کر لو۔ (ابوداؤد، نسائی، جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی جانب سے لبیک پکارتے سن کر اس سے دریافت فرمایا شبرمہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا رشتہ دار (شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر چکے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکار دوعالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی جانب سے حج کرو۔ (شافعی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر فرمایا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے حج وعمرہ کے لئے

مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۲۱۸ ۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں کا وطیرہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لاتے اور پھر اگر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا زادراہ لیکر چلو اور بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔

(بخاری)

۲۲۱۹ ۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَی النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو آپ نے فرمایا ہاں ایسا جہاد جس میں جنگ و جدل نہیں وہ حج و عمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۲۲۰ ۳۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری حاجت مزاحم ہوئی نہ وہ بیماری یا حاکم کے جبر کی وجہ سے رکا بلکہ بلاوجہ حج نہ کیا اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(دارمی)

۲۲۲۱ ۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

(ابن ماجہ)

۲۲۲۲ ۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں مجاہد حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ شعب الایمان)

۲۲۲۳ ۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)

۲۲۲۴ ۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج ۔ عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَةِ

احرام اور تلبیہ (لبیک) کا بیان

پہلی فصل

۲۲۲۵ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْكٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے بھی انہیں خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مانگ میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۲۲۶ ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جمے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور اقتدار تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اضافہ نہ کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۲۲۷ ۳ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پیر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تلبیہ شروع کر دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۲۲۸ ۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلند آواز سے بارگاہ الٰہی میں فریاد کرتے تھے۔ (مسلم)

۲۲۲۹ ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَیَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِیْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابوطلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج و عمرہ کرتے تھے۔ (بخاری)

۲۲۳۰/٦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لیے (قران کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔

(متفق علیہ)

۲۲۳۱/٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۳۲/٨ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۲۳۳/٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام باندھنے سے قبل) اپنے بالوں کو خطمی سے جمایا۔ (ابوداؤد)

۲۲۳۴/١٠ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آمُرَ أَصْحَابِيْ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل امین نے آکر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں شک راوی (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی)

۲۲۳۵/١١ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر اور ادھر سے ختم ہو جاتی ہے یعنی جانبین میں کنارہ زمین تک

(ترمذی، ابن ماجہ)

۲۲۳۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلبیہ پڑھتے حاضر ہوں خداوندا تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادتمندی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں، تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔

(متفق علیہ بالفاظ مسلم)

۲۲۳۷/۱۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔

(شافعی)

تیسری فصل

۲۲۳۸/۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کرایا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام بیدا تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

۲۲۳۹/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ اس طرح پکارتے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ تم پر افسوس ہے بس بس خاموش ہو جاؤ لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اسکا تو بھی مالک ہے۔ وہ لوگ دوران طواف اسطرح کہے رہتے (مسلم)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کے واقعات

پہلی فصل

۲۲۴۰/۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ

دسویں سال جب آپ نے حج کا ارادہ کیا تو اعلان کرادیا کہ نبی علیہ السلام کا حج کا ارادہ ہے یہ سنکر بہت سے لوگ مدینہ آگئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اسماء بنت عمیس کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر متولد ہوئے تو جناب اسماء نے نبی علیہ السلام سے معلوم کرایا کہ اب میں کیا کروں۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور گدی لگا کر احرام باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اور قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام بیداء پر ٹھہری تو آپ نے ان الفاظ میں تلبیہ پڑھی میں حاضر ہوں خداوندا میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں تو صاحب اقتدار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ جناب جابر فرماتے ہیں کہ اسوقت ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ سے واقف بھی نہ تھے جب ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آکر یہ آیت تلاوت کی "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ" اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپکے اور بیت اللہ کے درمیان تھا ایک اور روایت کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جس میں سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب چلے گئے اور صفا کے قریب پہنچ کر یہ کلمات ارشاد فرمائے بیشک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں میں شروع کرتا ہوں جسطرح اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سعی کی ابتداء میں صفا پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ کر اسکی جانب منہ کرکے اللہ کی تکبیر و تحمید بیان کی اور کہا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کردیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو تنہا شکست دی اسکے بعد دعا فرمائی اسی طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفا سے اتر کر مروہ کی جانب روانہ ہوئے جب پہاڑی سے اتر کر ہموار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور اسی طرح پر دعا کی اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفا پر کی تھی۔

آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَ
النَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ
كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا
عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي
الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ
لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ
حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ
بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا
تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ
عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا
بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ
ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ
مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى عَرَفَةَ
فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا
حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ
لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا

لیکن جب آخری پھیرے میں مروہ پر آئے تو صحابہ پہاڑی سے نیچے
تھے اس وقت آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا
تو میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لیکر نہ آتا اور پہلے عمرہ کرتا اب تم میں سے
جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے
اور عمرہ کر لے۔ اس وقت جناب سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر کہا۔
یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدی ہے تو نبی علیہ السلام نے
اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمرہ حج میں داخل کر دیا گیا
ہے یہ آپ نے دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا یہ حکم ابدی ہے ابدی ہے۔ حضرت
علی اپنے ساتھ یمن سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدی لے کر آئے تھے آپ نے
ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا (نیت کی تھی) تو
کیا الفاظ کہے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوندا میں اس کی
کی نیت کرتا ہوں جو احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام
نے فرمایا چونکہ تم ہدی ساتھ لائے ہو اسلئے ابھی احرام کھول کر حلال نہ ہو
راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی ہدی کے جو
اونٹ ساتھ لائے تھے وہ تعداد میں سو تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سوائے
ان کے جو ہدی کے جانور ساتھ لائے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں
رہے باقی سب نے احرام اتار دیئے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب
ترویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو منیٰ کی جانب نبی علیہ السلام کے
ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا
منیٰ آکر نبی علیہ السلام نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز
ادا کیں۔ پھر فجر کے بعد تھوڑی دیر اور قیام کیا۔ یہاں تک کہ دنیا کا
سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی نمرہ میں خیمہ نصب کرنے
کا حکم فرمایا یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے
روانہ ہوئے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے
قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن
نبی علیہ السلام یہاں سے گزرتے ہوئے عرفہ میں تشریف لائے۔ وہاں آپ نے دیکھا
کہ آپ کا خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا ہے اسلئے وہاں اتر کر قیام فرمایا جب
سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) آپ نے ناقہ قصواء کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار
ہوتے اور وادی نمرہ کے اندر آکر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے
فرمایا۔ تمہارے خون، مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح کہ آج کا دن حرمت والا اور یہ حرمت والا مہینہ ہے اور تمہارا حرمت والا شہر ہے۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ

ہوشیار و خبردار! دور جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا گیا ہے۔ دور جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیعہ بن حارث کا تھا جنہوں نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا اور انکو قبیلہ ھذیل نے قتل کیا تھا اسی طرح دور جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور میں اس سلسلہ میں پہل کر کے حضرت عباس ابن عبد المطلب کے سودی اموال کو ختم کرتا ہوں لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کی وجہ سے انکی ذمہ داری لی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے ان کی شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کھانے کپڑے اور ضروریات زندگی کا حسن سلوک سے کفالت کرو میں نے تم میں ایسی چیز کو چھوڑا ہے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز کتاب الٰہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت و خیرخواہی کی۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے تین مرتبہ فرمایا خداوندا تو گواہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان و اقامت پڑھی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی اس کے فوراً بعد جناب بلال نے پھر اقامت پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں و نفل نہ پڑھے گئے نماز سے فارغ ہو کر ناقہ قصواء پر سوار ہو کر عرفات تشریف لائے اور اس طرح اونٹنی کو روکا کہ اس کا پیٹ صخرات کی جانب تھا اور حبل مشاۃ نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی طرف اسطرح آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر تھوڑی سی زردی ختم نہ ہوگئی اور آفتاب غروب نہ ہو گیا یہاں آپ نے جناب اسامہ کو اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ کی جانب روانہ ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کچھ نہ پڑھا پھر طلوع فجر تک لیٹے رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر

الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قبلہ کیطرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تکبیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے آپ سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی پر تھے راستہ میں وادی محسر میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جمرہ کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب والے جمرہ پر آ کر سات چھوٹی کنکریاں بطن وادی سے شیطان پر ماریں اور ہر کنکر کی مارتے وقت اللہ اکبر کہا رمی سے فارغ ہو کر قربان گاہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کرکے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت علی کو دیا نبی علیہ السلام نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ لیا جائے یہ گوشت ہانڈی میں پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیارت) کیا اور حرم کعبہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر چاہ زمزم پر آئے اور بنو عبد المطلب سے جو زمزم کے کوئیں سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنوئیں سے پانی نکالو اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کنوئیں سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا۔ جب ہم مکہ آئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے ہیں وہ (طواف کے بعد) حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا احرام تو باندھا ہے لیکن ہدی ساتھ لائے ہیں انکو چاہیئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی ہدی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہواری آنے لگی میں نے نہ تو طواف کیا تھا نہ سعی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نو ذی الحج) آ گیا۔

يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهٖ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ

میں نے عمرہ کیلئے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ چوٹی کھول کر کنگھی کروں عمرہ چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر دیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے منیٰ سے آکر طواف بھی کیا اور سعی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں نے حج وعمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہدی کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں ویسا ہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہدی کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کر لیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے پاس ہدی کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کریں اور بال کتر کر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھ لیں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں۔ مکہ آکر نبی علیہ السلام نے طواف کعبہ کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے۔ طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھیر کر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے لیکن اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوئیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبح کیا۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کر کے حلال ہوتے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہدی کا جانور لاتے تھے

هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔ (متفق علیہ)

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استفادہ (تمتع) کیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو بنا دیا گیا ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي نَاسٍ مَّعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَأَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُّفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّيْ أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو، لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ) آئے اور ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم (احرام اتار کر) حلال ہو جائیں اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم الحج میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور ہمیں یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے آلات تناسل سے مادہ منی ٹپکتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر اس دوران جس طرح ہاتھ ہلا کر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اس کے بعد نبی علیہ السلام نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا، تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ صالح ہوں اگر میرے ساتھ ہدی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی اسی طرح حلال ہو جاتا جس طرح تم حلال ہوتے ہو اور اگر مجھے اس بات کا اس وقت خیال آ جاتا جس کا اب خیال آیا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا لہٰذا تم (احرام اتار دو) اور حلال ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپ کا فرمان سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا

فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ لِأَبَدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب حضرت علی اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے جو اللہ کے رسول نے باندھا ہے تو آپ نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کا جانور ساتھ رکھو اور حج تک حالت احرام میں رہو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ قربانی کے جانور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے تو اس وقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا جانور لیے : ساتھ نہ لاتا اور اسکو خرید لیتا اور حلال ہو جاتا جس طرح دوسرے حلال ہوتے ہیں۔

(مسلم)

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

پہلی فصل

۲۲۲۶/۱ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۷/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۸/۳ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپسی میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت المعلیٰ کی طرف سے آتے اور زیریں سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے آپ نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

م حضرت علی لائے تھے اس وقت سراقہ بن مالک بن جعشم نے معلوم کیا تھا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ابدی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم ابد تک کے لیے ہے۔

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٤٩ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٥٠ [٥] وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢٥١ [٦] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢٥٢ [٧] وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٢٥٣ [٨] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٥٤ [٩] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٢٥٥ [١٠] وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ

لیکن یہ عمرہ نہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لیے آئے تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عمرہ نہ کیا پھر حضرت عمر و عثمان نے بھی ایسا ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرتے ہوئے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کی رفتار سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان اس خطے میں جہاں پانی بہتا تھا تیز چلے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے تو خانہ کعبہ میں آکر پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں جانب چلتے اور تین پھیروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار چکر معمول کے مطابق چلتے۔

(مسلم)

حضرت زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کا استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کونوں کے جو یمین کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپ نے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا اور جب بھی حجر اسود کے سامنے آتے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی

إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

۲۲۵۶ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
۱۱
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چھڑی سے اشارہ کر کے اس کو چومتے تھے۔ (مسلم)

۲۲۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
۱۲
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ جب حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا تذکرہ تھا جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا شاید تمہیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک! تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں پر مقرر کر دی ہے تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاک ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

۲۲۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي
۱۳
الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قربانی کے دن حکم دیا کہ میں لوگوں میں جا کر اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد نہ تو کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور نہ کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۵۹ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ
۱۴
الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت مہاجر مکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۲۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۵
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ دیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کیا اور جب تک اللہ نے چاہا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۲۳۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۶ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۲۳۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۷ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۸ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى ۱۹ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۶۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ ۲۰ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ تم طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہو لہٰذا جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کہے (نسائی۔ دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اترا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ (احمد جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو عقیدت و محبت کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشنی کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں کسی کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے تھے میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ان کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور تمام شرائط کی پابندی کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک قدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۴۶۶/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

۲۴۶۷/۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ)

۲۴۶۸/۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۴۶۹/۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۴۷۰/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے دونوں رکنوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھتے سنا۔

(ابوداؤد)

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو تجراہ کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آل ابو حسین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا اور تیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالا پوش اڑ رہا تھا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کو تمہارے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سعی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو مارتے تھے نہ ہانکتے اور نہ ہٹو بچو کی صدائیں تھیں۔ (شرح السنہ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر بحالت اضطباع میں خانہ کعبہ کا طواف کیا (چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پہ ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا اور طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

تیسری فصل

۲۴۷۱/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيْ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام (چھونا) بھیڑ ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت سے

مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ
مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

۲۲۷۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ
۲۷
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ
مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ
يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۷۳ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ
۲۸
يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ
وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۷۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
۲۹
وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ
فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۷۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۰
قَالَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّ
كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ
طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ
بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نہ چھوڑا جب سے رسول اللہ کو ان دونوں کا استلام کرتے دیکھا تھا (متفق علیہ)
اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق حضرت نافع نے فرمایا میں
نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے اور پھر اس ہاتھ کو چومتے ہوئے
دیکھا راوی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . .
سے عرض کیا میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر
سواری پر طواف کرلو دوران طواف میں نے نبی علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی ایک
جانب نماز پڑھتے دیکھا نماز میں آپ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ میں یہ
جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ رکن یمانی پر اللہ تعالیٰ نے ستر فرشتوں کو مقرر کیا
ہے جو شخص اس کے قریب یہ دعائیہ الفاظ کہے خداوندا میں تجھ سے
دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوندا تو ہمیں
دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ
فرما تو اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . .
. . . نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کیے ہوئے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ
طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے نامہ اعمال سے دس
گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے
دس درجات بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف باتیں
کرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریائے رحمت میں اسی طرح پیر
رکھتا ہے جیسے کہ کوئی پانی میں پیروں سمیت جاتا ہے (ابن ماجہ)

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وقوف عرفات

پہلی فصل

٢٤٧٦ ١ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقعہ پر کیا پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان پر کوئی معترض نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان سے بھی کوئی تعرض نہ کر رہا تھا۔

(متفق علیہ)

٢٤٧٧ ٢ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَّوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قربانی کے جانور کو یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا موقف ہے مزدلفہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ ہے

٢٤٧٨ ٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَّوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یوم العرفہ سے زیادہ بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو پہلے رب کریم بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کر کے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

٢٤٧٩ ١ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى

حضرت عمرو بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقف عمرو بن عبداللہ کے نام سے موسوم تھا یہ نبی علیہ السلام کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے اور کہا کہ میں سرکار دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے جد اعلیٰ

إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۸۰ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۴۸۱ (۶) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ)

۲۴۸۲ (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

۲۴۸۳ (۸) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيْلَ مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَإِنَّهٗ قَدْ رَأٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰئِكَةَ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ)

۲۴۸۴ (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا سارا میدان عرفات موقف ہے اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد و دارمی)

حضرت خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک رکابوں میں تھے (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر ہیں۔

(ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے لا شریک لہ تک روایت کیا ہے)۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور کسی دن زیادہ ذلیل، حقیر اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور اس کا سبب رحمت الٰہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبرئیل ملائکہ کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں۔

(بروایت امام مالک مرسلاً اور شرح السنہ بالفاظ مصابیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا نویں ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے فخریہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ حال شوریدہ بال دور دور سے آتے ہیں۔

فج عميق أشهدكم أني قد غفرت لهم فيقول الملائكة يا رب فلان كان يرهق وفلان وفلانة قال يقول الله عز وجل قد غفرت لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما من يوم أكثر عتيقا من النار من يوم عرفة۔

(رواه في شرح السنة)

ہیں تمہیں گواہ کرتا ہوں یقیناً میں نے ان کی بخشش کر دی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خداوندا فلاں شخص مرتکب گناہ مشہور ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی گناہوں میں آلودہ ہیں رب کریم فرماتا ہے میں نے ان کو بھی معاف کر دیا نبی علیہ السلام نے فرمایا یوم العرفہ کے علاوہ اور کسی دن اتنے زیادہ ہم نار دوزخ سے آزاد نہیں کیے جاتے۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

۲۷۸۵ عن عائشة قالت كان قريش ومن دان[10] دينها يقفون بالمزدلفة وكانوا يسمون الحمس فكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الإسلام أمر الله نبيه أن يأتي عرفات فيقف بها ثم يفيض منها فذلك قوله عز وجل ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس۔

(متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش اور جو لوگ ان کے دین کے متبع تھے وہ نویں ذی الحجہ کو مزدلفہ میں ٹھہر جاتے تھے اور انہیں حمس (بہادر) بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے ظہور اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا تم عرفات میں وقوف فرماؤ اور وہیں سے واپس ہوں اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے پھر واپس چلو جہاں سے لوگ واپس ہوتے ہیں (متفق علیہ)

۲۷۸۶ وعن عباس بن مرداس[11] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا لأمته عشية عرفة بالمغفرة فأجيب إني قد غفرت لهم ما خلا المظالم فإني آخذ للمظلوم منه قال أي رب إن شئت أعطيت المظلوم من الجنة وغفرت للظالم فلم يجب عشيته فلما أصبح بالمزدلفة أعاد الدعاء فأجيب إلى ما سأل قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال تبسم فقال له أبو بكر وعمر بأبي أنت وأمي إن هذه لساعة ما كنت تضحك فيها فما الذي أضحكك أضحك الله سنك قال إن عدو الله إبليس لما علم أن الله عز وجل قد استجاب دعائي وغفر لأمتي أخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو بالويل والثبور فأضحكني ما رأيت من جزعه۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے نویں ذی الحجہ کی شام امت مسلمہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے رب کریم نے فرمایا میں نے ان کی خطاؤں کو معاف کر دیا سوائے مظالم کے کیونکہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا نبی علیہ السلام نے کہا خداوندا اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر ظالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اضافہ منظور نہ ہوا مگر جب دوبارہ مزدلفہ میں دعا فرمائی تو قبول ہو گئی راوی کہتے ہیں اس وقت نبی علیہ السلام مسکرائے تو حضرات ابوبکر و عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان رب کریم آپ کو مسکراتا رکھے اس وقت مسکراہٹ کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور امت مسلمہ کی مغفرت فرما دی ہے تو اس نے سر پر خاک بکھیر لی ہے اور ہلاکت کا پکار رہا ہے اس کی بے چینی دیکھ کر مسکرا رہا ہوں۔

(ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث والنشور)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهُ۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات و مزدلفہ سے واپسی

۲۳۸۷ ۱ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سواری کو دوڑاتے (متفق علیہ)

۲۳۸۸ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس ہوئے تو دوران سفر آپ نے عقب سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز ہنکانے کی آوازیں سنیں تو آپ نے کوڑے سے اشارہ کر کے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا اجر کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

۲۳۸۹ ۳ وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... کے ساتھ اونٹنی پر تھے لیکن مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام نے فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا یہ دونوں بتاتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جمرہ عقبہ پر دعا کرنے تک تلبیہ پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۹۰ ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی جماعت سے پہلے اقامت کہی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

۲۳۹۱ ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے ٹالا ہو مگر صرف دو نمازیں مغرب و عشاء مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھیں اور اسی شب نماز فجر معمول سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)

٢٢٩٢ [٦] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اُن افراد میں تھا جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواتین اور ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے جلد روانہ کر دیا تھا (متفق علیہ)

٢٢٩٣ [٧] وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ نبی علیہ السلام نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی محسر میں منیٰ کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا رمی کے لیے کنکریاں چن لو۔ راوی کہتے ہیں آپ رمی کے وقت تک تلبیہ کہتے رہے۔

(مسلم)

٢٢٩٤ [٨] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَأَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ إِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستہ میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب وادی محسر پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ رمی کے لیے کنکریاں چنے کے برابر سنگریزے چنیں آپ نے صحابہ سے فرمایا "شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں"

(صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے)

دوسری فصل

٢٢٩٥ [٩] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ خَطَبَنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ دورِ جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس وقت واپس لوٹتے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے سروں پر عمامے ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج اتنا بلند ہوجاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر پگڑیاں ہیں۔ البتہ ہم غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ نہ ہوں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہوجائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے مخالف ہے (بروایت بیہقی در شعب الایمان)

۲۴۹۶/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبد المطلب کے بہت سے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کرا کے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھٹنوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا صاحبزادو طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۴۹۷/۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب مزدلفہ سے بھیج دیا انہوں نے منیٰ آکر رمی کی اس کے بعد طواف افاضہ کیا۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرماتے (ابوداؤد)

۲۴۹۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (مکہ میں) مقیم یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے (ابوداؤد نے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا ہے)

تیسری فصل

۲۴۹۹/۱۳ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

یعقوب بن عاصم بن عروہ نے حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹا تو مزدلفہ تک آپ کے قدم زمین سے نہ لگے۔

(ابوداؤد)

۲۵۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالم نے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تمہارا سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نماز جلد پڑھ لو۔ یہ سن کر جناب عبد اللہ بن عمر نے فرمایا درست جواب دیا مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحابہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ اسوہ رسول کو اپناتے تھے۔

(بخاری)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۰۱ ۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا! لوگو ارکان حج سیکھ لو سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں میرے ساتھ حج کا موقع نہ ملے (مسلم)

۲۵۰۲ ۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا! میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

۲۵۰۳ ۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

۲۵۰۴ ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ خانہ کعبہ کی سمت میرے بائیں جانب اور منیٰ میرے دائیں جانب تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگریزہ مارتے وقت تکبیر کہی راوی کہتے ہیں کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۰۵ ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استنجا میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی جمار صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے لے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۰۶ ۶ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ

حضرت قدامہ بن عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہباء پر سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب تھا

وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

ہٹو بچو کی آوازیں تھیں۔

(شافعی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[۷] قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت عائشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رمی جمار۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی ذکر الٰہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں (دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)۔

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ[۸] بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنائیں جہاں آپ آرام کریں فرمایا نہیں منیٰ میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو وہاں جلد پہنچ جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ[۹] الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جمرہ اولیٰ و وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے جہاں وہ تکبیر و تسبیح و تہلیل اور تحمید کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ ہدی کے احکام

پہلی فصل

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۱] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کرکے اس کی گردن میں دو جوتیوں کا قلادہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بیداء پر آئے تو حج کے لیے تلبیہ پڑھا۔ (مسلم)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ[۲] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف ہدی کیلئے بکریاں روانہ کیں تو ان کے گلے میں قلادہ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[۳]

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بِقَرَةٍ يَوْمَ النَّحْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳[۴] وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴[۵] وَعَنْ عَائِشَةَ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵[۶] وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶[۷] وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷[۸] وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸[۹] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهٗ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹[۱۰] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

نے دس ذی الحجہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے ذبح کی ۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المومنین کی طرف سے حج کے موقع پر گائے ذبح فرمائی ۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹے جن کو نبی علیہ السلام نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا اس وقت حلال چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی (یعنی[۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں کے قلادے اون سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر یہی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے[۵]

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے سُنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر دوسرا جانور نہ ملے تو اس پر بمجبوری سوار ہو جاؤ ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا اس شخص کو امیر مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستے میں ہی رک جائے تو کیا کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں اس کے کھُر رنگ کر کوہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس کا گوشت نہ کھائیں (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[۴] احرام نہ باندھا تھا (متفق علیہ)

[۵] آپ نے فرمایا تیرے لیے بربادی ہو تو اس پر سوار ہو جا یہ کلمات دو یا تین مرتبہ فرمائے (متفق علیہ)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی جانب سے ذبح کیے۔

(مسلم)

۲۵۲۰ ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس کو کھڑا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۱ ۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُوْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد اس کے گوشت کھال اور جھول کا صدقہ کروں اور ان کو اجرت قصاب میں مجرا نہ کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا قصائی کو اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے (متفق علیہ)

۲۵۲۲ ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تین دن سے زیادہ کھانے کے لیے قربانی کے اونٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے تھے پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا اس کو کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۲۳ ۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ابوجہل کے اونٹ کو ہدی کے طور مشرکین مکہ کو جلانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں چاندی یا سونے کا چھلا تھا۔

(ابوداؤد)

۲۵۲۴ ۱۵ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک ہونے لگے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر خون میں لتھیڑ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھا لیں۔ (ترمذی ابن ماجہ لیکن ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا)

(الْاَسْتِيْقِي)

۲۵۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
۱۶
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ)

حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قر کا دن (گیارہ ذی الحجہ) نبی علیہ السلام کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سرکار نے کچھ فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے ان میں سے گوشت لے جائے (ابوداؤد حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی حدیثیں باب الاضحیہ میں نقل کی گئی ہیں)

تیسری فصل

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
۱۷
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَّفِيْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيْ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ ہونا چاہیے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ ہم گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں تم ان کی مدد کرو۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۷ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۸
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت نبیشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت حاصل ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں وسعت حاصل ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلب ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے ہیں۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْحَلْقِ سر منڈانے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۲۸ ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۹ ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۰ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ ۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۳۲ ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۳ ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے مختصر کیے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی خداوندا سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے کہا کہ قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں لیکن آپ نے پھر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی لوگوں نے پھر قصر کرنے والوں کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے کہا خداوندا قصر کرنے والوں پر رحم فرما (متفق علیہ)

یحییٰ بن حصین نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین دفعہ اور کترانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منیٰ آئے تو جمرہ پر آ کر رمی کی پھر اپنی قیام گاہ پر آئے اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا پھر حجام کو بلا کر پہلے حلق کرا کے بال ابوطلحہ انصاری کو دیے پھر بائیں جانب کے بال منڈا کر وہ بال بھی ابوطلحہ انصاری کو دے کر فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے اور دس ذی الحجہ کو طواف خانہ کعبہ سے پہلے

قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف افاضہ کیا اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

۲۵۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے حلق نہیں ہے بلکہ وہ کچھ بال کترا دیں۔ (ابوداؤد، دارمی)

(اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے)

قربانی کے ایام خطبہ اور طواف وداع کا بیان

پہلی فصل

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے مسائل کے جوابات دیئے ایک شخص آیا اور کہا مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے بال منڈائے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کرو کوئی مضائقہ نہیں اس دن آپ سے ایسے ہی سوال کیے گئے جن میں کسی کام کو مقدم یا موخر کیا گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں صرف یہی کہا ایسا کرو کوئی مضائقہ نہیں (مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے ایک صحابی آیا اور کہا میں نے رمی سے پہلے بال منڈا لیے تو آپ نے فرمایا رمی کرلو کوئی مضائقہ نہیں ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا رمی کرلو کوئی مضائقہ نہیں۔

٢٥٣٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ منی میں قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کئے گئے تو آپ فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں پھر ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (بخاری)

دوسری فصل

٢٥٣٩ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈانے یا کتروانے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا اب رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

٢٥٤٠ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں سفر حج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرما دیتے کوئی مضائقہ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔ (ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

دس ذی الحجہ کا خطبہ، ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

پہلی فصل

٢٥٤١ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین ماہ مسلسل :

وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان وقال أي شهر هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه فقال أليس ذا الحجة قلنا بلى قال أي بلد هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس البلدة قلنا بلى قال فأي يوم هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس يوم النحر قلنا بلى قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن أعمالكم ألا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعى من سامع۔

(متفق عليه)

۲۵۳۲ [۲] وعن وبرة قال سألت ابن عمر متى أرمي الجمار قال إذا رمى إمامك فارمه فأعدت عليه المسألة فقال كنا نتحين فإذا زالت الشمس رمينا۔ (رواه البخاري)

۲۵۳۳ [۳] وعن سالم عن ابن عمر أنه كان يرمي جمرة الدنيا بسبع حصيات يكبر على إثر كل حصاة ثم يتقدم حتى يسهل فيقوم مستقبل القبلة طويلا ويدعو ويرفع يديه ثم يرمي الوسطى بسبع حصيات يكبر كلما رمى بحصاة ثم يأخذ بذات الشمال فيسهل ويقوم مستقبل القبلة ثم يدعو ويرفع يديه ويقوم طويلا ثم يرمي جمرة ذات العقبة من بطن الوادي بسبع حصيات يكبر عند كل حصاة ولا يقف عندها ثم ينصرف

والے ہیں ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم اور رجب جو مضر کا رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو حاضرین نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں یہ سن کر آپ خاموش رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہم نے جواب دیا بیشک ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیم (مکہ) نہیں ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے خون۔ مال۔ عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا خبردار میری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنا۔ بتاؤ کیا میں نے حکم ربانی تم کو پہنچا دیا ہم نے عرض کیا بیشک تو آپ نے کہا خداوندا تو بھی گواہ رہ پھر صحابہ سے فرمایا تم ان لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ ہیں جن تک بات پہنچائی جاتی ہے اور وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انھوں نے بتایا جب تمہارا امام (قائد) رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلتا تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ پہلے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے اس کے بعد نرم زمین پر آ جاتے بہت دیر کھڑے ہوتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا کرتے پھر جمرہ وسطیٰ پر آ کر سات کنکریں مارتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے پھر بائیں جانب نرم جگہ آ کر قبلہ رو ہو کر طویل دعا کرتے پھر جمرہ عقبی پر جو وادی کے درمیان ہے آ کر تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارتے اور اس کے بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آ کر فرماتے ہیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

(بخاری)

يَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۴/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِّنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ، فَأَذِنَ لَهٗ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۵/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۶/۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۴۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۸/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهٗ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منیٰ کے دوران مکہ مکرمہ میں قیام کی اجازت طلب کی کیونکہ حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے فضل سے کہا کہ جاکر اپنی ماں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضور علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو ام الفضل نے کہا ا یارسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام نے دو بارہ پانی طلب کر کے پیا پھر چاہ زمزم پر آئے اور دیکھا کہ لوگ کنویں سے پانی نکال کر پلا رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ حاصل کر لیں گے تو میں بھی سواری سے اتر کر رسی کو کندھے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں (منیٰ میں) پڑھیں پھر تھوڑی دیر وادی محصب میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور طواف کیا (بخاری)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے رسول خدا سے سن کر یاد رکھی ہو کہ آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ) کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منیٰ میں میں نے معلوم کیا کہ یوم النفر (تیرھویں ذی الحجہ) کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا ابطح میں پھر انہوں نے بتایا کہ تم بھی اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امراء کریں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام ابطح میں قیام سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ آپ کی وہاں سے مدینہ کے لیے روانگی زیادہ آسان تھی (متفق علیہ)

۲۵۴۹/۹ وعنها قالت أحرمت من التنعيم بعمرة فدخلت فقضيت عمرتي وانتظرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بالأبطح حتى فرغت فأمر الناس بالرحيل فخرج فمر بالبيت فطاف به قبل صلاة الصبح ثم خرج إلى المدينة. هذا الحديث ما وجدته برواية الشيخين بل برواية أبي داود مع اختلاف يسير في آخره.

۲۵۵۰/۱۰ وعن ابن عباس قال كان الناس ينصرفون في كل وجه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفرن أحدكم حتى يكون آخر عهده بالبيت إلا أنه خفف عن الحائض.

(متفق عليه)

۲۵۵۱/۱۱ وعن عائشة قالت حاضت صفية ليلة النفر فقالت ما أراني إلا حابستكم قال النبي عقرى حلقى أطافت يوم النحر قيل نعم قال فانفري.

(متفق عليه)

دوسری فصل

۲۵۵۲/۱۲ عن عمرو بن الأحوص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في حجة الوداع أي يوم هذا قالوا يوم الحج الأكبر قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا ألا لا يجني جان على ولده ولا مولود على والده ألا وإن الشيطان قد أيس أن يعبد في بلدكم هذا أبدا ولكن ستكون له طاعة فيما تحتقرون من أعمالكم فيرضى به.

(رواه ابن ماجة والترمذي وصححه.)

۲۵۵۳/۱۳ وعن رافع بن عمرو المزني قال رأيت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کی پابندیاں خود پر عائد کیں اور عمرہ ادا کیا سرکار دو عالم مقام ابطح میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرہ سے فارغ ہو کر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور خانہ کعبہ آ کر نماز فجر سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ کی جانب روانہ ہوئے (مولف کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو بخاری مسلم میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے [illegible]

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ جدھر چاہتے چل دیتے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو جب تک کہ وہ طواف وداع نہ کرے لیکن ماہواری میں مبتلا خواتین اس سے مستثنیٰ ہوں گی (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ روانگی کی شب حضرت صفیہ کو ماہواری آگئی تو کہنے لگیں شاید میری وجہ سے تم سب کو رکنا پڑ جائے جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے (تعجب کے کلمات فرمائے) اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روانگی اختیار کرو

(متفق علیہ)

حضرت عمرو بن احوص سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگو آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا حج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اور یہ شہر محترم ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے۔ خبردار رہو شیطان اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ اس مقدس شہر میں اس کی اطاعت کی جائے لیکن جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا (ابن ماجہ اور بقول صاحب ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)۔

حضرت رافع بن عمرو مزنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَآءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَاعِدٍ وَّقَآئِمٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۵۵۴ / ۱۴ وَعَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۵ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۶ / ۱۶ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَآئِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ)

۲۵۵۷ / ۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۵۵۸ / ۱۸ وَعَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

کو منیٰ میں چاشت کے وقت سرمئی خچر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو دور کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو دسویں ذی الحجہ کی رات تک موخر فرمایا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی اس کے بعد اس پر تمام چیزیں سوائے بیوی سے قربت کے حلال ہو گئیں، (صاحب شرح السنۃ نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف بتایا ہے) لیکن احمد اور نسائی کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا کہ نے فرمایا جب کوئی شخص جمرہ پر کنکریاں مارے تو اس کے لیے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے آخری دن طواف افاضہ نماز ظہر کے بعد کیا پھر آپ تشریف لائے اور ایام تشریق کی بقیہ راتیں وہاں گزاریں اور جمرات کی رمی فرمائی ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام فرما کر رقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر قیام و دعا نہ فرمائی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو البداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ان لوگوں کو جن کے پاس اونٹ تھے یہ اجازت دے دی کہ وہ دس تاریخ کو رمی کر لیں اور یوم نحر کے بعد بقیہ دو دنوں کی رمی ایک دن کر لیں۔

(مالک۔ نسائی، صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہلی فصل

٢٥٥٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)

٢٥٦٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٥٦١ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٥٦٢ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٥٦٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ محرم کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنو نہ پگڑیاں باندھو نہ پاجامے پہنو اور نہ بالاپوش استعمال کرو نہ موزے پہنو لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور ایسا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ احرام باندھنے والی خاتون نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ حالت احرام میں موزے پہن لے اور اگر کسی کے پاس تہبند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم جعرانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوق (ایک خوشبو) سے لتھڑا ہوا کرتہ پہنا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ لباس پہنا ہے، رسول خدا نے فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور کرتے کو اتار دو اس کے بعد بھی ارکان عمرہ میں ادا کرو جو حج میں کرتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم بحالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے نہ منگنی کرے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

۲۵۶۴[۶] وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔

یزید بن اصم ابن اخت میمونہ نے حضرت میمونہ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت شادی کی جب آپ حلال تھے۔ (مسلم)۔ شیخ محی السنہ نے فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ نے حضرت میمونہ سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہ تھے لیکن اعلان نکاح حالت احرام میں ہوا اور احرام سے فارغ ہو کر مکہ کے راستے میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی ہے۔

۲۵۶۵[۷] وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

۲۵۶۶[۸] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔

(متفق علیہ)

۲۵۶۷[۹] وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے اُن پر ایلوا لگوایا۔

(مسلم)

۲۵۶۸[۱۰] وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ سے بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

۲۵۶۹[۱۱] وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا رسول خدا میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں میں نے کہا بے شک تو آپ نے فرمایا سر کو منڈا کر چھ مسکینوں کو ایک فرق کھانا کھلا دو اور فرق ایک پیمانہ ہے جس میں تین صاع جنس آتی ہے یا تین روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۷۰/۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَآءَ فِیْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرماتے سنا ہے آپ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے چاہیں کپڑے پہنیں چاہے وہ کسمبی رنگ کے ہوں یا خز کے آپ نے زیور پاجامہ قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

۲۵۷۱/۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک خاتون اپنی چادر سر پر ڈال لیتی اور چہرہ کو چھپا لیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول لیتے (ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے)

۲۵۷۲/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِیْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبودار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۷۳/۱۵ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَیَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِیْ عَلَیَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برساتی ڈال دی اس وقت انہوں نے فرمایا تم یہ مجھے اڑھا رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۵۷۴/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْیِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِیْ وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں حالت احرام میں لحی جمل کے مقام پر دوران قیام سر کے درمیان سینگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۵/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَہْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ کَانَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

نے حالت احرام میں درد کی تکلیف کی وجہ سے پیر کے تلوے میں سینگی لگوائی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۵۷۶ ۱۸ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَہُوَ حَلَالٌ وَّبَنٰی بِہَا وَہُوَ حَلَالٌ وَّکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَہُمَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ)

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں نہ تھے اور جب ہم بستری فرمائی تو بھی آپ حالت احرام میں نہ تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ انجام دیا تھا (احمد ساب ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

بَابُ الْمُحْرِمِ یَجْتَنِبُ الصَّیْدَ

حالت احرام میں شکار کی ممانعت

پہلی فصل

۲۵۷۷ ۱ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اَنَّہٗ اَہْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِیًّا وَّہُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَاٰی مَا فِیْ وَجْہِہٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت صعب بن جثامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کی خدمت میں گورخر پیش کیا آپ اس وقت مقام ابواء یا ودان میں تھے لیکن نبی علیہ السلام نے اس کو واپس کردیا جب میرے چہرے سے نبی علیہ السلام نے اظہار افسوس دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے اس کو اس لیے واپس کردیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۸ ۲ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَہُمْ مُحْرِمُوْنَ وَہُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَّحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاَوْہُ تَرَکُوْہُ حَتّٰی رَاٰہُ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَسَاَلَہُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَہٗ فَحَمَلَ عَلَیْہِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ اَکَلَ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ہَلْ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَہَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْہَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْہَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِہَا۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں یہ چند محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا لیکن وہ گورخر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا۔ ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابو قتادہ نے اس کو دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہو کر ساتھیوں سے ہنٹر مانگا تو انہوں نے نہ دیا تو انہوں نے خود کوڑا لے کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کو زخمی کر کے ذبح کر لیا پھر اس کو خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ ہوئے جب ہم رسول خدا سے جا ملے تو ساتھیوں نے اس بارے میں نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو لوگوں نے کہا کہ اس کی ٹانگ باقی ہے چنانچہ وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا (متفق علیہ) بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے ھ

۲۵۷۹ ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا...

ھ سوال کیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا بقیہ گوشت تم کھاؤ

وسلم قال خمس لا جناح على من قتلهن في الحرم والإحرام الفارة والغراب والحداة والعقرب والكلب العقور (متفق عليه)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سرزمین حرم پر بحالت احرام میں مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو اور پاگل کتا۔ (متفق علیہ)

۲۵۸۰ / ۴ وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس فواسق يقتلن في الحل والحرم الحية والغراب الأبقع والفارة والكلب العقور والحديا۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ موذی جانور ایسے ہیں جنہیں حل و حرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابلق کوا، چوہا، پاگل کتا اور چیل (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۸۱ / ۵ عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحم الصيد لكم في الإحرام حلال لكم ما لم تصيدوه أو يصاد لكم۔ (رواه أبو داود والترمذي والنسائي)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ نہ تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۵۸۲ / ۶ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجراد من صيد البحر۔ (رواه أبو داود والترمذي)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹڈی دریائی شکار میں شامل ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۲۵۸۳ / ۷ وعن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقتل المحرم السبع العادي۔ (رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں درندہ کو قتل کیا جا سکتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۵۸۴ / ۸ وعن عبد الرحمن بن أبي عمار قال سألت جابر بن عبد الله عن الضبع أصيد هي فقال نعم فقلت أيؤكل فقال نعم فقلت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم۔ (رواه الترمذي والنسائي والشافعي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بجو کے بارے میں معلوم کیا کہ وہ شکار میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں۔ (نسائی و شافعی جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح بتایا ہے)

۲۵۸۵ / ۹ وعن جابر قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضبع قال هو صيد ويجعل فيه كبش إذا أصابه المحرم (رواه أبو داود وابن ماجة

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا کیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور اگر حالت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے

وَالدَّارِمِيُّ)

مینڈھا قربان کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۵۸۶ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ)
١٠

حضرت خزیمہ بن جزی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کو کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کیا بجو کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے بھیڑیئے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے اندر بھلائی ہے کیا وہ بھیڑیئے کو کھاتا ہے (جامع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)۔

تیسری فصل

۲۵۸۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
١١
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حالت احرام میں طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بعض نے نہ کھایا جب طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ حالت احرام میں کھایا ہے (مسلم)۔

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ حج فوت ہونے اور حالت احرام میں روکے جانے کا بیان

پہلی فصل

۲۵۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔
١
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں روکا گیا تو آپ نے سر مبارک منڈایا امہات المومنین سے ہم بستری فرمائی قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)۔

۲۵۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
٢

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش خانہ کعبہ کی حاضری میں مزاحم ہوئے تو نبی علیہ السلام نے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا بال منڈائے اور صحابہ نے بھی بال منڈائے (بخاری)۔

۲۵۹۰ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
٣

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی یہی حکم دیا (بخاری)۔

٢٥٩١ / ٤ وعن ابن عمر انه قال اليس حسبكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان حبس احدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا فيهدي او يصوم ان لم يجد هديا۔

(رواه البخاري)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا، کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آزاد ہو کر سال آئندہ حج کرے اور ہدی (قربانی) دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے۔

(بخاری)

٢٥٩٢ / ٥ وعن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير فقال لها لعلك اردت الحج قالت والله ما اجدني الا وجعة فقال لها حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں خود کو بیمار پاتی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی میں رک جاؤں گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٢٥٩٣ / ٦ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء۔

(رواه ابوداود)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں جانور بدل لیں جو انہوں نے حدیبیہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

(ابوداؤد)

٢٥٩٤ / ٧ وعن الحجاج بن عمرو الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل۔ (رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة والدارمي وزاد ابوداود في رواية اخرى او مرض وقال الترمذي هذا حديث حسن وفي المصابيح ضعيف)

حضرت حجاج بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوران احرام حج کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال آئندہ حج لازم ہے (نسائی ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ابوداؤد نے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کوئی احرام میں بیمار ہو جائے جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب مصابیح نے ضعیف کہا ہے)

٢٥٩٥ / ٨ وعن عبدالرحمن بن يعمر الديلي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الحج عرفة من ادرك عرفة ليلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج ايام منى ثلثة فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه (رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة والدارمي

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ حج عرفہ کے دن ہے جس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے پہلے پالیا اس نے حج کو پالیا اور منیٰ میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں جلدی ارکان ادا کر لیے اس پر مواخذہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(ابوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ) حسن صحیح ہے۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۵۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آجاؤ (نبی) علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن فرمایا ایک ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام (معزز) کر فرمایا جس دن آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اور وہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے مجھ سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور نبی کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام (خطہ امن) ہے نہ تو اس کے خار دار درخت کو کاٹا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کو بغیر پہچانے اٹھایا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کی اجازت مرحمت ہو کیونکہ وہ لوہاروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی علیہ السلام نے اس کے کاٹنے کی اجازت دی

متفق علیہ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نہ تو حرم کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے مگر اس کی تشہیر اور واپسی کے لیے۔

۲۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر نہ چلے۔ (مسلم)

۲۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ (متفق علیہ)

۲۵۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک ......

إحرام۔ (رواه مسلم)

پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

۲۶۰۰ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو جيش الكعبة فإذا كانوا ببيداء من الأرض يخسف بأولهم وآخرهم قلت يا رسول الله وكيف يخسف بأولهم وآخرهم وفيهم أسواقهم ومن ليس منهم قال يخسف بأولهم وآخرهم ثم يبعثون على نياتهم۔ (متفق عليه) ۵

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ پر ایک لشکر چڑھائی کرے گا جب وہ خطہ زمین پر ایک میدان میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے اور پچھلوں کے ساتھ وہ کیسے دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شریک کار نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس لشکر کے شروع والوں اور آخر والوں کو دھنسایا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔

۲۶۰۱ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة۔ (متفق عليه) ۶

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور پتلی پنڈلیوں والا کعبہ مقدسہ کی حرمت کو پامال کرے گا (متفق علیہ)

۲۶۰۲ وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كأني به أسود أفحج يقلعها حجرا حجرا (رواه البخاري) ۷

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور ٹیڑھی ٹانگوں والا ہے اور وہ کعبہ مقدسہ کی ایک ایک اینٹ کو اکھاڑ رہا ہے (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۰۳ عن يعلى بن أمية قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احتكار الطعام في الحرم إلحاد فيه۔ (رواه أبو داود) ۸

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حرم مقدس کے لیے غلہ کی رسد کو روک لینے والے کا عمل الحاد ہے (ابوداؤد)

۲۶۰۴ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ولولا أن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك (رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب إسنادا) ۹

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مکہ تو کتنا عمدہ شہر اور مجھے کس قدر محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت کے لیے مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا یہ حدیث تو حسن و صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)

۲۶۰۵ وعن عبد الله بن عدي بن حمراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله ولولا أني أخرجت منك ما خرجت۔ (رواه الترمذي وابن ماجه) ۱۰

حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمرا روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اے سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے یہاں چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں یہاں سے نہ جاتا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۶۰۶ ۱۱ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخَرْبَةُ الْجِنَایَةُ۔

حضرت ابو شریح عدوی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر کو مکہ کی جانب روانہ کر رہا تھا کہا اے امیر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے رسول خدا سے فتح مکہ کے دوسرے دن کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت نبی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرمائی کسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں خونریزی کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے حجت پکڑے تو اس کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دوسروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس آج بھی وہی ہے جس طرح کل تھا اور یہ بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ راوی حدیث سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا عمرو بن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اے ابو شریح حرم غاصب مجرم اور بھگوڑے قاتل یا بھگوڑے مجرم کو پناہ نہیں دیتا م

۲۶۰۷ ۱۲ وَعَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَّا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمین مکہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو پامال کر دیں گے تو ہلاکت میں پڑ جائیں گے (ابن ماجہ)

م ر متفق علیہ لیکن امام بخاری نے مجرم کی بجائے مفسدہ کا لفظ استعمال کیا ہے م

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مدینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۶۰۸/۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۲۶۰۹/۲ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۰/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں لکھا اور جو اس کتاب میں ہے۔ بس یہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عیر سے ثور تک کا علاقہ حرم ہے جو اس حد میں بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت ایجاد کرنے والے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام بندوں کی لعنت ہے اس کے نہ تو فرائض قبول کیے جائیں گے اور نہ نوافل اور مسلمانوں کا معاہدہ یکساں ہے جو ایک عام مسلمان بھی کر سکتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے عہد کو توڑتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور بندوں کی لعنت ہے جس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ ہوگا اور جو کوئی اپنے دوستوں کی اجازت اور ان کی رضامندی کے بغیر دوسروں سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی لعنت ہوگی اس کا کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ ہوگی (متفق علیہ) لیکن بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی جانب (نسبی) نسبت کی یا اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی طرف سے لعنت ہے اس کی نہ تو فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرام کرتا ہوں اس علاقہ میں نہ تو خاردار درخت کاٹا جائے نہ اس میں شکار کیا جائے نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس (کے تقدس) کو جانتے ہوں اگر کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل پیدا فرما دے گا اور جو شخص مدینہ کی سختی اور تنگی محنت و مشقت پر ثابت قدم رہے گا۔ میں قیامت میں اس کا شفیع و شہید ہوں گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب فصل کا نیا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب نبی علیہ السلام اس پھل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوندا ہمارے پھلوں اور ہمارے شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوندا جناب ابراہیم تیرے بندے تیرے نبی و خلیل تھے میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور مزید اتنی دعا کرتا ہوں اس کے بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عطا فرما دیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرمت دی میں مدینہ کو حرمت دیتا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ تو خونریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں اور جانوروں کی غذا کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ (مسلم)

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہو کر اپنے مکان کی جانب جو وادی عقیق میں تھا گئے تو ایک غلام کو دیکھا کہ وہ یا تو درخت کاٹ رہا تھا یا پتے جھاڑ رہا تھا (شک راوی) تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک ملے اور آپ سعد سے کہا کہ وہ کپڑے یا تو مجھے واپس کر دیں یا اسی غلام کو دے دیں جن کو والد محترم نے کہا اللہ کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسول خدا نے دلوائی ہے اور اس چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دیا (مسلم)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب صدیق اکبر اور حضرت بلال کو بخار ہو گیا میں نے آکر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعائیہ کلمات کہے کہ خداوندا مدینہ کو ہمیں ایسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ

وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۵ ۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ إِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۱۶ ۹ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۷ ۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۸ ۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۹ ۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خطہ کو صحت کا گہوارہ بنا دے یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ پراگندہ بالوں والی عورت مدینہ سے نکل کر مہیعہ جحفہ میں جا کر اتری ہے تو میں نے (نبی علیہ السلام نے فرمایا) اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جحفہ منتقل ہو گئی۔ (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اسی طرح شام فتح ہوگا اور ایک جماعت اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں اسی طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آ جائے گی جس کو لوگ یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برے لوگوں کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس اعرابی کو بخار ہو گیا تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت ختم کر دیں لیکن نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا بعد میں اس نے آ کر پھر بیعت ختم کرنے کو کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر انکار کر دیا لیکن اس نے پھر آ کر بیعت فسخ کرنے کو کہا لیکن پھر بھی نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٦٢٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى ١٣ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٦٢١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ١٤ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٦٢٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ ١٥ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٦٢٣ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ ١٦ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٦٢٤ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٧ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٦٢٥ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٨ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٦٢٦ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ١٩ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کو اس طرح نہ نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو دجال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہ جا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور ان کے داخلے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی کرتے ہیں لہٰذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں اترے گا پھر مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا پھر ہر کافر و منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ناقہ کو تیز کر دیتے اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس (مدینہ) کی محبت میں اسے ایڑ لگاتے

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دو پہاڑوں کے درمیان جو زمین (مدینہ) ہے اس کو حرمت دیتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

٢٦٢٧/٢٠ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيهِ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٢٦٢٨/٢١ وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

٢٦٢٩/٢٢ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَلَ أَنَّهَا)

٢٦٣٠/٢٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے دیکھ کر اس کو پکڑ لیا کیونکہ نبی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار دیا ہے، تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آقا نے آکر آپ سے کپڑوں کی واپسی کے سلسلہ میں بات چیت کی اس پر جناب سعد نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کرکے فرمایا کہ جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہٰذا میں رد و بدل سے تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کروں گا جو مجھے نبی علیہ السلام نے کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت صالح جو جناب سعد کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کاٹ رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وادی وج میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد) لیکن امام محی السنۃ نے وج کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطابی نے وج کا تذکرہ مؤنث کی جگہ مذکر کی ضمیر سے کیا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔ (احمد اور جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)۔

٢٦٣١ [٢٤] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِيْنَةُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

٢٦٣٢ [٢٥] وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں اترو وہ تمہاری جائے ہجرت ہوگی وہ مدینہ، بحرین اور قنسرین ہیں۔
(ترمذی)

تیسری فصل

٢٦٣٣ [٢٦] عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر نام نہاد مسیح (دجال) کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس دوران مدینہ کے سات دروازے (راستے) ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

٢٦٣٤ [٢٧] وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوندا تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔
(متفق علیہ)

٢٦٣٥ [٢٨] وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصداً میری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہوگا اور جو مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مصائب پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ محشور ہوگا (شعب الایمان)

٢٦٣٦ [٢٩] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ۔
(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

٢٦٣٧ [٣٠] وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

۲۶۳۸/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِوَادِ الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ ھٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَقُلْ عُمْرَۃٌ وَحَجَّۃٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرامگاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا تو نے بری بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب نہ تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی تو مثال ہی نہیں لیکن اس زمین پہ کوئی خطہ مجھے محبوب نہیں کہ جس میں میری آخری آرامگاہ ہو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

(مالک مرسلاً)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی عقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کریم کا ایک فرشتہ نے آ کر مجھے بتایا کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بتا دیں کہ عمرہ بھی حج کا حصہ ہے ایک روایت کے مطابق عمرہ و حج یعنی اس وادی میں نماز حج و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(بقیہ از صفحہ ۳۰۹) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے اے رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار بندہ بھی ہے جو وہاں سے گذرتے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔)

* * *

جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ جلد اوّل)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب			میزان ابواب	تفصیل احادیث			میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱	تا	۵	۵	۱	تا	۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم		×		×	۱۸۷	تا	۲۶۰	۷۴
۳	کتاب الطہارۃ	۶	تا	۱۸	۱۳	۱۶۱	تا	۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹	تا	۷۲	۵۴	۵۱۸	تا	۱۴۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳	تا	۸۰	۸	۱۴۳۶	تا	۱۶۷۹	۲۴۴
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱	تا	۸۹	۹	۱۶۸۰	تا	۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰	تا	۹۸	۹	۱۸۶۰	تا	۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹	تا	۱۰۰	۲	۲۰۰۷	تا	۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱	تا	۱۰۲	۲	۲۱۱۹	تا	۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳	تا	۱۰۹	۷	۲۱۷۹	تا	۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰	تا	۱۲۴	15	۲۳۹۱	تا	۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان		×		۱۲۴		×		۲۶۳۸

گدائے درِ اولیاء :۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہانپوری
لاہور چھاؤنی

* * *

WWW.NAFSEISLAM.COM